"پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔"

متی 19:28

حصہ سوئم

تفسیر

متیؔ، مرقس اور لوقا

مصنف:۔ ریورنڈ، ایف، وین، میک لائیڈ

مترجم:۔ مبشرِ انجیل، عمانوایل داؤد

Light To My Path Book Distribution. Canada

تفسیر

متّی، مرقس اور لُوقا

﴿حصہ سوئم﴾

شخصی عبادت کی طرز پر

خداوند یسوع مسیح کے دُکھوں، مصلوبیت، مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور آسمان پر اُٹھائے جانے

پر ایک نظر

مصنف:۔ ایف۔وین۔میک لائیڈ

مترجم:۔ مبشر انجیل عمانوایل داؤد

Light to My Path Book Distribution

Canada

نام کتاب۔ تفسیر

متّی، مرقس اور لوقا (حصہ سوئم)

مصنف۔ ایف۔ وین۔ میک لائیڈ

مترجم۔ عمانوایل داؤد

کمپوزنگ عمانوایل داؤد

پروف ریڈنگ مس ثنا ایوب، مس صبا افضل

تعداد 1500

ہدیہ کتاب تین سو روپے

سن اشاعت جون 2015ء

رابطہ۔ مبشر انجیل عمانوایل داؤد

گاؤں ونڈالہ دیال شاہ، تحصیل فیروز والہ، ضلع شیخوپورہ ڈاکخانہ شاہدرہ۔ لاہور پوسٹ کوڈ 54950

vr1_forgospel@hotmail.com / e_daudpk@yahoo.com

کوئٹہ میں رابطہ کے لئے

پاسٹر سمر پرویز۔ 0302-3416100

نیو یروشلیم چرچ، عیسیٰ نگری، کوئٹہ

جُملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

تفسیر

متّی، مرقس اور لُوقا

شخصی عبادت کی طرز پر

خداوند یسوع مسیح کے دُکھوں، مصلوبیت اور آسمان پر اُٹھائے جانے پر

ایک نظر

چونکہ اِس کتاب کے تمام جُملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں، اِس لیے اِس کتاب کا کوئی بھی حصہ مصنّف کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

پبلشر سے پہلے تحریری منظوری کے بغیر کسی سسٹم میں محفوظ کرنا یا کسی بھی مقصد کی خاطر کہیں منتقل کرنا یا کسی برقیاتی یا مشینی طریقہ سے اِس کی عکاسی کرنا سخت منع ہے۔

مگر قارئین کرام اور خادم الدین چھوٹا اقتباس کہیں تبصرہ یا جائزہ کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

Commentary Book (Matthew,Mark and Luke -part 3)

Translated and Composed by Rev Emmanuel Dewan

from Pakistan

e_daudpk@yahoo.com / mathewforjesus7@gmail.com

0312 -4414069☆0300-4414069

دیباچہ

متّی مرقس اور لُوقا خداوند یسوع مسیح کے اوراقِ زندگی اور خدمت کو اُس کی پیدائش مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور پھر آسمان پر صعود فرمانے تک بڑی تفصیل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

اِن تینوں مصنفین نے بہت سی باتوں کو بار بار دہرایا ہے۔ تینوں مصنفین نے ایک ہی واقعات کو بیان کیا ہے۔ میں اِن واقعات کو تفسیر کی اِس کتاب میں بار بار دھرانا نہیں چاہتا اِس لئے اختصار سے کام لیتے ہوئے میں نے یہی بہتر سمجھا کہ اِن واقعات کا ایک ہی جگہ پر جائزہ لیا جائے۔ متی، مرقس اور لوقا کے مفصل بیانات نہ صرف ایک دوسرے کی وضاحت اور تکمیل کرتے ہیں بلکہ جب ہم ایک ہی جگہ پر اِن کا بغور جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں خداوند یسوع مسیح کی خدمت اور حیاتِ اقدس کی بہتر اور واضح تصویر ملتی ہے۔

مجھے متی، مرقس اور لوقا کی اناجیل کے واقعات میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ سب سے بڑا مسئلہ واقعات کو ترتیب وار بیان کرنا تھا۔ اناجیل کے مصنفین نے مسیح کی زندگی کے واقعات کو ایک ہی ترتیب سے بیان نہیں کیا۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر ایک مصنف کا اناجیل کے واقعات کو بیان کرنے میں اپنا ایک منفرد مقصد ہے۔ اناجیل کے بیان شدہ واقعات کی ترتیب میں زیرِ نظر تفسیر کی کتاب کو حتمی نہ سمجھا جائے۔

قارئین کو ایک اور بھی مسئلہ درپیش ہوگا۔ کیوں کہ میں بیک وقت تینوں اناجیل کی تفسیر بیان کر رہا ہوں۔ قارئین کو فوری طور پر عبارت کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں جانا پڑے گا۔ میں اِس کے لئے معذرت خواہ ہوں اور مجھے اِس بات کا احساس ہے کہ یوں مخصوص حوالہ جات کی تلاش بھی مشکل ہوگی۔ اِس مشکل کے حل کے لئے میں نے اِس کتاب کے آخر پر مختلف حوالہ جات اور ابواب کی ایک فہرست بیان کی ہے۔ جہاں قارئین تفسیر کو تلاش کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو کسی مخصوص عبارت کو تلاش کرنا مقصود ہو تو فہرست پر نظر ڈالیں۔

اِن تینوں اناجیل میں تفسیری مواد کا ایک بہت بڑا حصہ ایک اور چیلنج کو ہمارے سامنے لاتا ہے۔ میں نے متی، مرقس اور لوقا کی اناجیل کی تفسیر کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ زیرِ نظر حصہ سوئم میں ہم خداوند یسوع مسیح کے دُکھوں، مصلوبیت، مُردوں میں سے جی اُٹھنے اور آسمان پر صعود فرماجانے کا جائزہ لیں گے۔ میری دُعا ہے کہ یہ تفسیر ایک زبردست طریقہ سے آپ کو یسوع کے صلیبی کام اور اُس کی تعلیم کا مکاشفہ حاصل

کرنے میں معاون ثابت ہو۔خدا کرے کہ میری اِس کاوش سے آپ کے دل مسیح کی محبت اور اُس کے صلیبی کام کے لئے کھل سکیں اور ہمیشہ کے لئے گہرے طور پر اُس کے تابع ہو جائیں۔

دیگر تفاسیر کی طرح اِس تفسیر کو بھی اِس طور سے مرتب کیا گیا ہے کہ یہ اپنی نوعیت کی ایک ایسی تفسیر اور کتاب ہو جس کو شخصی عبادت میں بھی استعمال کیا جا سکے۔میری دلی آرزو ہے کہ یہ تفسیر نہ صرف آپ کے ذہنوں کو علم کی شمع سے منور کرے بلکہ آپ میں ابدی زندگی پیدا کرنے کا وسیلہ بھی بنے۔میری خواہش ہے کہ ہر ایک قاری عبارت کے ہر ایک حصے کو سمجھے اور اِس میں بیان کردہ سچائی کے وسیلہ سے گہری تبدیلی کا تجربہ کرے۔مجھے اِس بات کی قوی اُمید اور اعتماد ہے کہ بائبل مقدس کی اِن اہم کتب کی تفسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ پہلے جیسے نہیں رہیں گے۔جب آپ اِس مطالعہ کا آغاز کرنے والے ہیں تو میں دُعا گو ہوں کہ خداوند آپ کو کثرت سے برکت بخشے۔آمین!

مصنف۔ایف۔وین۔میک لائیڈ۔

Rev F. Wayne Mac Leod

Director

Light to My Path Book

Distribution

فہرست مضامین

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1۔	فتح کا داخلہ	8
2۔	ہیکل کی دوسری بار صفائی	14
3۔	انجیر کا درخت جس پر لعنت کی گئی تھی	20
4۔	مسیح کے اختیار پر اعتراض کیا جاتا ہے	25
5۔	دو بیٹے	29
6۔	تاکستان کے بدکار ٹھیکیدار	32
7۔	شادی کی ضیافت	37
8۔	قیصر کو جذیہ دینا	43
9۔	مُردوں سے زندہ ہونے کے بارے میں سوالات	46
10۔	سب سے بڑا حکم	50
11۔	یسوع، ابن داؤد	56
12۔	فقیہ اور فریسی	60
13۔	بیوہ کی دمڑیاں	68
14۔	آخیر زمانہ کے نشانات (حصہ اوّل)	71
15۔	آخیر زمانہ کے نشانات (حصہ دوئم)	76

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
16۔	آخیر زمانہ کے نشانات (حصہ سوئم)	82
17۔	دَس کنواریوں کی تمثیل	86
18۔	توڑوں کی تمثیل	89
19۔	بھیڑیں اور بکریاں	94
20۔	یسوع کو قتل کرنے کی سازش	98
21۔	یسوع کو مسح کیا جاتا ہے	101
22۔	یہوداہ یسوع کو پکڑ وانے پر راضی ہوتا ہے	105
23۔	فسح کی تیاری	109
24۔	غدار/دھوکے سے پکڑ وانے والا	112
25۔	اَعشائے ربانی	115
26۔	سب سے بڑا کون ہے؟	119
27۔	پطرس کے انکار کی پیش گوئی	123
28۔	زادِ راہ (سفر کے لئے رسد)	128
29۔	یسوع گتسمنی میں دُعا کرتا ہے	131
30۔	یسوع کو پکڑ وایا جاتا ہے	137
31۔	یسوع پر مقدمہ اور پطرس کا انکار	141
32۔	یہوداہ خودکشی کر لیتا ہے	145
33۔	یسوع پیلاطس کے سامنے	148
34۔	یسوع ہیرودیس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے	152

باب نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
35۔	یسوع ایک بار پھر پیلاطس کے سامنے	155
36۔	یسوع پر فتویٰ لگایا جاتا ہے	159
37۔	خداوند یسوع گلگتا کے مقام کی طرف چلتے ہیں	162
38۔	صلیب پر (حصہ اوّل)	165
39۔	صلیب پر (حصہ دوئم)	168
40۔	مسیح کی موت کے بعد کے واقعات	171
41۔	یسوع کی تدفین	175
42۔	قبر پر پہرا	178
43۔	قبر پر جانا	181
44۔	مریم مگدلینی اور دیگر عورتیں	185
45۔	پہرے دار یسوع کے جی اُٹھنے کی اطلاع دیتے ہیں	188
46۔	اِماؤس کی راہ پر	191
47۔	یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتے ہیں	196
48۔	ارشادِ اعظم	200
49۔	کلام اور رُوح	205
50۔	خداوند یسوع اپنے باپ کے پاس لوٹ جاتے ہیں	210
51۔	بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست	213

باب 1

فتح کا داخلہ

متی 21:1-11 ☆ مرقس 11:1-11 ☆ لوقا 19:29-44 پڑھیں

اَب خداوند یسوع مسیح یروشلیم کی طرف رواں دواں ہیں۔ جب وہ اور اُن کے شاگرد شہر کے قریب پہنچے ،تو خداوند نے دو شاگردوں کو اپنے سے پہلے بھیجا۔ خداوند نے کہا کہ فلاں گاؤں میں جانا اور وہاں ایک گدھی ملے گی جس کے ساتھ اُس کا بچہ بھی بندھا ہوگا۔ شاگردوں نے اُسے کھول کر یسوع کے پاس لانا تھا۔ متی 21 باب واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ گدھی اور اُس کے بچے کو کھول کر یسوع کے پاس لایا گیا۔ مقدس مرقس اور مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ اُس جوان گدھے پر کوئی سوار نہ ہوا تھا۔

سوال یہ ہے کہ کیوں خداوند یسوع مسیح نے کسی ایسے نوعمر گدھے پر بیٹھنے کا چناؤ کیا جس پر کبھی کوئی سوار نہیں ہوا تھا۔ میرا نہیں خیال کہ کبھی کسی بادشاہ نے کسی شہر میں داخل ہونے کے لئے کسی ایسے گدھے کا چناؤ کیا ہو جس پر کبھی کوئی سوار ہی نہ ہوا ہو۔ کیوں کہ کسی گدھے پر سواری کرنے سے قبل اُسے سدھانے کے لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ یہ حقیقت کسی معجزے سے کم نہیں کہ اُس بے تربیت نوعمر گدھے نے یسوع کو اپنے اوپر سواری کرنے دی جس پر کبھی کوئی سوار نہیں ہوا تھا۔ بالعموم جب بادشاہ شہر میں آتا ہے تو گھوڑے پر سوار ہو کر آتا ہے۔ گدھا بہت سادہ اور عام سا جانور ہے۔ اُسے جنگ کے لئے تیار کئے گئے گھوڑے کی طرح سجایا نہیں جاتا۔ یہ نو عمر گدھا معاشرے کے ایک عام اور سادہ سے شخص کی عکاسی کرتا ہے۔ گدھا ایک فروتن سا جانور ہے۔ یسوع بڑی انکساری اور عاجزی کے ساتھ یروشلیم میں داخل ہوئے۔

گدھا کا بچہ نوعمر تھا۔ ابھی اُس کی عمر پڑی تھی۔ یہ گدھا کسی نئی چیز کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ وہ اُمید اور مستقبل کی علامت بھی ہے۔

گدھے کا بچہ ناتجربہ کار تھا۔ اُس پر کبھی کوئی سوار نہیں ہوا تھا۔ ایک سادہ اور ناتجربہ کار جانور کے طور پر، اُسے یسوع کو یروشلیم لے کر جانے کا کام سونپا گیا تھا تاکہ یسوع اُس کام کو سرانجام دے سکے جو پہلے کبھی سرانجام نہیں دیا گیا تھا۔

وہ گدھا یسوع کو اُس شہر میں لایا جہاں پر اُنہیں مصلوب کر دیا جانا تھا اور اُنہوں نے جہان کے گناہوں کے لئے موت کا مزا چکھنا تھا۔ یہ اشارہ (رَمز) میری روح کو تازگی بخشتا ہے کہ ہم عام لوگوں کو بھی یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ ہم یسوع کو دُنیا کے معاشروں میں لے کر جائیں۔

جب شاگرد یسوع کی تابعداری کرتے ہوئے گاؤں میں داخل ہوئے، یسوع نے اُنہیں کہا تھا کہ اگر کوئی اُن سے پوچھے کہ وہ کیوں ایک گدھی اور اُس کے بچے کو کھول کر لے جا رہے ہیں تو وہ اُنہیں بتائیں کہ خداوند کو اُس کی ضرورت ہے۔ یسوع کو معلوم تھا کہ مالک بخوشی و رضا اپنا گدھا اُسے دے دے گا۔ غور کریں کہ خداوند نے پہلے آ کر اُس سے گدھا مانگا نہیں بلکہ آ کر لے لیا۔ یاد رکھیں کہ کہ ہم سب اُس کی ملکیت ہیں۔ جو کچھ پہلے ہی اُس کا ہے اُسے اُس کو مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا آپ نے اپنا سب کچھ اُس کے سپرد کر دیا ہے؟ کیا آپ گدھے کے مالک کی طرح بخوشی و رضا اپنا آپ اُس کے سپرد کر دیں گے؟ ہم کتنی بار اپنی جائیداد و املاک پر قابض رہنے کے لئے جدو جہد کرتے ہیں؟ کتنی بار خدا کی بادشاہی کے کام میں محض اِس لئے رکاوٹ آئی کیوں کہ ہم نے وہ سب کچھ خدا کو دینے سے انکار کیا جو پہلے ہی اُس کا ہے؟

اِس بات کو سمجھیں کہ خداوند کی راہیں ہماری راہیں نہیں ہیں۔ خداوند یسوع نے ایک ایسے ناتجربہ کار گدھے کو مانگا جس پر پہلے کبھی کوئی سوار نہ ہوا تھا۔ کیا آپ تصور کی آنکھ سے گدھے کے مالک کو یہ کہتے ہوئے دیکھ اور سن سکتے ہیں ''اِس گدھے پر تو کبھی کوئی سوار ہی نہیں ہوا۔ یہ تو کسی طور پر بھی خداوند کی سواری کے لئے اچھا ثابت نہیں ہوگا۔ میں اِس کی بجائے آپ کو اپنا اعلیٰ قسم کا گھوڑا پیش کر دیتا ہوں۔'' خداوند یسوع مسیح ایک اعلیٰ قسم کے گھوڑے کی توقع نہیں کر رہے تھے۔ خداوند کو گدھے کا بچہ ہی چاہئے تھا۔ شاگردوں نے خداوند یسوع مسیح کی حکمت کو شک کی نگاہ سے دیکھا اور نہ ہی اُنہوں نے مالک سے کوئی سوال کیا۔

ہماری زندگی میں ایسے وقت بھی آتے ہیں جب ہم خداوند کی راہوں کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ خداوند کیوں ایسے کمزور لوگوں کو استعمال کرتا ہے جن میں ہر طرح کی خامیاں موجود ہوتی ہیں باوجود اِس کے کہ اُن سے کہیں بہتر اور اعلیٰ قسم کے لوگ موجود ہوتے ہیں جنہیں وہ اپنے جلال کے لئے استعمال کر سکتا ہے؟ خداوند کی راہیں ہماری راہیں نہیں ہیں۔ ہمیں اُن کی سمجھ نہیں آئے گی۔ اِس حوالہ سے ہم سیکھتے ہیں کہ خواہ ہمیں سمجھ نہ بھی آئے اپنا آپ اُس کے تابع کر دیں۔

''اَے بنتِ صیون تو نہایت شادمان ہو۔ اَے دخترِ یروشلیم خوب للکار کیوں کہ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔

وہ صادق ہے اور نجات اُس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ حلیم ہے اور گدھے پر بلکہ جوان گدھے پر سوار ہے۔''
(زکریاہ9:9)

شاگردوں نے بالکل ویسا ہی کیا جیسا خداوند نے اُنہیں کہا تھا۔ اُنہوں نے گاؤں میں پہنچ کر گدھی اور اُس کے بچے کو کھولنا شروع کر دیا۔ مالک نے پوچھا کہ وہ کیا کر رہے ہیں تو شاگردوں نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا کہ خداوند کو اِس کی ضرورت ہے، جیسا کہ خداوند نے کہا تھا۔ مالک نے اُنہیں اجازت دی کہ وہ گدھی اور اُس کے بچے کو کھول کر لے جائیں۔

وہ اُسے یسوع کے پاس لائے اور جب وہ اپنے کپڑے اُس پر رکھ چکے، یسوع اُس پر سوار ہوئے۔ ایک بار پھر ہمیں یہاں پر سادگی دیکھنے کو ملتی ہے۔ اُن کے کپڑے ایک زین طور پر استعمال ہوئے۔

جب خداوند یسوع گدھے پر سوار ہو کر یروشلیم کی طرف روانہ ہوئے ایک بہت بڑی بھیڑ اُن کے پیچھے ہو لی۔ جس راہ پر خداوند یسوع مسیح جا رہے تھے اُنہوں نے اپنے کپڑے اُس راہ میں بچھا دیئے۔ بعضوں نے درختوں کی ڈالیاں کاٹ کر راہوں میں بچھا دیں۔ یہ سب کچھ راہ میں بچھانے سے وہ بھیڑ یسوع کی عزت و تکریم کر رہی تھی۔ حتیٰ کہ آج کے دور میں بھی جب کوئی معزز ہستی ہمارے علاقے میں آتی ہے تو ہم اُس کی راہ میں سرخ رنگ کا قالین بچھاتے ہیں جو اُس کی عزت افزائی کی علامت ہوتا ہے۔ اُس روز یروشلیم کی راہ پر بھی ایسا ہی ہو رہا تھا۔

ہم اِس بات پر بھی محوِ حیرت ہوتے ہیں کہ اُس وقت گدھا کیا سوچ رہا ہوگا۔ اُس پر کسی نے کبھی سواری نہیں کی تھی۔ بھیڑ نے تو اُس گدھے کو بہت پریشان کر دیا ہوگا۔ ہمیں کوئی ایسا حوالہ یا ثبوت نہیں ملتا کہ گدھے نے یسوع کی سواری کا بُرا محسوس کرتے ہوئے چھلانگیں لگائی ہوں یا پھر بھیڑ کی وجہ سے کسی طرح کا کوئی ردِعمل ظاہر کیا ہو۔ لگتا ہے کہ بغیر پس و پیش گدھا یروشلیم کی طرف بڑھتا رہا۔ اُس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ گدھے کی ماں بھی اُس کے ساتھ تھی۔ اِس لئے اُسے ایک تحفظ کا احساس ہو رہا تھا۔ (متی رسول کی معرفت لکھے گئے بیان پر توجہ کریں) اِس سے بھی زیادہ اہم بات ہر طرف شور شرابا اور ہلا گلا ہونے کے باوجود خدا کے کام کو دیکھیں کہ اُس نے گدھے کو کسی بھی طرح کے منفی ردِعمل کا اظہار کرنے سے باز رکھا۔ وہ ہمارے لئے بھی ایسا ہی کرے گا۔

''اور بھیڑ جو اُس کے آگے آگے جاتی اور پیچھے پیچھے چلی آتی تھی پکار پکار کر کہتی تھی ابنِ داؤد کو ہوشعنا۔ مبارک

ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔" (متی 21:9)

لفظ "ہوشعنا" کا لفظی مطلب ہے "اَب نجات دے۔" اِس لفظ کو پکارنے سے، بھیڑ یسوع کو نجات دینے کے لئے کہہ رہی ہے۔ بے شک جس نجات کی تلاش میں وہ تھے یسوع وہ نجات دینے کے لئے نہیں آئے تھے۔ وہ ایک سیاسی نجات کے منتظر تھے۔ وہ اِس بات کو سمجھتے اور پہچانتے تھے کہ یسوع خدا کی طرف سے آیا ہے۔ اُنہوں نے یسوع کے معجزات دیکھ کر نتیجہ نکالا تھا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ جلد ہی اُن کے نکالے ہوئے نتائج پر آزمائش کی گھڑی آ گئی۔ جلد ہی "ہوشعنا" کی بجائے وہ پکار پکار کر کچھ اور ہی کہہ رہے تھے۔ وہ اُس کی مصلوبیت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ آج بھی کئی لوگ اِسی طرح کے ہوتے ہیں۔ جو کسی چیز کو دیکھ کر جذبات سے بھر جاتے ہیں اور اپنا ردِعمل ظاہر کرتے ہیں۔ وہ لکیر کے فقیر ہوتے ہوئے دیکھا دیکھی کچھ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن جب تھوڑی سی بھی مشکل آتی ہے اُن کی وفاداریاں خزاں کے پتوں کی طرح بکھر جاتی ہیں۔ ذرا سی مشکل آنے پر وہ اُس خداوند سے منہ موڑ لیتے ہیں جس کا اُنہوں نے بطور خداوند اور بادشاہ اقرار کیا ہوتا ہے۔

یسوع کے شہر یروشلیم میں داخلے سے پورے شہر میں ہلچل مچ گئی۔ اِس قدر شور و غل تھا کہ فریسیوں کو یسوع کو یہ کہنا پڑا کہ وہ (یسوع) بھیڑ سے خاموش ہونے کے لئے کہے۔ یسوع نے اُنہیں بتایا کہ اگر وہ خاموش ہو جائیں گے تو پتھر اُس کی ستائش میں چلا اُٹھیں گے۔ فریسیوں کو یسوع کے یروشلیم میں اِس داخلے کی اہمیت کا مطلق احساس نہ ہوا۔ یسوع اُس شہر میں مرنے کے لئے داخل ہوئے تھے۔ وہ گناہ، موت اور ابلیس پر غالب آنے کے لئے یروشلیم شہر میں داخل ہوئے تھے۔ جہنم کی قوتوں نے یسوع کو پریشان کرنا تھا۔ جب خداوند یسوع مسیح نے اپنے آپ کو اُن ظالموں کے ہاتھوں میں سونپ دیا تو آسمان پر بھی سکتا چھا گیا ہوگا۔ پوری دُنیا نے خداوند یسوع مسیح کے اُس کام سے مستفیض ہونا تھا جو اُنہوں نے شہر یروشلیم میں سرانجام دینا تھا۔ یہ خوشی اور شادمانی کا وقت تھا۔ دُنیا ایسے وقت میں کیوں کر خاموش رہ سکتی تھی۔ اگر لوگ خاموش ہو جاتے تو خدا کی تخلیقات نے پکار اُٹھنا تھا۔

خداوند یسوع مسیح اپنے دل کی گہرائیوں میں اپنے اِردگرد کے لوگوں کے اندھے پن پر اُفسردہ اور غمزدہ تھے۔ وہ سچائی کو دیکھنے سے قاصر تھے۔ جب شہر یروشلیم یسوع کے سامنے آیا تو یسوع اُس پر یہ کہہ کر روئے۔

"کیوں کہ وہ دن تجھ پر آئیں گے کہ تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ باندھ کر تجھے گھیر لیں گے اور ہر طرف سے

تنگ کریں گے۔" (لوقا 19:43) اگرچہ اُس روز اُنہوں نے خداوند کی پرستش اور ستائش میں الفاظ بولے تھے، تو بھی وہ اِس صداقت کے تعلق سے کہ وہ کیسے کام کی تکمیل کے لئے آگے بڑھ رہا ہے بالکل بے سمجھ اور روحانی طور پر اندھے تھے۔ اُن کے نزدیک تو صلیب اختتام تھا۔ اُنہوں نے صلیب کو ایک شکست کی علامت کے طور پر دیکھا۔ شہر کے شہر نے اُس سے منہ موڑ لیا۔ اُس روز اُنہوں نے اُس کو خوش آمدید کہا تھا لیکن اُن کا استقبال اور خوشی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ یسوع کو ظاہری ستائش سے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا تھا۔ یسوع نے اِس سے کہیں گہرے طور پر اُن لوگوں کے دلوں میں جھانکا جو اُس کے استقبال کے لئے آئے تھے۔ خداوند یسوع مسیح نے پیش گوئی کہ وہ دن آئے گا جب یروشلیم کو دشمن گھیر لیں گے۔ وہ اُسے نیست و نابود کر کے خاک میں ملا دیں گے۔ کسی پتھر پر کوئی پتھر باقی نہ رہے گا۔ اُس کے باشندے ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ ایسا اِس وجہ سے ہوگا کہ جب خداوند اُن کے پاس آیا تو اُنہوں نے اُسے نہ پہچانا۔ (لوقا 19:44) یہ سب واقعات اُس وقت رونما ہوئے جب کئی سالوں بعد روم نے یروشلیم پر دھاوا بولا۔

یہ حوالہ زندگی کے کئی ایک حصوں میں ہمارے سامنے ایک چیلنج رکھتا ہے۔ یہ حوالہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جس طرح یسوع نے ایک ناتجربہ کار گدھے کے بچے کو استعمال کیا جس پر کبھی کوئی سوار نہیں ہوا تھا تو وہ ہمیں بھی ہماری خامیوں اور ناقص عقل کے باوجود استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ ہمارے سامنے یہ چیلنج رکھا گیا ہے کہ ہم گدھے کے مالک کی طرح بغیر کسی سوال کے اپنا سب کچھ اُس کے تابع اور سپرد کر دیں۔ جو کچھ ہمارے پاس ہے اگر ہم اُس کو بخوشی و رضا دینے کے لئے تیار ہو جائیں تو وہ ہمارے وسیلہ سے عظیم کام کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ خداوند ظاہری حمد و ستائش کے دھوکہ میں نہ آئے۔ اُنہوں نے یروشلیم کے شہریوں کے ستائش کے الفاظ سنے، لیکن اُنہیں معلوم تھا کہ وہ اُس کے خیر خواہ اور وفادار نہیں ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔خداوند یسوع مسیح ایک ''نا تجربہ کار گدھی کے بچے'' کو استعمال کر سکتے ہیں کہ وہ اُسے یروشلیم میں ایک عظیم ترین کام کی انجام دہی کے لئے لے جائے ،آپ کو اِس سے کیا حوصلہ ملتا ہے؟

☆۔کیا آپ اپنا سب کچھ خداوند کے ہاتھوں استعمال ہونے کے لئے اُس کے سپرد کرنے کے لئے تیار ہیں؟

☆۔کچھ دیر کے لئے اپنے دل کا جائزہ لیں ،کیا آپ اُس بھیڑ کی مانند ہیں جو ایک وقت تو خداوند کی حمد وثنا کے لئے پکار رہی تھی جب کہ اگلی گھڑی وہ پکار پکار کر اُس کی مصلوبیت کا مطالبہ کر رہی تھی؟ کیا آپ خداوند کے ساتھ مضبوطی اور ثابت قدمی کے ساتھ چلتے ہیں؟ کیا آپ کے اِرد گرد کے لوگ آپ کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔اِس بات کے لئے خداوند کے شکر گزار ہوں کہ اگر چہ اُسے اِس بات کا علم تھا کہ یروشلیم میں اُس کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔تو بھی وہ آگے بڑھے ،اُس کے شکر گزار ہوں کہ اُس نے بخوشی اپنا سب کچھ آپ کے لئے قربان کر دیا۔

☆۔اپنا سب کچھ خداوند کے سپرد کر دینے کے لئے ایک لمحہ کے لئے دُعا میں جھکیں۔خداوند سے اِس بات کے لئے فضل مانگیں کہ آپ بلا دریغ اپنا سب کچھ اُس کے لئے قربان کر دینے کے لئے تیار اور رضا مند ہو جائیں۔دُعا کریں کہ وہ آپ کو اور بھی بڑے عظیم طریقوں سے استعمال کرے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے دل کو جانچے اور پرکھے کہ آیا آپ اُس کے حضور خلوص دلی سے چلتے ہیں۔خداوند سے التماس کریں کہ وہ آپ کو ایسا ایمان عطا کرے کہ آپ ممکنہ طور پر واقع ہونے والی مشکلات ومسائل اور ایذا رسانیوں کے باوجود اُس میں قائم اور ثابت قدم رہ سکیں۔

باب 2

ہیکل کی دوسری بار صفائی

متی 21:12-17 ☆ مرقس 11:15-19 ☆ لوقا 19:45-48

خداوند یسوع اب یروشلیم میں ہیں، جلد ہی اُن کی زمینی زندگی اختتام پذیر ہونے والی ہے۔ مذکورہ حوالہ میں خداونداوراُن کے شاگرد ہیکل میں گئے اور اُنہوں نے وہاں پر کاروباری لوگوں کو خرید وفروخت کرتے ہوئے دیکھا۔ ہمیں اِس حوالہ کے متن کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

یہودیوں کی عیدِ فسح بالکل قریب تھی۔ ہر طرف سے لوگ اِس اہم تہوار کے لئے یروشلیم میں پہنچ رہے تھے۔ وہ خداوند کے حضور اپنی نذریں گزراننے کے لئے آئے تھے۔ بہت سے لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اتنی دُور سے جانور لے جانے کی بجائے یروشلیم ہی میں کوئی جانور خرید کر خداوند کے حضور قربان کر دیا جائے۔ چونکہ وہ دُور دراز کے ملکوں سے آرہے تھے اِس لئے ضروری تھا کہ درکار جانور خریدنے کے لئے پہلے وہ اپنی کرنسی کو تبدیل کرواتے۔ یہی وجہ تھی کہ ہیکل کرنسی تبدیلی کرنے والوں اور تاجروں سے بھری ہوئی تھی۔ وہ خدا کے لوگوں کے لئے اپنی اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

بہت سے مفسرین اِس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ یسوع نے اس دفعہ دوسری بار ہیکل کی صفائی کی۔ پہلی دفعہ اُنہوں نے اپنی خدمت کے آغاز میں ایسا اُس وقت کیا جب عیدِ فسح قریب تھی۔ ہم اِس تعلق سے یوحنا 21:13-22 میں پڑھتے ہیں۔ یہاں پر خداوند یسوع مسیح مصلوبیت سے قبل اپنی خدمت کے اختتام پر ہیں۔ یہاں پر یہ بات نظر آتی ہے کہ کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی۔ تاجر اور کرنسی تبدیل کرنے والوں نے پھر وہاں پر ڈیرے لگا لئے تھے۔ وہ خدا کے لوگوں سے دھوکہ دہی اور چالاکی سے مال بنا رہے تھے۔ جب خداوند نے واپس آکر دیکھا کہ سب کچھ پھر ویسے کا ویسا ہی ہے تو اُنہیں کیسا لگا ہوگا؟ ہیکل کی پہلی بار کی گئی صفائی کارگر (مفید) ثابت نہ ہوئی۔ سب کچھ جوں کا توں تھا۔ قائم ہو جانے والی روایات اور عادات آسانی سے ختم نہیں ہوتیں۔

آج خداوند ہماری زندگی یا کلیسیا میں کس چیز کی صفائی کرنا چاہتا ہے؟ ایسے گناہ بھی ہوتے ہیں جن کی بیخ کنی (جڑ سے اُکھاڑنا) آسان نہیں ہوتی۔ کیا خداوند نے آپ کی زندگی سے ایسی عادات اور روایات کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے جو اُس کے لئے کسی طور پر بھی عزت اور جلال کا باعث نہیں ہیں؟ غور کریں کہ وہ دوسری بار آیا ہے۔ وہ کتنی بار دوبارہ آ کر میزوں کو اُلٹے گا؟ وہ کتنی بار ہماری سرزنش کرے گا اور ہم اُس کی بات پر کان نہیں لگائیں گے؟

جب خداوند یسوع مسیح ہیکل میں آئے تو جو کچھ اُنہوں نے دیکھا اُس سے اُن کی روح رنجیدہ اور غضبناک ہوئی۔ فی الفور، وہ کرنسی تبدیل کرنے والوں کی میزوں کی طرف بڑھے اور اُنہیں اُلٹ دیا۔ اُن کی کرنسی ہوا میں اُڑ گئی۔ کرنسی تبدیل کرنے والوں کے ردِعمل پر توجہ کیے بغیر خداوند نے کبوتر بیچنے والوں کے ڈربوں کو اُلٹ دیا۔ یہ منظر کس قدر افراتفری اور ہلچل کو پیش کرتا ہوگا۔ کبوتر ہوا میں اُڑان بھر رہے ہوں گے اور اُن کے مالک اُن کے پیچھے پیچھے بھاگتے ہوں گے۔ کرنسی تبدیل کرنے والے بھی اپنے گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل اپنے روپے پیسے کو اکٹھا کر رہے ہوں گے جو اُن کی میزوں سے نیچے گر گئے تھے۔ دوسری طرف لوگ جوق در جوق دوڑے چلے آ رہے ہوں گے کہ چل کر دیکھیں کہ اُدھر کیسی ہنگامہ آرائی ہو رہی ہے۔ بڑا شور و غل اور ہلچل پیدا ہوئی ہوگی۔ نہایت عاجز، حلیم اور فروتن بادشاہ جو ایک گدھے پر سوار ہو کر یروشلیم میں داخل ہوا تھا اب نہایت غضبناک تھا۔

یہ ترتیب بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے شہر میں داخل ہو کر سب سے پہلا کام ہیکل کی صفائی کا کیا۔ جب خداوند شہر میں داخل ہوئے تو لوگ بڑی توقعات سے بھرے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے اپنے کپڑے اور درختوں کی ڈالیاں اُس کی راہ میں بچھائی تھیں۔ وہ توقع کر رہے تھے کہ وہ اپنی بادشاہت قائم کرے گا۔ اُن کی یہ توقع تھی کہ وہ رومی اربابِ اختیار کے ساتھ اُلجھے گا۔ وہ یہ توقع کر رہے تھے کہ وہ اُنہیں بے ایمان غیر قوموں کے اقتدار اور اختیار سے رہائی بخشے گا۔ لیکن اِس کے قطعی برعکس اُس نے ہیکل میں موجود ریاکاری، بدی اور بدعنوانی پر توجہ مرکوز کی۔

ہم نے کتنی ہی بار اپنی قوم میں بیداری کے لئے آہ و پکار کی ہے؟ ہم نے اُس سے دُعا کی ہے کہ وہ آ کر ہماری کلیسیا اور ہمارے ملک میں اپنی بادشاہت کو قائم کرے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو ہمیں بہت تعجب ہوگا۔ ہم چاہتے ہیں کہ غیر ایماندار اُس کے پاس آئیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ کی بدعنوانیاں ختم ہو جائیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ جرائم کی شرح کم ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ شراب خانے بند ہو جائیں۔ ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹیں جاتی رہیں۔ تاہم یسوع پہلے اپنے لوگوں کی ریاکاری اور گناہ کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ ہم بیداری کے لئے فریاد کرتے ہیں لیکن کیا ہم اِس بات کے لئے تیار ہیں کہ وہ ہمیں اپنی اُس آنکھ سے پرکھے جو سب کچھ دیکھ سکتی ہے؟

مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ جب خداوند یسوع مسیح ہیکل میں آئے تو اُنہوں نے صرافوں کے تختے اُلٹ دیئے اور اُنہیں وہاں سے نکال دیا۔ وہ آسمانی باپ کی برکات میں رکاوٹ تھے۔ خداوند ہماری زندگی میں بھی آسمانی برکات کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ایسی چیزوں کو دُور کرنا چاہتا ہے جو ہماری اُس کے ساتھ گہری رفاقت اور قربت کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ یسعیاہ 7:56 اور یرمیاہ 11:7 کا حوالہ دیتے ہوئے یسوع نے بیان کیا۔

''اور اُن سے کہا، لکھا ہے کہ میرا گھر دُعا کا گھر کہلائے گا مگر تم اُسے ڈاکوؤں کی کھوہ بناتے ہو۔''

(متی 13:21)

مرقس 16:11 بیان کرتا ہے کہ خداوند نے تجارت کرنے والوں کو اپنی چیزیں ہیکل میں نہ لانے دیں۔ وہ نہ صرف برائی کو نکالتا ہے بلکہ ایک محافظ کی طرح اُنہیں دوبارہ آنے سے بھی روکتا ہے۔

ہمیں اِس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔ کسی بُری عادت اور برائی سے رہائی پانا ایک بات ہے جبکہ اُس برائی اور ریاکاری کو اپنی زندگی میں دوبارہ نہ آنے دینا ایک الگ بات ہے۔ ہم یہاں پر یہ سیکھتے ہیں کہ جو برائی کو نکال سکتا ہے اُس میں یہ قدرت بھی ہے کہ وہ دوبارہ اُسے اندر نہ آنے دے۔ یسوع محافظ اور نگہبان ہے۔ اگر ہم اُس پر توکل اور بھروسہ کریں تو نہ صرف وہ عارضی فتح دے سکتا ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے ہمیں فاتح بنا کر غالب آنے کی قدرت دے سکتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ یسوع نے صرافوں اور دیگر کاروباری حضرات کو وہاں سے نکال دیا

''اور اُن سے کہا، لکھا ہے کہ میرا گھر دُعا کا گھر کہلائے گا مگر تم اُسے ڈاکوؤں کی کھوہ بناتے ہو۔''

(متی 13:21)

صرافوں / منی چینجرز (Money Changers) اور کاروباری حضرات کو دو وجوہات کی بنا پر یسوع نے وہاں سے چلتا کیا۔ پہلی وجہ ہے کہ اُس کے آسمانی باپ نے ہیکل کو دُعا کا گھر قرار دیا تھا۔ ہیکل ہی وہ جگہ تھی

جہاں پر لوگ خدا کی قربت میں آ کر اُس کے چہرہ کے طالب ہو سکتے تھے۔ اُن تجارت پیشہ لوگوں نے ہیکل کو ایک منڈی کی شکل دے دی تھی۔ ہیکل اِس مقصد کے لئے تعمیر نہیں کی گئی تھی۔ اور جگہیں بھی تو تھیں جہاں پر وہ خرید و فروخت کر سکتے تھے۔ وہ اپنا دھیان اور توجہ ہیکل میں خدا کی طرف لگانے کی بجائے روپے پیسے پر لگا رہے تھے۔ دُعا کی جگہ منافع بخش کاروبار کی جگہ بن کر رہ گئی تھی۔ اِس سے خداوند کو بہت پریشانی ہوئی۔

صرافوں اور تجارت پیشہ لوگوں کو نکالنے کی دوسری وجہ یہ تھی کہ اُنہوں نے اُسے ''ڈاکوؤں کی کھوہ'' بنا دیا تھا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند یسوع کو اِس بات کا علم تھا کہ اُن دکانوں پر کیا ہو رہا ہے۔ اُنہوں نے تجارت پیشہ اور صرافوں کو ''ڈاکو'' کہا۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ تھا کہ عبادت کے لئے آنے والے اُن کے ہاتھوں لُٹ رہے تھے۔ خداوند کو اِس سے بھی پریشانی ہوئی۔ اُنہوں نے اپنا ردِعمل غصے کے ساتھ ظاہر کیا۔ وہ اپنے گناہ آلودہ اور بددیانتی پر مبنی کاروبار سے ہیکل کو آلودہ اور ناپاک کر رہے تھے۔ پس اُس نے اُنہیں وہاں سے نکال دیا۔

جو کچھ خداوند نے اُس دن کیا اُس سے کاہنوں اور شرع کے عالموں کے دلوں میں نفرت اور حسد کی آگ بھڑکنے لگی۔ مقدس مرقس اور مقدس لوقا دونوں ہی ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ یسوع کو مار ڈالنا چاہتے تھے۔ لیکن صرف بھیڑ سے خوفزدہ تھے۔ اُس روز ہیکل کی صفائی سے تین چیزیں سرانجام پائیں۔

پہلا نتیجہ یہ تھا کہ خدا کے کلام کی نئے طور سے عزت افزائی ہوئی۔ مرقس 11:18 بیان کرتا ہے کہ لوگ اُس کی تعلیم سے دنگ تھے۔ لوقا 19:48 بیان کرتا ہے کہ ''سب لوگ شوق سے اُس کی سنتے تھے۔'' کیا آپ نے اِس پر غور کیا ہے کہ لوگ کیوں خدا کے کلام میں دلچسپی نہیں لیتے؟ کیا اِس وجہ سے نہیں کہ وہ اپنے اِردگرد خدا کے خادموں کے قول و فعل میں بہت زیادہ تضاد دیکھتے ہیں اور اُنہیں ہر طرف سے ریاکاری کی بو محسوس ہوتی ہے؟ وہ کیوں کر ایسے خادموں کی باتوں پر کان لگائیں جو از خود خدا کے کلام کے معیار کے مطابق زندگی بسر نہیں کر رہے؟ اُنہوں نے خداوند یسوع مسیح میں ایک ایسے انسان کو دیکھا جو بہت مخلص تھا وہ اُن کے روحانی قائدین کو چیلنج کرنے سے نہ جھجکا۔

ہیکل کی صفائی کا دوسرا نتیجہ متی 21:4 میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اندھے اور لنگڑے ہیکل میں یسوع کے پاس آئے اور اُس نے اُنہیں اچھا کر دیا۔ جب ہیکل میں سے برائی کو ختم کر دیا گیا تو پھر اُس جگہ پر معجزات کی قدرت نے کام کرنا شروع کر دیا۔ جہاں پر صراف اور تجارت پیشہ لوگ موجود تھے، اب وہاں پر اندھے اور

لنگڑے کھڑے تھے۔ جہاں دھوکہ دہی اور ڈاکہ زنی ہو رہی تھی اَب وہاں پر شفا اور معجزات کا کام ہو رہا تھا۔ ایک نئے طور سے ہیکل میں خدا کی قدرت نے کام کرنا شروع کر دیا۔ جہاں روپے پیسے سے جیبیں بھری جا رہی تھی اَب وہاں پر خدا کی بادشاہی میں وسعت آنا شروع ہو گئی کیوں کہ اندھوں اور لنگڑوں نے دشمن کی غلامی سے رہائی پانا شروع کر دی۔ ہیکل میں موجود گناہ اور بدی نے خدا کی قدرت کو کام کرنے سے روکا ہوا تھا۔ خدا ایسے پاک برتنوں کی تلاش میں ہے جو اُس کی قدرت سے بھرنے کے لئے تیار ہوں۔ صرف اور صرف گناہ ہی ہمیں خدا کی قدرت سے معمور ہونے سے روکتا ہے۔

متی 21:15-16 میں ہیکل کی صفائی سے سرانجام پانے والا تیسرا کام دیکھا جا سکتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہیکل میں اِن واقعات کے بعد بچوں نے یہ پکارنا شروع کر دیا۔ ''ابن داوٗد کو ہوشعنا''۔ بچوں کے منہ سے حمد و ستائش کے الفاظ نکلنا شروع ہو گئے۔ اُنہوں نے با آواز بلند خدا کی تعریف کرنا شروع کر دی۔ یہ شور اِس قدر زیادہ تھا کہ سردار کاہن اِس سے خفا ہوئے۔ جو کچھ وہ بچے کہہ رہے تھے سردار کاہنوں کو بہت بُرا لگا۔ خداوند نے اُنہیں زبور 8:2 میں بیان کی گئی پیش گوئی یاد دلائی۔

''تو نے اپنے مخالفوں کے سبب سے بچوں اور شیر خواروں کے منہ سے قدرت کو قائم کیا ہے۔ تا کہ تو دشمن اور انتقام لینے والے کو خاموش کر دے۔'' (زبور 8:2)

ہیکل کی صفائی سے پرستش اور ستائش کی ایک بیداری آ گئی۔ جو کچھ بچوں نے دیکھا اِس سے اُنہیں بھی برکت ملی اور وہ خدا کی ستائش کرنے لگے۔ گناہ خدا کے لئے ہماری پرستش اور ستائش میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ جب ہیکل کی صفائی ہو گئی تو وہ خدا کے لئے نئے طور سے اُس کی ستائش اور پرستش کرنے کے لئے آزاد اور بحال ہو گئے۔

یہ کس قدر اہم ہے کہ ہم اپنی زندگی اور کلیسیا میں گناہ کے اثرات کو پہچانیں۔ یہ حوالہ ہمیں اِس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ ہم اپنے دلوں کو جانچیں اور پرکھیں کہ آیا خدا کی پرستش اور ستائش اور اُس کی عبادت کرنے کے لئے ہمارے دلوں میں کوئی رکاوٹ تو موجود نہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ یہاں پر ہم کلیسیا میں گناہ کے اثرات کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟
☆۔ کیا آپ کی زندگی میں کچھ ایسے گناہ ہیں جن کا اقرار کر کے آج آپ کو ترک کرنے کے ضرورت ہے؟
☆۔ اِس بات سے آپ کی کس طرح حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ یسوع نہ صرف ہیکل میں سے برائی کو باہر نکال پھینکنے کے قابل تھا بلکہ وہ اِس قابل بھی تھا کہ اُسے دوبارہ ہیکل میں نہ آنے دے؟
☆۔ آپ کی زندگی میں سے خداوند کو کون سے گناہ نکالنے کی ضرورت ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ کسی ایسے گناہ کے تعلق سے آپ کی آنکھیں کھول دے جسے وہ آج آپ کی زندگی سے دُور کرنا چاہتا ہے۔
☆۔ اِس بات کے لئے خداوند کے شکرگزار ہوں کہ وہ نہ صرف آپ کو گناہ پر غلبہ عطا کرنے کی قدرت رکھتا ہے بلکہ آپ کو اُس فتح میں قائم رکھنے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔
☆۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی اور خدمت میں صفائی اور پاکیزگی کا ایک عظیم الشان کام کرے۔

باب 3

اَنجیر کا درخت جس پر لعنت کی گئی تھی

متی 21:18-22 ☆ مرقس 11:12-14،20-26 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح اپنی خدمت کے اِس مقام پر بیت عنیاہ کے علاقہ میں قیام پذیر اور خدمت گزاری کے کام کے لئے یروشلیم کی طرف سفر کر رہے تھے۔ شہر جاتے ہوئے اِس موقع پر خداوند یسوع مسیح کو بھوک لگی۔ اُنہوں نے راہ کے کنارے اَنجیر کا ایک درخت دیکھا۔ اور وہ پھل کی تلاش میں اُس کی طرف گئے۔ لیکن اُس درخت پر پتوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ مقدس مرقس بتاتے ہیں کہ یہ اَنجیر کا موسم نہیں تھا۔ (مرقس 11:13) باوجود اِس حقیقت کے کہ یہ اَنجیر کا موسم نہیں تھا خداوند یسوع مسیح نے اُس اَنجیر کے درخت پر لعنت کی۔ ''اور راہ کے کنارے اَنجیر کا ایک درخت دیکھ کر اُس کے پاس گیا اور پتوں کے سوا اُس میں کچھ نہ پا کر اُس سے کہا کہ آئندہ کو تجھ میں کبھی پھل نہ لگے اور اَنجیر کا درخت اُسی دم سوکھ گیا۔'' (متی 21:19) وہ درخت اُسی وقت سوکھنا شروع ہو گیا۔ شاگرد بھی اِس پر تعجب کرنے لگے کہ وہ درخت اِس قدر جلد کیسے سوکھ گیا۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ اگلی صبح جب وہ اُسی راستہ سے گزرے تو وہ درخت جڑوں تک سُوکھ چکا تھا۔ جو کچھ اُس درخت کے ساتھ واقع ہوا تھا خداوند یسوع مسیح نے اُسے شاگردوں کو ایمان کا سبق سکھانے کے لئے استعمال کیا۔ خداوند نے اُنہیں کہا کہ جو کچھ اُس دن ہوا ہے اُس پر وہ تعجب نہ کریں۔ اگر وہ ایمان رکھیں اور کچھ شک نہ کریں تو نہ صرف وہ جو کچھ اَنجیر کے درخت کے ساتھ ہوا ہے کر سکتے ہیں بلکہ وہ ایک پہاڑ سے بھی کہہ سکیں گے کہ وہ سمندر میں جا گرے۔ اور اُن کے لئے ایسا ہی ہوگا۔ جو کچھ وہ خدا سے مانگیں اور ایمان رکھیں تو اُن کے لئے ویسا ہی ہو جائے گا۔

یہ ایک زبردست قابل غور بیان ہے۔ مرقس 11:23 بیان کرتا ہے کہ جس مقصد کے لئے ہم دُعا کریں لازم ہے کہ ہم اُس کے لئے دُعا کر کے ایمان سے ویسا ہی ہونے کی توقع بھی کریں۔ بلکہ ہم مرقس 11:24 میں اور بھی واضح طور پر پڑھتے ہیں کہ ہمیں ایمان رکھنا چاہئے کہ ایسا ہو چکا ہے۔

''اِس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تم دُعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تم کو مل گیا اور وہ تم کو مل جائے گا۔''

(مرقس 24:11) غور کریں کہ خداوند یسوع مسیح نے واضح طور پر کہا،

''اور ہمیں جو اُس کے سامنے دلیری ہے، اِس کا سبب یہ ہے کہ اگر اُس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔ اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اُس سے مانگا ہے وہ پایا ہے۔'' (1 یوحنا 5:14-15)

خداوند کے پاس جانے میں ہمیں یہی اعتماد ہے۔ کہ اگر ہم اُس کی مرضی کے مطابق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔ اور اگر ہم جانتے ہیں کہ وہ ہماری سنتا ہے، تو پھر جو کچھ ہم مانگتے ہیں تو پھر ہمارا یہ ایمان ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم نے مانگا وہ پایا ہے۔

یہاں پر ویسے ہی الفاظ پر غور کریں، یوحنا رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ اگر ہم یہ جانتے ہیں کہ وہ ہماری سنتا ہے تو پھر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم نے مانگا وہ اُس کے نام سے پایا بھی ہے۔ دونوں صورتوں میں درخواست منظور ہو چکی ہے۔ جس ایمان کے لئے خداوند نے ہمیں بلایا ہے وہ اِسی قسم کا ایمان ہے جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ مانگا ہے وہ ہمیں پہلے ہی دے دیا گیا ہے۔

ہم کیسے اِس قسم کا ایمان رکھ سکتے ہیں؟ جس قسم کے ایمان کی خداوند یسوع مسیح یہاں پر بات کر رہے ہیں یہ خدا کی طرف سے ایک خاص نعمت ہے۔ میری زندگی میں کئی ایک ایسے مواقع آئے جب مجھے ایمان کی یہ نعمت ملی۔ جب میں نے دُعا کی تو خداوند نے میرے دل میں کلام کیا اور مجھے ایسی یقین دہانی بخشی کہ جو درخواست میں نے کی وہ سن لی گئی ہے اور اُس کا جواب بھی ملا۔ ایسے موقعوں پر میں متعلقہ درخواست کے لئے دُعا کرنا بند کر دیتا اور ایمان اور اعتقاد کے ساتھ آگے بڑھنا جاری رکھتا ہوں۔ کئی ایک ایسے مواقع بھی ہوتے ہیں جب ایسا ایمان خدا کے کلام کی واضح تعلیم سے پیدا ہوتا ہے۔ خداوند نے اپنے کلام میں بڑے صاف طور سے وعدے کئے ہیں۔ مجھے اِس کلام کو سنجیدگی سے لے کر اُن پر بھروسہ کرنا ہوگا۔ جب خداوند اپنے کلام میں واضح طور پر وعدے کرتا ہے تو پھر ہمارے پاس اُس کلام پر شک کرنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔ اور ایمان لانے کی وجہ سے ہمیں اِس بات کی یقین دہانی ہوتی ہے کہ خدا سچا ہے اور وہ اپنے کلام کو وفاداری سے پورا کرے گا۔

جو کچھ خداوند یسوع مسیح یہاں پر کہہ رہے ہیں اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم جو چاہیں دُعا میں مانگیں اور ہمیں مل جائے گا۔ وہ ایمان جو ہمیں خدا کی طرف سے ایک خاص نعمت اور خاص صورتحال کے لئے ملتا ہے اِس حوالہ کو سمجھنے کے لئے ایک کلیدی (کنجی) حیثیت رکھتا ہے۔ ذرا تصور کریں کہ اگر ہم دُعا کریں اور ہمیں وہ سب کچھ

مل جائیں۔ہم انسانی فطرت کو سمجھتے ہیں کہ ایک شخص دُعا کرے گا کہ پہاڑ سمندر میں جا گرے جبکہ دوسرا شخص یہ دُعا کرے گا کہ وہ سمندر سے نکل کر اپنی جگہ پر دوبارہ جا لگے،کوئی تو انجیر کے درخت پر لعنت کرے گا اور کوئی اُس سوکھے ہوئے درخت کو بحال کرنے کی دُعا۔اِس سے سوائے افراتفری کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

اِس حوالہ کو سمجھنے کے لئے ہمیں اِس بات کا فہم وادراک ہونا چاہئے کہ ایمان ہی کنجی ہے۔یہ کوئی ایسا ایمان نہیں ہے جو ہماری زندگی میں موجود تو ہوتا ہے لیکن سویا ہوتا ہے۔اور ہم اُس کو بوقت ضرورت بیدار کر لیں۔اور خداوند سے جو چاہیں مانگ لیں۔اِس بات پر ایمان رکھنا کہ جو کچھ ہم اُس سے مانگتے ہیں ہمیں دینے کی قدرت رکھتا ہے۔جبکہ اپنے دل کی گہرائیوں میں اِس بات پر ایمان رکھنا کہ وہ ایسا ہی کرے گا ایک الگ بات ہے۔جس ایمان کا ذکر خداوند یسوع مسیح یہاں پر کر رہے ہیں وہ ایسا ایمان نہیں جو یہ کہے کہ ''وہ کر سکتا ہے'' بلکہ ''وہ ایسا کرے گا۔''اِس قسم کا ایمان خدا کی طرف سے ایک خاص نعمت ہے جو کسی خاص صورتِ حال کے لئے خدا کی طرف سے ملتا ہے۔اور ایسے لوگوں کو ملتا ہے جنہیں خدا کسی خاص کام کو سرانجام دینے کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔جب خدا کچھ کرنا چاہتا ہے تو پھر وہ کسی کو یہ ایمان عطا کرے گا کہ وُہی کچھ ظہور پذیر ہو جو خدا کی مرضی اور ارادہ ہے۔اکثر و بیشتر ایسا ایمان بڑا خاص ہوتا ہے۔ہوسکتا ہے کہ آپ کو کسی خاص کام کی انجام دہی کے لئے خدا کی طرف سے خاص ایمان عطا ہو لیکن کسی اور کام کے لئے آپ کے پاس ویسا ایمان نہ ہو۔

اگر ہم اپنی دُعاؤں کے جوابات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایمان انتہائی ضروری ہے۔ایمان کا فقدان (کمی) دُعا میں رکاوٹ کا باعث ہوتا ہے۔مرقس 11:25 میں خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ہمارے شکستہ تعلقات بھی ہماری دُعاؤں کے جوابات آنے میں رکاوٹ کا باعث ہو سکتے ہیں۔اگر آپ اپنے بھائی یا بہن کو معاف کرنے سے انکار کر دیں تو پھر آسمانی باپ بھی آپ کو معاف نہیں کرے گا۔اگر ہمارے آپس کے باہمی تعلقات اچھے نہ ہوں تو پھر ہم اپنی دُعاؤں کے جواب میں عظیم کام ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکیں گے۔کچھ اور اہم سچائیاں ہیں جو ہم اِس کہانی میں دیکھ سکتے ہیں۔غور کریں کہ ہم سب باتوں کے لئے خدا پر بھروسہ اور انحصار کرتے ہیں۔شاگرد اِس بات پر متعجب تھے کہ اَنجیر کا وہ درخت اِس قدر جلد کیسے سُوکھ گیا۔لمحہ بھر میں اُس کے پتے گرنے شروع ہو گئے اور وہ سُوکھنے لگا۔جو کچھ اُس اَنجیر کے درخت تعلق سے دُرست ہے ہمارے لئے بھی بالکل ویسا ہی ہے۔ہمیں بھی اپنی زندگی،سانسوں اور

اپنی خدمت میں پھل لانے کے لئے یسوع پر بھروسہ کرنا ہے۔ ایک ہی لمحہ میں، وہ سب کچھ جو ہمارے پاس ہے خداوند اسے واپس لینے کی قدرت رکھتا ہے۔ اُس کی برکات کے بغیر ہماری ساری خدمات بے ثمر ہوں گی۔ ساری کاوشیں بے سود اور ساری محنت بے پھل اور رائیگاں جائے گی۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اگرچہ انجیر کا موسم نہیں تھا تو بھی خداوند نے اُس انجیر کے درخت پر لعنت کی۔ اس لئے کہ جب خداوند یسوع مسیح اُس کے پاس آئے تو اُس درخت کے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ روحانی پھل کا کوئی موسم نہیں ہوتا۔ خداوند اِس بات کی توقع کرتے ہیں کہ ہم ہر موسم میں پھل لائیں۔ وہ اِس بات کی توقع کرتے ہیں کہ جب بھی خداوند ہمارے پاس آئیں تو ہمارے پاس اُن کو پیش کرنے کے لئے پھل موجود ہو۔

اِس بات پر بھی توجہ کریں کہ خداوند یسوع مسیح نے اُس درخت سے پیداواری صلاحیت کو واپس لے لیا کیوں کہ وہ پھل پیدا نہیں کر رہا تھا۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ ہم اپنی بے وفائی اور بے پھل ہونے کی وجہ سے وہ سب کچھ کھو دیں جو ہمارے پاس ہے؟ کیا ممکن ہے کہ اگر ہم سونپی گئی ذمہ داریاں اچھے طریقہ سے نہ نبھائیں تو ہم سے وہ ذمہ داریاں واپس لے لی جائیں گی؟ مکاشفہ 2 باب میں، خداوند نے اِفسس کی کلیسیا کو بتایا کہ وہ اُس کے چراغدان کو اُس کی جگہ سے ہٹا دے گا کیوں کہ اُس نے پہلی سی محبت چھوڑ دی تھی۔ اگر ہم اپنے توڑے (منسٹریز) کو خدا کے جلال کے لئے استعمال کرنے میں ناکام رہے تو پھر کون سی چیز خداوند کو روک سکتی ہے کہ وہ ہم سے اُن صلاحیتوں، لیاقتوں اور توڑوں کو واپس نہ لے جو اُس نے ہمیں اپنی بادشاہی کے لئے عطا کئے ہیں؟

چند غور طلب باتیں

☆ ۔ہم اپنی زندگیوں اور منسٹریز میں خداوند کی جاری وساری برکات کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆ ۔خداوند نے آپ کو خدمت کی کون سی نعمتیں عطا کی ہیں؟ کیا آپ اُن نعمتوں کو خداوند کے جلال کے لئے استعمال کرنے میں وفادار رہے ہیں؟

☆ ۔کیا آپ کی زندگی میں ایسے اوقات آئے ہیں جب خدا نے آپ کو کسی ایسے کام کے لئے خاص ایمان عطا کیا جس کام کی انجام دہی کے لئے اُس نے آپ کو بلایا تھا۔اُس ایمان کا کیا نتیجہ تھا؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔آج خدا نے آپ کو کون سی خدمت کے لئے بلایا ہے؟ خدا سے کہیں کہ وہ آپ کو اپنے جلال کے لئے اُس کام کی انجام دہی کے لئے خاص ایمان عطا فرمائے۔

☆ ۔ اُس اختیار کیلئے خداوند کے شکر گزار رہوں جو اُس نے بطور ایماندار ہمیں عطا کیا ہے۔

☆ ۔خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں کہ آپ اپنی زندگی کیلئے اُس کی راہنمائی کو دیکھ سکیں اور وہ آپ کو اِس قابل بنائے کہ آپ اُس کے جلال کے لئے پھل پیدا کرنے میں وفادار ہو سکیں۔

باب 4

مسیح کے اختیار پر اعتراض کیا جاتا ہے

متی 21:23-27 ☆ مرقس 11:27-33 ☆ لوقا 20:1-8 پڑھیں

عیدِ فسح قریب تھی۔ لوگ یروشلیم میں فراہم ہورہے تھے۔ وہ خداوند یسوع مسیح کی باتوں میں دلچسپی لے رہے تھے۔ لیکن یہ بات کسی طور پر بھی اُن روحانی قائدین کو اچھی نہ لگتی تھی جو اُس کے قتل کی کوئی وجہ تلاش کر رہے تھے۔ اِس خاص موقع پر خداوند یسوع مسیح ہیکل کے برآمدہ میں تعلیم دے رہے تھے۔ کاہنوں اور شرع کے عالموں نے اُن سے پوچھا کہ وہ کس اختیار سے تعلیم دیتا اور معجزات کرتا ہے۔ یہاں پر اُن کا مقصد یسوع کے اختیار پر اعتراض کرنا تھا۔ وہ بھیڑ پر یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ یسوع اُس دَور کے رائج ایمان کے مطابق نہیں بلکہ اپنی طرف سے خدمت گزاری کا کام کر رہا ہے۔

خداوند یسوع مسیح کو معلوم تھا کہ یہ راہنما کیا کر رہے ہیں۔ اُن کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اُنہوں نے یہ کہا کہ اگر وہ پہلے اُس کے سوال کا جواب دیں تو پھر وہ اُن کے سوال کا جواب دے گا۔ پھر اُس نے اُن سے پوچھا۔ ''یوحنا کا بپتسمہ کہاں سے تھا؟ آسمان کی طرف سے یا انسان کی طرف سے؟ وہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر ہم کہیں آسمان کی طرف سے تو وہ ہم سے کہے گا پھر تم نے کیوں اُس کا یقین نہ کیا؟'' (متی 21:25) یہ ایک بہت اہم سوال تھا۔ یہ سوال پوچھنے سے خداوند یسوع مسیح اُن راہنماؤں کو اپنی خدمت کے آغاز کی طرف لے آئے۔ اُنہوں نے اُنہیں اُس دن کی یاد دلائی جب یوحنا نے دُنیا کو اُس کا (یسوع کا) تعارف کرایا تھا۔ یوحنا نے واضح طور پر یہ کہا کہ وہ اِس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ یسوع خدا کا برّہ ہے جو جہان کے گناہ اُٹھا لئے جاتا ہے۔ (یوحنا 1:29 دیکھیں) یوحنا نے اُن لوگوں کو بپتسمہ دیا جو اُس کے پاس آئے۔ اُس نے اُنہیں یہ بتایا کہ اُنہیں اپنے گناہوں کا اقرار کر کے خدا کے ساتھ صلح کرنی چاہئے اور آنے والے مسیح کے لئے تیار رہو جائیں۔ یوحنا کو اِس بات پر کوئی شک نہیں تھا کہ یسوع ہی مسیح ہے۔

ہوسکتا ہے کہ اُس روز وہاں پر ایک ایسا جمِ غفیر (بہت بڑی بھیڑ) موجود ہو جنہوں نے یوحنا سے بپتسمہ لیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ بعض مذہبی راہنماؤں نے بھی یسوع مسیح کو قبول کرتے ہوئے یوحنا سے بپتسمہ لیا ہو۔ یوحنا نے یسوع

کو بھی بپتسمہ دیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے یسوع پر اُس وقت روح القدس کو کبوتر کی مانند نازل ہوتے دیکھا تھا جب یوحنا نے اُسے بپتسمہ دیا تھا۔ اُنہوں نے یہ آواز بھی سنی تھی کہ یسوع خدا کا پیارا بیٹا ہے اُس کی سنو۔ خداوند یسوع مسیح مذہبی قائدین کو یہ کہہ رہے تھے کہ وہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کی باتوں پر غور کریں جس نے یہ منادی کی تھی کہ وہی (یسوع) مسیح ہے۔ اُس نے اُنہیں اُس کبوتر (روح القدس) کی یاد بھی دلائی جو اُس روز اُس پر آٹھہرا تھا۔ وہ اُنہیں اِس بات کا چیلنج پیش کر رہا تھا کہ وہ پھر سے اُس آواز کو سنیں جو آسمان سے آئی اور اُسے خدا کا بیٹا قرار دیا تھا۔ کس نے اُسے خدمت کا اختیار بخشا تھا؟ اگر وہ اِن سب باتوں پر غور کرتے تو وہ خود ہی اپنے سوال کا جواب دے دیتے۔ یہ بات اظہر من الشّمس (بالکل عیاں) تھی کہ یسوع کو خدا کی طرف سے اختیار ملا تھا۔

بہت سے لوگوں نے یوحنا کو خدا کا سچا نبی مان لیا تھا۔ جو کچھ اُس نے یسوع کے بارے کہا تھا اُنہوں نے اُس کا یقین کر لیا تھا۔ روحانی راہنما اِس بات کو سمجھتے تھے۔ وہ اِس بات کو سمجھتے تھے کہ اگر وہ بھیڑ کے سامنے یسوع کو یہ بتائیں کہ یوحنا کی خدمت اور بپتسمہ خدا کی طرف سے تھا تو پھر یسوع اُن سے کہے گا کہ وہ کیوں اُسے مسیح قبول نہیں کرتے اور اُس پر ایمان نہیں لاتے۔ دوسری طرف اگر وہ یوحنا کے بپتسمہ کا انکار کریں اور یہ کہیں کہ وہ محض انسانی تعلیم تھی تو پھر یہ بات بھی خارج از امکان نہیں تھی کہ اُنہیں لوگوں کے سخت ردِعمل کا سامنا کرنا پڑتا۔ مذہبی راہنماؤں نے یسوع کے سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ یسوع نے اُنہیں کہا کہ وہ بھی اُن کے اُس سوال کا جواب نہیں دے گا جو اُنہوں نے اُس کی تعلیم اور منادی کے تعلق سے کیا ہے۔

یہاں پر خداوند یسوع مسیح اور مذہبی راہنماؤں کے درمیان جو بات چیت ہوئی اِس کے تعلق سے ہمیں کچھ تفصیلات دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہماری زندگی میں بھی کچھ ایسے وقت آتے ہیں جب ہمیں بھی آغاز کی طرف جانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ میری زندگی میں بھی ایسے اوقات آئے جب دشمن نے میری خدمت اور اختیار پر سوال اُٹھایا۔ جب ہم موریشس کے جزیرہ پر رہتے تھے تو اُس وقت خدمت کا دباؤ از حد شدید ہو گیا۔ میں اِس بات پر مجبور ہو گیا کہ میں اُس وقت کی طرف لوٹوں جب میں نے شروع میں اپنے ذہن میں خدا کی آواز کو سنا تھا اور اپنی زندگی میں خدا کی بلاہٹ کو پھر سے جانچوں اور پرکھوں۔

عہدِ عتیق میں خدا نے کچھ خاص دن اور عیدیں مقرر کیں جنہیں منایا جانا لازمی تھا۔ خداوند نے ایسا اپنی بلاہٹ اور وعدوں کو لوگوں کے ذہنوں میں تازہ کرنے کے لئے کیا۔ وہ عیدِ فسح جو خداوند یسوع مسیح منانے کے لئے

یہاں پر آئے تھے یہ خدا کے لوگوں کی مصر کے جوئے اور غلامی سے رہائی کی یاد دلاتی تھی۔ خدا چاہتا تھا کہ وہ سب کچھ اُن کے ذہنوں میں بالکل تازہ رہے۔ وہ کبھی بھولنے نہ پائیں کہ خدا نے اُنہیں کس طرح مصر کی غلامی سے معجزات اور نشانات کے ساتھ بہت بڑی رہائی اور مخلصی بخشی تھی۔ وہ آج ہمیں بھی بلا رہا ہے کہ ہم اپنی بلاہٹ کو یاد کریں۔ اُس کے وعدوں اور اُس کی وفاداریوں کو پھر سے اپنے ذہنوں اور دلوں میں تازہ کریں۔ جب ہم ایسا کرتے ہیں تو پھر آنے والے مسائل اور آزمائشوں کے خلاف ہمارا عزم، حوصلہ اور جوش ایک نئی قوت اور تقویت پاتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح واپس اپنی دی گئی خدمت کی طرف لوٹے اور اپنی زندگی میں خدا کی بلاہٹ کی تصدیق سے حوصلہ اور تقویت پائی۔

دوسری بات جو ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ جب یسوع نے روحانی راہنماؤں کو یوحنا کی خدمت یاد دلائی تو وہ اُنہیں یوحنا کی المناک موت بھی یاد دلا رہے تھے۔ یوحنا کو اِس لئے مار دیا گیا کیوں کہ اُس نے کلام کی منادی کی تھی۔ اُس کی موت کا صدمہ ابھی تازہ ہی تھا اور وہاں پر موجود بھیڑ اُس غم کو بھلا نہ پائی تھی۔ ہیرودیس کے ہاتھوں یوحنا کی موت سے تمام یہودی برادری کو گہرا صدمہ پہنچا ہوگا۔ اِس سے اُنہیں اِس بات کی یاد دلائی گئی کہ بعض اوقات خدا کے سچے نبیوں کو بھی اپنی جان قربان کرنا پڑتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح کو اِس بات کا علم تھا کہ اُسے بھی ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ اُنہیں اِس بات کا علم تھا کہ یہ مذہبی قائدین اُسے بھی ہلاک کر ڈالیں گے۔

یہاں پر انتہائی توجہ اور قابلِ غور بات روحانی راہنماؤں کا ردِعمل ہے۔ جن باتوں پر اُن کا ایمان تھا وہ اُن کے لئے قائم رہنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ لوگ اُن کے سامنے رکاوٹ بنے ہوئے تھے۔ اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس میں قائلیت کی اتنی قوت ہو کہ لوگوں کے خوف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے (نظرانداز کرتے ہوئے) اُن باتوں کے لئے کھڑا ہو سکے جن پر اُن کا ایمان تھا۔ ہمارے دوَر میں بھی بہت سے ایسے راہنما موجود ہیں وہ ایسی باتوں کی منادی کرتے ہیں جو لوگ سننا پسند کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بائبل پر ایمان رکھنے والی کلیسیاؤں کو ایسے پیغام اور کسی خیال کی منادی کرنا بہت آسان معلوم ہوتا ہے جو قابلِ قبول اور تسلی بخش ہو۔ ہم یسوع کے دوَر کے مذہبی راہنماؤں کے پھندے میں پھنسنے کی جرأت نہیں کرتے۔ وہ اپنے آپ سے یہ سوال پوچھتے ہوئے اپنی بیان کی جانے والی بات کا تجزیہ کرتے ہیں۔ ''لوگ کیا سوچیں گے؟'' کیا آپ خدا کے کلام کو بیان کرنے کی بہ نسبت اِس بات کے لئے زیادہ فکرمند ہوتے ہیں کہ لوگ کیا سوچیں گے؟ اِس بات پر

لوگوں کا ردِعمل اور طرزِ فکر کیسا ہوگا؟

شیطان نے اُس وقت اپنا طریقہ تبدیل کر لیا جب روحانی قائدین یسوع کو رُسوا کرنے میں ناکام ہو گئے۔ شیطان نے یہودا میں داخل ہونے کا انتخاب کیا جو یسوع کا ایک شاگرد تھا۔ اُس نے اُسے اِس بات کے لئے اُبھارا کہ وہ سردار کاہنوں کے پاس جائے اور اُن سے یسوع کو پکڑوانے کے تعلق سے بات چیت اور معاہدہ کرے۔ اور بالاخر اُسے پکڑوا دے۔ لوقا 22:5 بیان کرتا ہے کہ مذہبی راہنما یہ سن کر خوش ہوئے اور یہوداہ کو یسوع کے پکڑوانے کے عوض پیسے دینے کے لئے تیار ہو گئے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے تعلیم دینے یا منادی کرنے کی آزمائش کے تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟ کیا آپ کبھی دوسروں کے منظورِ نظر ہونے کی آزمائش سے دوچار ہوئے ہیں؟

☆۔ یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع مسیح مذہبی راہنماؤں کے ساتھ کسی بحث مباحثہ میں نہیں پڑے۔ کیا کچھ ایسے اوقات بھی ہوتے ہیں جب خاموش رہنا بہتر ہوتا ہے؟

☆۔ کیا آپ کی خدمت اور بلاہٹ کو کسی چیلنج کا سامنا ہوا ہے؟ کیا آپ اُس خدمت کو سرانجام دے رہے ہیں جس کے لئے خداوند نے آپ کو بلایا ہے؟ آپ کو اِس بات سے کیا حوصلہ ملتا ہے کہ یسوع مسیح کی خدمت پر بھی اعتراض اُٹھائے گئے تھے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو اِس خوف سے رہائی دے کہ دوسرے آپ کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟

☆۔ جس طور سے خدا نے آپ کو بلایا اور آپ کی زندگی اور خدمت میں اپنی برکت، مدد اور فراہمی کا وعدہ کیا ہے اُس کے لئے خداوند کے شکر گزار ہوں، اُس سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے ذہن اور دل میں اُس بلاہٹ کو پھر سے تازہ کر دے۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ اپنی مرضی کو پورا کرنے کیلئے آپ کو بہت زیادہ جوش وخروش سے بھر دے۔

باب5

دو بیٹے

متی 32-28:21

خداوند یسوع مسیح فریسیوں اور شرع کے عالموں سے بات کر رہے ہیں جو ہیکل میں یسوع کے اختیار پر سوال اُٹھانے کے لئے آئے ہیں۔ وہ اُس کے اثر و رسوخ کو کمزور کرنے اور اُسے ہلاک کرنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈ رہے تھے۔

یسوع نے اُن کی ریاکاری بھانپ لی۔ یہ وہ لوگ تھے جو اپنی شہرت اور عزت کے بھوکے تھے۔ اُنہیں اس بات کی فکر تھی کہ لوگ سچائی سے بڑھ کر اُن کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ اُنہوں نے شریعت کے بارے بہت تعلیم دی اور اُس کے بارے میں کافی زیادہ بات چیت کی۔ لیکن وہ کبھی بھی اُس سچائی کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے تھے جو اُن کی تعلیم اور گفتگو کا حصہ ہوتی تھی۔

متی 21 باب میں یسوع مسیح نے ایک شخص کی تمثیل سنائی جس کے دو بیٹے تھے۔ وہ بڑے بیٹے کے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ تاکستان میں اُس کے ساتھ کام کرنے کو جائے۔ اُس نے جانے سے انکار کیا۔ کیوں کہ اُس کی اپنی مصروفیات تھیں۔ اور اُسے اس بات میں کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ اُس کا باپ اُس سے کیا کرنے کی توقع کرتا ہے۔ یسوع کے دَور میں، اِس بیٹے جیسے لوگ پائے جاتے تھے۔ کسبیاں، محصول لینے والے اور ایمان نہ لانے والوں نے مذہبی عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کی مطلق کوشش نہ کی۔ اُنہوں نے کھلم کھلا اِس بات کا اعلان و اظہار کیا کہ اُنہیں آسمانی باپ کی مرضی اور مقصد میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اُنہوں نے اعلانیہ ایسی زندگی کا چناؤ کیا جو گناہ آلودہ طرزِ زندگی سے عبارت تھی۔ وہ اُس بڑے بیٹے کی مانند تھے جو باپ کی مرضی کو پورا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ بڑا بیٹا پچھتایا۔ بالآخر اُسے اِس بات کی سمجھ لگ گئی کہ وہ غلط ہے۔ اُس نے باغیانہ روّیہ ترک کرتے ہوئے تاکستان میں جا کر باپ کے ساتھ کام کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

اُس آدمی کا ایک اور بیٹا بھی تھا۔ جب وہ چھوٹے بیٹے کے پاس گیا اور اُس سے بھی کہا کہ وہ تاکستان میں اُس کے ساتھ کام کرنے چلے تو غور کریں کہ اُس بیٹے نے انکار نہیں کیا بلکہ کہا کہ وہ اُس کے ساتھ تاکستان میں کام

کرنے جائے گا۔ یہاں پر دونوں کے جواب میں فرق پرغور کریں۔ پہلے بیٹے کے الفاظ سخت ہیں۔ ''میں نہیں جاؤں گا۔'' جبکہ دوسرا بیٹا یہ کہہ رہا ہے کہ ''اچھا جناب میں جاؤں گا۔''۔لفظ ''اچھا جناب'' پرغور کریں۔ یہ عزت واحترام کی اصطلاح ہے۔ چھوٹا بیٹا بڑے بیٹے کی بہ نسبت اپنے باپ کو نہایت واجب احترام وعزت کے ساتھ مخاطب کر رہا ہے۔ وہ دُرست الفاظ کا استعمال کر رہا ہے۔ ظاہری طور پر چھوٹا بیٹا 'پرمحبت، باادب اور انتہائی فرض شناس دکھائی دیتا ہے۔

اگرچہ چھوٹا بیٹا عزت واحترام کے تمام ظاہری نشانات ظاہر کر رہا ہے۔ تو بھی جو کچھ اُس نے کہا اُس کے مطابق عملی طور پر کچھ بھی نہیں کیا۔ اُس نے باپ کی مرضی کو اہمیت نہ دی اور کام کرنے کے لئے تاکستان میں نہ گیا۔ اُس کے قول وفعل میں تضاد پایا جاتا ہے۔ کہا کچھ اور کیا کچھ اور ہی۔

چھوٹا بیٹا اُس دور کے فریسیوں اور مذہبی راہنماؤں کی طرح تھا۔ اُنہیں دُعا میں دُرست الفاظ کا استعمال تو آتا تھا۔ اُنہیں اپنے باپ دادا کی روحانی روایات کا علم تھا۔ وہ شریعت کی تعلیم دے سکتے تھے اور اُس پر وعظ بھی کر سکتے تھے۔ اُنہیں مذہبی دُعائیں اور دُعائیں کرنے کے آداب بھی آتے تھے اور وہ مذہبی روایات کا علم بھی رکھتے تھے۔ تو بھی دوسرے بیٹے کی طرح وہ باپ کی مرضی اور مقصد کو قطعی طور پر پورا نہیں کرتے تھے۔

جب خداوند یسوع مسیح یہ تمثیل سنا چکے تو حاضرین سے پوچھا کہ کونسا بیٹا باپ کی مرضی کو بجالایا۔ ہر ایک اِس بات پر متفق تھا کہ بڑے بیٹے نے توبہ کر کے تاکستان میں جا کر اپنے باپ کی مرضی کو پورا کیا۔ پھر خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں کو یاد دلاتے ہوئے اِس تمثیل کا اطلاق فریسیوں پر کیا کہ محصول لینے والے اور کسبیاں اُن سے پہلے خدا کی بادشاہی میں داخل ہوتی ہیں۔ اُن کی مذہبی روایات اُنہیں خدا کے ساتھ صلح کے بند میں باندھنے سے قاصر تھیں۔

یسوع کے دور میں، کسبیاں اور گنہگار اُس کے قدموں میں گر کر اپنے گناہوں کا اقرار کرتے تھے۔ محصول لینے والوں نے توبہ کی اور جو کچھ ناجائز طور پر کمایا تھا واپس کر دیا۔ مذہبی راہنماؤں نے اُس کے اختیار کو رد کیا وہ اُس کے اختیار کو کمزور کرنا چاہتے تھے۔ یہ گنہگار ہی تھے جو اُسے قبول کر کے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہو رہے تھے۔ روحانی قائدین اپنی روایات سے باہر نہ نکل سکے۔ خداوند یسوع مسیح نے روحانی قائدین سے یہ پوچھا تھا کہ یوحنا کا بپتسمہ خدا کی طرف سے تھا یا پھر آدمی کی طرف سے۔ وہ اُسے جواب نہ دے سکے۔ خداوند نے اُنہیں یاد دلایا کہ یوحنا منادی کرتا اور خدا کی راستبازی کی راہوں کو ظاہر کرتا ہوا آیا۔ اُس نے دُنیا میں یسوع

متعارف کرانے سے ایسا کیا۔ اُس دَور کے روحانی راہنماؤں نے اُس کے پیغام کو قبول نہ کیا۔ گنہگار محصول لینے والوں اور کسبیوں نے وہ سب کچھ قبول کر لیا جو یوحنا نے بیان کیا تھا۔ اُنہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور یسوع پر ایمان لے آئے۔ ایسے لوگ جو ظاہری طور پر بڑے روحانی معلوم ہوتے تھے دراصل خداوند سے بہت دُور تھے۔ اپنے آپ کو گناہگار جاننے والوں کی بہ نسبت اُن لوگوں تک رسائی قدرے مشکل ہوتی ہے جو اپنے آپ کو بہت روحانی سمجھتے ہیں۔ خدا ظاہری چیزوں سے دھوکہ نہیں کھاتا۔ کیوں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔ خداوند ہماری گفتگو سے زیادہ ہمارے دل کی حالت پر نظر کرتا ہے۔ کیا ہم اُس بڑے بیٹے کی مانند ہیں جس نے توبہ کی اور اپنے باپ کی مرضی کو بجالیا یا پھر اُس چھوٹے بیٹے کی مانند ہیں جس نے ظاہری طور پر بہت اچھا ردِعمل ظاہر کیا لیکن اپنے باپ کی تابعداری نہ کی؟

چند غور طلب باتیں

☆۔ آج آپ کس بیٹے کی مانند ہیں؟

☆۔ یہ حوالہ اپنے ایمان پر "عمل نہ کہ باتیں" کے بارے میں ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟

☆۔ ہم توبہ کرنے اور خدا کے ساتھ تعلقات درست کرنے کے اہمیت کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟ کیا آج آپ خدا کے ساتھ راست زندگی بسر کر رہے ہیں؟

☆۔ کچھ دیر کے لئے جائزہ لیں کہ آپ کس طرح خدا کے ساتھ چل رہے ہیں۔ کیا آپ مخلص دل کے ساتھ اُس کے ساتھ چل رہے ہیں؟ کیا آپ یسوع کے دَور کے مذہبی راہنماؤں کی طرح لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش میں مشغول و مصروف ہو کر رہ گئے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے فضل و توفیق مانگیں کہ آپ نہ صرف زبانی کلامی بلکہ اپنے ایمان و اعمال میں بھی مخلص ہوں۔

☆۔ خداوند کے شکر گزار ہوں کہ وہ ہمیں تمثیل میں موجود پہلے بیٹے کی طرح توبہ کرنے کی توفیق عطا کرتا ہے۔

☆۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کی کلیسیا میں جنبش کرے اور لوگوں کے دلوں اور اعمال میں راستی پیدا کرے۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ ریاکاری کو دُور کر دے۔

باب 6

تاکستان کے بدکار ٹھیکیدار

متی 46-33:21 ☆مرقس 12-1:12 ☆لوقا 19-9:20 پڑھیں

اِس حصہ میں خداوند یسوع مسیح نے ایک اور تمثیل کہی، یہ تمثیل اِس تعلق سے ہے کہ کس طرح اُس دَور کے روحانی قائدین خداوند اور اُس کے کام کو رد کر دیں گے۔ یہ تمثیل اُس زمیندار کے بارے میں ہے جس نے ایک تاکستان لگایا۔ اُس نے اُس کے گرد ایک دیوار بنائی۔ اور مے بنانے کے لئے ایک حوض بھی کھودا۔ اُس نے اُس تاکستان کی نگہبانی کے لئے ایک محافظ مقرر کیا۔ اُس نے یہ تاکستان ٹھیکے پر دے دیا اور خود سفر پر چلا گیا۔

اِس تمثیل میں ہمیں بہت سی باتیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ خدا نے بطور ایک زمیندار تاکستان میں بہت بڑی فصل کی محافظت کو یقینی بنانے کے لئے ہر ممکن سب کچھ کر دیا ہے۔ وہ اپنی بادشاہت قائم کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اِس کے لئے اُس نے سب کچھ سرانجام دے دیا ہے۔ اُس نے ہمیں اپنی بادشاہت کے کام کے لئے اپنے روح القدس کی قوت اور طاقت سے ملبس کر دیا ہے۔ اُس نے ہماری محافظت کا وعدہ کیا ہے اور جب ہم اُس کا کام سرانجام دیتے ہیں تو وہ ہمیں اپنے ہاتھوں میں سنبھالے رہتا ہے۔

دوسرا نکتہ جس پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ تاکستان کا مالک فصل کی توقع کر رہا تھا۔ اسی موسم کے لئے تو اُس نے حوض کھودا تھا۔ اُس کی یہ توقع تھی کہ تاک میں پھل لگے اور پھر وہ وقت آئے جب حوض میں اعلیٰ قسم کی مے پیدا ہو۔ ہماری زندگیوں سے بھی خدا پھل کی توقع کرتا ہے۔ وہ اِس بات کی توقع کرتا ہے کہ ہم اُسکی طرف سے عطا کردہ صلاحیتوں، لیاقتوں اور خوبیوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اُس کی بادشاہی کے لئے پھل پیدا کریں۔

جب فصل کی کٹائی کا وقت آیا، تاکستان کے مالک نے اپنے نوکروں کو کسانوں کے پاس بھیجا جنھوں نے وہ تاکستان ٹھیکے پر لیا تھا تاکہ وہ اُن سے فصل حاصل کر سکے۔ جب نوکر وہاں پر پہنچے تو کسانوں نے ایک کو مارا، دوسرے کو ہلاک کر دیا اور تیسرے کو سنگسار کر دیا۔ (متی 35:21)

جب مالک نے دیکھا کہ اُنہوں نے اُس کے نوکروں سے ایسا سلوک کیا تو اُس نے اُن کے پاس مزید نوکروں کو بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اُن کا ردِعمل اب بھی ظالمانہ اور احمقانہ تھا۔ مالک نے بار بار اپنے نوکروں کو بھیجا اور ہر بار کسانوں نے اُن نوکروں کو مار بھگایا، اُن کو زخمی کیا اور بعض کو ہلاک بھی کر ڈالا جو فصل کے حصول کے لئے اُن کے پاس گئے تھے۔

جب مالک نے وہ سب دیکھا جو تاکستان کے ٹھیکداروں نے اُس کے نوکروں کے ساتھ کیا تھا تو پھر اُس نے اپنے بیٹے کو بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے خیال کیا کہ نوکروں کی نہ سہی کم از کم وہ اُس کے بیٹے کی عزت اور لحاظ تو ضرور کریں گے۔ کیوں کہ وہ صاحبِ اختیار ہے۔

جب کسانوں نے اُس کے بیٹے کو آتے ہوئے دیکھا تو آپس میں کہنے لگے، ''یہی وارث ہے، آؤ اُسے ہلاک کر ڈالیں تاکہ میراث ہماری ہو جائے۔'' اُنہوں نے بیٹے کو بھی ہلاک کر ڈالا۔

یہ تمثیل بنی اسرائیل سے متعلق ہے۔ خداوند نے اُنہیں ایک سرزمین عطا کی۔ اُس نے اُنہیں اپنے خادمین ہونے کے لئے بلایا۔ اُس کے خادم ہوتے ہوئے اُنہیں اُس کے لئے روحانی پھل پیدا کرنا تھا۔ جب وہ پھل نہیں لا رہے تھے تو خدا نے اپنے انبیاءؑ کو اُن کے پاس بھیجا۔ اُنہوں نے بعض کو سنگسار کیا۔ بعض کو مار بھگایا اور بعض کو ہلاک کر ڈالا۔ جب اُنہوں نے اُس کے نبیوں کی باتوں پر کان نہ لگایا تو خدا نے اپنے پیارے بیٹے خداوند یسوع مسیح ناصری کو بھیجا۔ اُنہوں نے اُسے بھی ہلاک کر ڈالا۔

غور کریں کہ کس طرح باغبانوں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا کہ وہ خود ہی زمین کے مالک اور وہی پھل کے بھی حق دار ہیں۔ وہ یہ بھول ہی گئے کہ اُنہوں نے زمین محض ٹھیکے پر لی ہوئی ہے۔ ہمارے لئے اِس طرح کے پھندے میں پھنس جانا کس قدر آسان ہے۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے خدا سے مستعار (اُدھار مانگا ہوا ہے) لیا ہوا ہے۔ ہم اِس حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ خداوند نے جو کچھ ہمیں دیا ہے وہ اُس کا پھل بھی مانگتا ہے۔ ایک دیانتدار ٹھیکے دار ہوتے ہوئے ہمیں اُس زمین کی دیکھ بھال کرنی ہے جو کہ ہماری نہیں ہے۔ ہمیں اِس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین (سننے والے) کو بتایا کہ مالک شریر ٹھیکے داروں سے کیا سلوک کرے گا۔ وہ سختی سے اُن کی عدالت کرے گا اور اُن سے زمین کا اختیار لے کر اُن کو دے گا جو اُس کے لئے فصل پیدا کر سکیں۔

یہ آیت بہت زبردست ہے۔ یہ آیت ہمیں خدا کی طرف سے ملنے والی نعمتوں، برکات اور جائیداد واملاک کی اہمیت اور اُن کے استعمال میں وفادار رہنے کی اہمیت یاد دلاتی ہے۔ جو کچھ خدا نے ہمیں دیا ہے اِس تعلق سے ہمیں کس قدر وفادار اور محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم خدا کی طرف سے ملنے والی نعمت و برکات کو استعمال میں نہیں لاتے تو پھر وہ ایسے لوگ تلاش کر لے گا جو اُس کی نعمتوں، توڑوں اور برکات کو اُس کی بادشاہی کی وسعت کے لئے استعمال کریں۔ لیکن ہم اُس کی برکت اور اَجر کھو دیں گے۔

جو لوگ اُس دن وہاں پر موجود تھے اُنہوں نے یسوع کی باتیں سن کر یہ کہتے ہوئے اپنا ردِعمل ظاہر کیا۔

''اُنہوں نے یہ سن کر کہا۔ خدا نہ کرے۔'' (لوقا 16:20)

جو کچھ خداوند کہہ رہے تھے اُنہیں بجا طور پر اُس کی سمجھ آ گئی کہ خدا کے برگزیدہ لوگوں کے طور پر اُنہیں جو شرف و استحقاق حاصل ہے اُن سے لے لیا جائے گا۔ خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں زبور نویس کی پیش گوئی یاد دلائی ۔ خداوند یسوع مسیح نے زبور 118:22-23 کا حوالہ دیا۔ جہاں زبور نویس نے کہا

''جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔'' زبور نویس نے اِس بات کی پیش گوئی کی کہ وہی پتھر جس پر خدا کی بادشاہی تعمیر ہونی ہے اُسی پتھر کو رد کر دیا جائے گا۔ ایسا ہونے سے بہت عرصہ قبل زبور نویس نے اِس بات کی پیش گوئی کر دی کہ اُس کے لوگ اُس کو رد کر دیں گے۔ خداوند یسوع نے سامعین کو بتایا کہ جو کچھ اُس پتھر پر گرے گا اُس کے ٹکڑے ٹکرے ہو جائے گا۔ لیکن جس پر وہ گرے گا اُسے پیس ڈالے گا۔ اِس بیان کو اور بھی زیادہ غور سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔

خداوند یسوع مسیح بطور کونے کے سرے کا پتھر بہت سے لوگوں کے لئے ٹھوکر کھانے کی چٹان بھی ہو گا۔ اُس کے دوَر میں، بہت سے لوگ اِس بات کو سمجھ نہ سکے کہ وہ کیسے مسیح ہو سکے گا۔ جبکہ اُن کے اردگرد بہت سے گناہگار اپنے دلوں کو مسیح کے لئے کھول رہے اور اُس کی فتح کا تجربہ کر رہے تھے۔ جبکہ یہودی قائدین اُسی مسیح سے ٹھوکر کھا کر زخمی ہو رہے تھے۔

خداوند یسوع مسیح نہ صرف ٹھوکر لگنے کا پتھر بلکہ ایک دن ہمارا منصف بھی ہو گا۔ یہی عظیم کونے کے سرے کا پتھر اُن پر آ گرے گا جنہوں نے اُسے رد کیا تھا۔ جب وہ روزِ عدالت اُن پر گرے گا تو وہ نیست و نابود ہو جائیں گے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے رد کرنے والوں کے انتباہ کے طور پر اِس حوالہ کو استعمال کیا کہ اُسے رد کرنا کس قدر خطرناک ہے۔

جب سردار کاہنوں اور فریسیوں نے یہ تمثیل سنی تو سمجھ گئے کہ وہ اُنہی کے بارے میں یہ تمثیل بیان کر رہے ہیں۔ اُنہیں معلوم تھا کہ وہ مسیح ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ وہ جانتے تھے کہ وہ اُنہیں عدالت کے بارے انتباہ کر رہا ہے کیوں کہ اُنہوں نے اُسے رد کیا تھا۔ خدا کی بادشاہی اُن سے لے کر کسی اور کو دے دی جائے گی کیوں کہ وہ پھل نہ لا سکے۔ ایسی باتیں اُن کے دلوں پر گویا ضربِ کاری تھیں۔ وہ اُسے وہیں پر گرفتار تو کر لیتے پر نہیں چاہتے تھے کہ لوگوں میں ہلچل پیدا ہو، اِس لئے وہ اُسے وہی چھوڑ کر چلے گئے۔

کئی ایک طریقوں سے یہ حوالہ ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں خدا کی طرف سے عطا ہونے والی ہر ایک نعمت، برکت، صلاحیت اور خوبی کے استعمال میں وفاداری سے کام لینا چاہئے۔ اگر ہم وفادار نہ رہیں تو اِس بات کی کیا ضمانت ہے کہ خدا اپنی برکات اور بلاہٹ کو واپس نہیں لے گا؟ دوسری اہم بات یہ ہے کہ آج جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے ہمیں امانت کے طور پر دیا گیا ہے۔ ہم محض مختار ہیں۔ یعنی ہمیں سونپی گئی چیزوں کی دیکھ بھال کرنی ہے جن کے ہم مالک نہیں ہیں۔

آخری بات ہمیں اِس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اُس دَور کے روحانی راہنماؤں کی طرح یسوع کو رد کرنا ایک سنجیدہ معاملہ ہے۔ ہم تو اُس کی طرف پشت پھیرنے کی جسارت نہیں کرتے۔ کیوں کہ روزِ عدالت جن پر وہ گرے گا وہ کچلے جائیں گے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔جو کچھ ہمارے پاس ہے اُس پر خدا کے حق کے بارے میں ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟ کیا آپ وہ سب کچھ جو پہلے ہی اُس کا ہے اُسے دینے کے تعلق سے شش و پنج کا شکار ہیں؟

☆۔خدا نے آپ کو کیسی نعمتیں اور صلاحتیوں سے نوازا ہے؟ یہ کیوں کر اہم ہے کہ ہم اُن نعمتوں اور صلاحیتوں کو اُس کے جلال اور بادشاہی کے کام کے لئے استعمال کرنے میں وفادار رہیں۔

☆۔خداوند یسوع مسیح کی طرف پشت پھیرنا اِس قدر خطرناک کیوں ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے مدد اور توفیق مانگیں کہ آپ (خداداد) اپنی نعمتیں اور صلاحیتیں اُس کے لئے استعمال کر سکیں۔

☆۔اِس بات کے لئے اُس کے شکرگزار ہوں کہ اُس نے آپ کو اِس دُنیا میں اپنی بادشاہت کی وسعت کے لئے استعمال کرنے کے لئے چن لیا ہے۔

☆۔کیا آج آپ خداوند کو اپنے نجات دہندہ کے طور پر جانتے ہیں؟ اِس بات کے لئے خداوند کے شکرگزار ہوں کہ آپ اُس کی عدالت سے بچ گئے ہیں۔

☆۔کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جس پر روزِ عدالت کونے کے سرے کا پتھر گرے گا؟ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ نجات کے لئے اُس شخص کی آنکھیں کھول دے تاکہ وہ خداوند یسوع مسیح کو بطور نجات دہندہ دیکھ سکے۔

باب 7

شادی کی ضیافت

متی 22:1-14 پڑھیں

بھیڑ اِس تعلق سے شش و پنج کا شکار تھی کہ یسوع کب اپنی بادشاہی قائم کرے گا۔ جو بادشاہی خداوند یسوع مسیح قائم کرنے والے تھے اُن کا تصورِ بادشاہت اِس سے کہیں مختلف تھا۔ اِس تمثیل میں خداوند یسوع مسیح نے بادشاہت کی نوعیت کو بیان کیا ہے۔

یہاں پر خداوند یسوع مسیح نے آسمان کی بادشاہت کو شادی کی ایک ضیافت سے تشبیہ دی ہے۔ بادشاہ نے اپنے نوکروں کو بھیجا تاکہ وہ مہمانوں کو ضیافت میں مدعو کریں۔ عہدِ عتیق کے انبیاء اکرام ایسے خادمین کی عکاسی کرتے ہیں جو لوگوں کو خدا کی طرف رجوع لانے کی دعوت دینے کے لئے بھیجے گئے۔ اِس تمثیل میں خدا کی پیش کردہ بہت بڑی نجات کی تصویر بھی نظر آتی ہے۔ شادی کی ضیافت میں دعوت کو اچھے طریقے سے قبول نہ کیا گیا۔ مدعو کئے گئے مہمانوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ خداوند یسوع مسیح کے دوَر کے یہودیوں نے اُسے مسیح قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

جب بادشاہ نے دیکھا کہ مدعو مہمانوں نے شادی کی ضیافت میں آنے سے انکار کر دیا ہے تو اُس نے کچھ اور نوکروں کو اُنہیں ضیافت میں شرکت پر آمادہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ بیل اور پلے ہوئے بچھڑے ذبح کئے گئے ہیں اور کھانے کی ہر ایک چیز تیار ہو چکی ہے۔ مہمانوں کو صرف آ کر ضیافت سے لطف اندوز ہونا ہے۔ ایک دفعہ پھر مہمانوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ اُن میں سے بعض نے نوکروں کو پکڑ کر مارا۔ اُن سے بدسلوکی کی۔ یہودی قوم نے خدا کے بھیجے ہوئے نبیوں کے ساتھ ایسا ہی کیا۔

بادشاہ بہت غضبناک ہوا۔ اُس نے فوج کو بھیجا کہ وہ اُنہیں ہلاک کریں جنہوں نے اُس کے نوکروں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اُس فوج نے شہر کو جلا دیا۔ عہدِ عتیق میں ہم دیکھتے ہیں کہ اسوری قوم اور بابل کے باشندوں نے اُس قوم کو برباد کر دیا جو خدا نے اپنے لوگوں کو دی تھی اور ان کے شہر یروشلیم کو جلا ڈالا۔

پھر بادشاہ نے اپنے نوکروں کو بتایا کہ وہ گلیوں اور بازاروں میں جا کر جو ملے اُسے ضیافت میں مدعو

کریں کیوں کہ ضیافت تیار ہو چکی ہے اور لازم ہے کہ وہ ضائع نہ ہو جائے۔

نوکر گلیوں اور بازاروں میں گئے اور جو بھی ملا اُسے لے آئے۔ آخر میں، ضیافت کی جگہ مہمانوں سے بھر گئی۔ اور وہ ضیافت سے لطف اندوز ہونے لگے۔ ہر طرح کے لوگ وہاں پر موجود تھے۔ کچھ ایسے بھی تھے جو کسی بازارِ حسن سے تشریف لائے تھے۔ جرائم پیشہ لوگ بھی وہاں پر تھے۔ جبکہ اچھے با اخلاق اور مذہبی قسم کے لوگ بھی وہاں پر موجود ہوں گے۔ وہ سب ضیافت کی میز پر بیٹھ کر کھانے سے لطف اندوز ہونے لگے۔ بادشاہ ہر قسم کے لوگوں کے پاس گیا۔ وہ سب کو اپنے پاس آنے کی دعوت دیتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ معاشرے میں نیک نام نہ ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ ناگفتہ بہ (نہایت بُری اور ناخوشگوار حالات پر مبنی) زندگی بسر کر رہے ہوں۔ تو بھی آپ کو ضیافت میں شریک ہونے کی دعوت ہے۔ آپ جیسے بھی ہیں دعوت کو قبول کر کے آنے والے بنیں وہ آپ کو قبول کر لے گا۔

جب بادشاہ اپنے مہمانوں کا جائزہ لے رہا تھا۔ اُس کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو شادی کا لباس پہنے ہوئے نہیں تھا۔ ''اُس نے اُس سے کہا میاں تُو شادی کی پوشاک پہنے بغیر یہاں کیوں کر آ گیا؟'' (متی 12:22) اُس آدمی کا منہ بند ہو گیا۔ جب بادشاہ نے دیکھا کہ اُسے کوئی جواب نہیں آ رہا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اُس کے ہاتھ اور پاؤں باندھ کر باہر اندھیرے میں ڈال دو جہاں انتہائی دُکھ اور تکلیف ہوگی۔ یہاں پر ہمیں کچھ تفصیلات دیکھنے کی ضرورت ہیں۔ اگر چہ یہ دعوت ہر اُس شخص کے لئے تھی جو دعوت کو قبول کرتا تو بھی اُس کے کچھ تقاضے تھے۔ ضیافت میں شریک ہونے والے مہمانوں کے لئے لازم تھا کہ وہ عروسی ملبوسات (شادی کے کپڑے) زیب تن کریں۔ یہ عروسی ملبوسات کیا ہیں؟ شادی کا لباس معافی اور دُلہے سے عقیدت و محبت کی علامت ہے۔ ضیافت میں شریک ہونے والوں کے لئے لازم ہے کہ اُن کے گناہ معاف کئے گئے ہوں۔ اُن کے لئے مسیح کی راستبازی کا لباس پہننا لازمی ہے۔ اُن کے لئے انتہائی ضروری اور لازمی ہے کہ وہ مسیح یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کریں اور اُس کے صلیب پر کئے گئے کام کے وسیلہ سے خود کو ڈھانپیں۔ شادی کی ضیافت میں ہر شعبۂ زندگی سے لوگ آئیں گے لیکن ایک چیز اُن میں مشترک ہوگی۔ وہ یسوع کے خون سے معاف اور دُھلے ہوئے اور مسیح کی راستبازی سے ملبس ہوں گے۔

شادی کی ضیافت میں ایک ایسا شخص تھا جس نے مسیح کی راستبازی کا لباس نہیں پہنا تھا۔ وہ حقیقی ایماندار نہیں تھا۔ وہ ایک ریاکار تھا۔ اُسے اُس ضیافت میں شریک ہونے کا کوئی حق نہیں تھا۔ ہمیں اپنے درمیان ایسے لوگ

دیکھ کر تعجب نہیں ہونا چاہئے۔اُن میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے آپ کو یہ سوچ کر دھوکہ دیا ہے کہ وہ اچھے مسیحی ہیں۔وہ کسی طور پر بھی مسیح کے صلیب پر سرانجام دیئے گئے کام پر بھروسہ اور تکیہ نہیں کرتے۔اُن کا تکیہ اور بھروسہ راستبازی کے اپنے نیک اعمال وافعال اور اپنی دوَڑ دھوپ پر ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اِس تمثیل کا یہ نتیجہ نکالا کہ "بلائے ہوئے تو بہت ہیں لیکن برگزیدہ تھوڑے ہیں۔" دعوت نامہ مہمانوں تک پہنچا لیکن اُنہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ ہر وہ شخص جسے مسیح کے پاس آنے کی دعوت ملتی ہے وہ یسوع کی اِس پیش کش کو قبول نہیں کرے گا۔تاہم کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں خداوند یسوع مسیح نے خصوصی طور پر اپنے لئے بلایا ہے۔ میں خداوند کا شکر گزار ہوں کہ اُس نے مجھے ترک نہیں کیا۔خداوند اُس وقت تک مجھے اپنے لئے آمادہ کرتا رہا جب تک اُس نے میرے دل کو اپنے لئے جیت نہ لیا۔اُس نے مجھے بلایا ہے تاکہ میں اُسے جانوں اور ایک خاص طریقے سے اُس کی خدمت کروں۔ یہاں پر خداوند کا عمومی دعوت نامہ جو سب کے پاس پہنچتا ہے اور خدا کے اُس خاص کام کے درمیان امتیاز کرتا ہے جو وہ اُن لوگوں کی زندگیوں اور دلوں میں کرتا ہے جنہیں وہ اپنے پاس بلاتا ہے۔

ہوسکتا ہے کہ آپ نے اُس خاص بلاہٹ کو اپنی زندگی میں محسوس کیا ہو۔یہ عمومی دعوت نامہ سے کہیں گہری بلاہٹ ہوتی ہے۔خدا کے روح نے آپ کے دل میں گہرا کام کیا ہے تاکہ آپ بدی اور گناہ کے تعلق سے ایک قائلیت محسوس کریں۔ جب تک آپ نے اُس کے مقصد اور مرضی سے ہم آہنگی پیدا نہ کرلیں آپ کو کوئی سکون اور اطمینان حاصل نہ ہوگا۔جبکہ ایک عمومی دعوت نامہ تو سبھی لوگوں کے پاس پہنچتا ہے۔جبکہ بعض لوگوں کی زندگیوں میں خدا کا روح شخصی طور پر ایک خاص کام کرتا ہے۔ مجھے اِس بات کی سمجھ نہیں کہ کیوں خدا کے پاک روح نے میری زندگی میں شخصی طور پر خاص طریقے سے کام کیا تاکہ مجھے میرے گناہوں پر قائل کرے اور مجھے مسیح کے پاس لائے۔

خدا نے کسی اور پر نہیں مجھ پر ہی ایسی خاص توجہ کیوں کی؟ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ خدا کا پاک روح میری زندگی میں آیا اور جب تک اُس نے مجھے اپنے لئے فتح نہ کرلیا اُس نے مجھے نہ چھوڑا۔ میں خداوند کی اِس طور سے خصوصی بلاہٹ کے لئے ہمیشہ اُس کا شکر گزار رہوں گا۔اپنے آپ کو دھوکہ دینا کس قدر آسان ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ آج اچھے اور نیک اعمال سے ملبس ہیں۔وہ اچھے ارادوں اور نیک نیتی کا پرفیوم لگائے ہوئے ہیں۔وہ انجیل کی سچائی کو سمجھتے ہیں۔اور اُن کی مذہبی تعلیم میں بھی کوئی نقص نہیں

نکالا جا سکتا۔ وہ وفادار اور خدا پرست لوگ ہوتے ہیں۔لیکن یاد رہے کہ خدا پرستی کا لبادہ، اچھی تعلیم اور اچھی نیت ہی کافی نہیں ہے۔اگر آپ مسیح کی راستبازی کا لباس زیب تن نہیں کئے ہوئے تو پھر آپ کو شادی کی ضیافت میں آنے کا کوئی ادھیکار (حق) نہیں ہے۔

ہوسکتا ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو خدا اور اُس کی بادشاہت کے لئے ہر اچھے کام کے لئے وقف کر دیا ہو۔آپ شادی کی ضیافت میں بیٹھے مہمانوں پر نظر کرتے ہیں اور بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو جرائم پیشہ زندگی اور بدی اور ناراستی کی زندگی گزارتے رہے۔اور پھر آپ اپنے آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیوں ایسے لوگوں کو شادی کی ضیافت میں آنے کا موقع دیا گیا۔جبکہ آپ کو داخل نہیں ہونے دیا گیا۔اِس کا جواب بہت سادہ ہے۔یہ لوگ مسیح کے صلیب پر سرانجام دیئے گئے کام پر بھروسہ کرتے ہیں نا کہ جو کچھ وہ مسیح کے لئے کرتے ہیں (نیک اعمال) اُس پر اُن کا بھروسہ اور اعتماد ہے۔

اِس تمثیل کے حوالہ سے میں ایک اور چیز کا ذکر کرنا چاہوں گا۔میرے لئے ہمیشہ ہی اِس بات کو سمجھنا مشکل رہا ہے کہ یہ شخص شادی کی ضیافت میں کیسے جا پہنچا۔اِس سے پہلے کہ میں ختم کروں میں مختصر طور پر اِس تعلق سے کچھ کہنا چاہوں گا۔

پہلی بات۔خداوند اکثر ہمیں یاد کراتے ہیں کہ اُس کی آمد ثانی سے قبل بہت سے ایسے لوگ آئیں گے جو ایماندار ہونے کا لبادہ پہنے ہوں گے۔

گیہوں کڑوے دانوں کے ساتھ اُگے گی۔(متی 13:25-30) بھیڑوں کے اردگرد بھیڑیے بھی چکر لگائیں گے۔(متی 7:15) ایسے چرواہے بھی ہوں گے جو خودغرضی میں اُلجھے ہوں گے۔(یہوداہ 12) راستبازی کی اِس لڑائی میں ہمیں اِس حقیقت سے باخبر رہنے کی ضرورت ہے۔جب تک شیطان کو گڑھے میں نہیں ڈالا جاتا، اُس وقت تک وہ اپنے لوگوں کو کلیسیا میں چپکے سے ملانے کی سرتوڑ کوشش جاری رکھے گا۔

دوسری بات۔ہم میں سے کون یہ کہنے کی جسارت کرسکتا ہے کہ ہماری زندگی میں کوئی ایسا معاملہ نہیں جسے ابھی تک حل ہونا باقی ہے۔(ہم کامل نہیں ہیں)۔

ہماری زندگی میں کچھ ایسے وقت آئیں گے جب ہمیں اپنے شخصی گناہوں کا اقرار کر کے اُن سے چھٹکارا پانے کی ضرورت ہوگی۔جس طرح بادشاہ نے شادی کی ضیافت میں شامل شخص کے ساتھ شخصی طور پر کلام کیا۔ہر ایک روّیہ پاک روح کی تحریک سے نہیں ہوتا۔ہم سب کو اپنے دلوں کو جانچنا، پرکھنا اور ٹٹولنا ہوگا اور خداوند سے کہنا

ہوگا کہ وہ ہمارے دلوں سے ایسی چیزوں کو نکال دے جو اُس کے نام کے لئے کسی طور پر عزت اور جلال کا باعث نہیں ہیں۔ جب تک خداوند یسوع مسیح آ نہیں جاتے ہمیں اپنی شخصی زندگیوں اور اپنی کلیسیا میں گناہ کے ساتھ کشمکش جاری رکھنا پڑے گی۔ یہ تمثیل دشمن کی تدبیراور چالاکی کے بارے میں ایک زبردست یاد ہانی ہے۔ یہ تمثیل براہ راست اُن یہودیوں کے بارے میں تھی جنہوں نے دعوت نامہ کو رد کر دیا تھا۔ خداوند یسوع مسیح اُنہیں بتا رہے تھے کہ وہ دوسروں کی طرف متوجہ ہوں گے۔ وہ غیر قوموں کے داخل ہونے کے لئے دروازہ کھول دیں گے۔ ہمیں اِس بات کے لئے کس قدر شکر گزار ہونے کی ضرورت ہے کہ آج یہ دروازہ میرے اور آپ کے لئے کھلا ہوا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆ ۔ یہ حوالہ ہمیں انسانی دل کی سختی کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟
☆ ۔ یہ کس قدر ناممکن ہے کہ ہم اپنے نیک اعمال اور روّیوں کی بنا پر آسمان کی بادشاہی میں داخل ہوں، اس تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟
☆ ۔ خداوند یسوع ہمیں اِس زمین پر کلیسیا کی نوعیت کے بارے میں کیا سکھاتے ہیں؟ کیا یہ کامل ہوگی؟
☆ ۔ اِس بات کی یقین دہانی کیلئے کہ ہم اب اُس کے ہو چکے ہیں، اپنی زندگیوں اور دلوں کو ٹٹولنے کی اہمیت کے تعلق سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے دل کو ٹٹولے تاکہ معلوم ہو کہ کیا کوئی ایسی چیز ہے جسے نکالنے کی ضرورت ہے۔
☆ ۔ اِس بات کے لئے خداوند کے شکرگزار ہوں کہ ہمیں اپنے کاموں کی بنیاد پر اُس بڑی ضیافت میں شریک ہونے کا حق نہیں ملتا۔ اِس بات کے لئے بھی خداوند کی شکرگزاری کریں کہ ہمیں صرف اور صرف اُس کی راستبازی اور معافی کی ضرورت ہے۔
☆ ۔ چند لمحات کے لئے پاک روح کی شکرگزاری کریں کہ اُس نے آپ کو مسیح کے پاس لانے کیلئے خاص طور پر آپ کی زندگی اور دل میں کام کیا۔ آسمانی باپ کے شکرگزار ہوں کہ اُس نے بالخصوص آپ کو اپنا ہونے کے لئے بلایا ہے۔
☆ ۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کے عزیز و اقارب اور دوست احباب کے دلوں کو نرمائے تاکہ وہ مسیح کے پاس آجانے کے لئے اُس کے دعوت نامہ کو قبول کرلیں۔

باب 8

قیصر کو جذیہ دینا

متی 22:15-22 ☆ مرقس 12:13-17 ☆ لوقا 20:20-26 پڑھیں

فریسی یسوع کی تعلیم کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے تھے۔اور اکثر اوقات اُنہوں نے ایسی کئی ایک ناکام کوششیں کی کہ خداوند یسوع کوئی غلط بات کہہ دے۔ایک دن اُنہوں نے یہ پوچھ لیا کہ قیصر کو جذیہ دینا روا ہے یا نہیں۔کوئی یہودی بھی ٹیکس دینا پسند نہیں کرتا تھا۔اگر خداوند یسوع ٹیکس ادا کرنے کے حق میں بات کرتے تو یقیناً یہ بات اُن لوگوں کو بالکل ناگوار گزرنا تھی جو رومیوں کی طرف سے عائد کردہ ٹیکس سے نفرت کرتے تھے۔ اِس کے برعکس اگر خداوند یسوع یہ تعلیم دے دیتے کہ اُنہیں ٹیکس ادا نہیں کرنا چاہئے،تو اِس سے فریسیوں کو رومی اقتدار کے سامنے یسوع پر الزام تراشی کا موقع مل جاتا تھا۔لوقا 20:20 کا انجیلی بیان اِس بات کو بہت واضح کرتا ہے۔

اِس بات پر غور کریں کہ فریسیوں نے اپنے کچھ شاگردوں کو ہیرودیوں کے ساتھ یسوع سے بات چیت کرنے کے لئے بھیجا۔ہیرودی رومی حکومت کے خیر خواہ تھے۔وہ اِس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ یہودیوں کو رومی اطاعت میں ٹیکس ادا کرنا چاہئے۔اگر خداوند یسوع مسیح یہ کہہ دیتے کہ یہودیوں کو ٹیکس ادا نہیں کرنا چاہئے تو اِس سے ہیرودیوں کی بڑی دل آزاری ہوتی۔جب وہ یسوع کے پاس آئے تو اُن کی باتوں میں مکاری شامل تھی۔ ''پس اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو ہیرودیوں کے ساتھ اُس کے پاس بھیجا اور اُنہوں نے کہا اَے اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تو سچا ہے اور سچائی سے خدا کی راہ کی تعلیم دیتا ہے اور کسی کی پرواہ نہیں کرتا کیوں کہ تو کسی آدمی کا طرف دار نہیں۔''(متی 22:16)

اُن راہنماؤں نے یہی تاثر دیا کہ چونکہ وہ اُس کی تعلیم اور رائے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اِس لئے وہ اُس سے صلاح لینا چاہتے ہیں۔لیکن سچ تو یہ ہے کہ وہ اُسے ہلاک کرنے کا کوئی بہانہ ڈھونڈ رہے تھے۔ یسوع نے اُن کی نیت کو بھانپ لیا۔اِس لئے وہ اُن کی باتوں میں نہیں آئے۔''یسوع نے اُن کی شرارت جان کر کہا،اَے ریاکارو، مجھے کیوں آزماتے ہو؟''(متی 22:18) خداوند نے اُن سے کہا کہ وہ اُنہیں ایک سکہ

دکھائیں جو کہ ٹیکس کی ادائیگی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔کسی نے اُسے ایک دینار (رائج الوقت کرنسی) دیا۔ پھر خداوند نے اُن سے پوچھا کہ اُس سکے پر کس کی صورت اور شبیہ موجود ہے۔اُنہوں نے اُسے جواب دیا کہ اُس سکے پر قیصر کی تصویر اور شبیہ موجود ہے۔یسوع نے اُنہیں بتایا کہ پھر جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو دو۔یہ جواب سن کر وہ خاموش ہو گئے۔

یسوع کے پاس آنے والے لوگ دو مختلف گروہوں سے تعلق رکھتے تھے۔ہیرودی اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ یہودی لوگوں کی واحد اُمید قیصر ہے۔فریسی اِس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ یہودی لوگوں کو رومیوں کے خلاف مزاحم ہو کر خدا سے اُمید رکھنی چاہیئے۔(اگرچہ اُنہوں نے خدا کے بیٹے کو رد کر دیا تھا۔) غور کریں کہ کس طرح اُن دو مختلف عقائد کے لوگوں نے یسوع کے خلاف محاذ آرائی کی۔عمومی طور پر اُن کا آپس میں کوئی کاروباری تعلق واسطہ نہیں ہوتا تھا۔لیکن یسوع سے چھٹکارا پانے کے لئے وہ ایک ہو گئے تھے۔

خداوند یسوع نے اُنہیں یاد دلایا کہ قیصر ہی نہیں بلکہ خدا کو کچھ دینا بھی اُن کا فرض ہے۔اُن کا فرض تھا کہ وہ خالص دل سے خدا کے ساتھ دیانتداری سے چلیں۔جب خداوند یسوع نے اُنہیں یہ کہا کہ جو خدا کا ہے خدا کو دو تو مزید بات جاری نہ رکھ سکے۔یسوع کے لئے اُن کا روّیہ یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ خدا کو ایسی عزت اور احترام نہیں دے رہے تھے جو اُس کی شان کے شایان ہے۔

خداوند یسوع مسلسل ایسے لوگوں کو خاموش کراتے رہے جو اُنہیں پھنسانے کے لئے اُن کے پاس آتے رہے۔خداوند یسوع مسیح اِس فضول بحث میں شریک نہ ہوئے۔اصل مسئلہ یہ نہیں تھا کہ قیصر کو جذیہ دیا یا نہ دیا جائے۔بلکہ اصل بات تو اُن کی نیت تھی جو یسوع کو اپنی باتوں میں پھنسانا چاہتے تھے۔جب خداوند نے اِس مسئلہ پر دوٹوک بات کی تو مخالفین کو کوئی جواب نہ سوجھا۔کتنی بار ہم احمقانہ دلائل اور بحث مباحثوں میں اُلجھ کر رہ جاتے ہیں۔خداوند اُن کی چال میں نہیں آئے۔خداوند یسوع مسیح اِس موقع کو ہمیں یہ تعلیم دینے کے لئے استعمال کر سکتے تھے کہ حکومت کے تعلق سے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔لیکن اُنہیں معلوم تھا کہ فریسی اُس روز اُس کے پاس یہ تعلیم پانے کے لئے نہیں آئے تھے۔اصل مسئلہ تو یہ تھا کہ اُن کے دل اُس کے خلاف نفرت، حسد اور تکبر سے بھرے ہوئے تھے۔خداوند یسوع مسیح نے اُس روز فریسیوں کو اس بات کا چیلنج دیا کہ وہ نہ صرف جو قیصر کا ہے قیصر کو دیں بلکہ اپنے دلوں سے بدی کو دُور کرتے ہوئے جس طور سے خدا کو عزت دینی چاہیئے اُس کو بھی عزت دیں۔

چند غور طلب باتیں

☆ ۔ یہ حوالہ ہمیں اُس حکومت کے تعلق سے اپنی اخلاقی اور قانونی ذمہ داریوں کے بارے میں کیا سیکھاتا ہے جسے خدا نے ہم پر مقرر کیا ہے؟
☆ ۔ کیا آپ نے کبھی اپنے آپ کو اِس پھندے میں پھنستے دیکھا ہے جب آپ اپنے نکتہ نظر کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے اور روح القدس کی راہنمائی پر بالکل توجہ نہ دی؟ خداوند یسوع مسیح ایسے لوگوں کی زندگیوں میں حقیقی معاملات پر کس طرح گفتگو کرتے ہیں جو اُسے باتوں میں پھنسانے کے لئے آئے۔
☆ ۔ یہ کیوں کر اہم ہے کہ ہم روح القدس کی راہنمائی اور لوگوں کی زندگیوں میں حقیقی معاملات کو پرکھنے کیلئے حساس ہوں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔ خداوند سے توفیق مانگیں کہ آپ دوسروں کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے اُس کی راہنمائی کے لئے حساس رہیں۔
☆ ۔ ایسے وقتوں کے لئے خداوند سے معافی کے طلب گار ہوں جب آپ نے روح القدس کی راہنمائی پر اپنے مفادات اور اپنے خیالات کو ترجیح دی۔
☆ ۔ آپ نے کب بولنا اور کس وقت خاموش رہنا ہے، اِس تعلق سے خداوند سے بڑا فہم و امتیاز مانگیں۔

باب 9

مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بارے میں سوال

متی22:23-33 ☆ مرقس12:18-27 ☆ لوقا20:27-40 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح کے دَور کے مذہبی راہنماؤں نے یسوع پر الزام لگانے کی کوئی ایک وجہ ڈھونڈے کی بار بار کوشش کی۔ اِس موقع پر صدوقی قیامت کے بارے میں ایک سوال لے کر یسوع کے پاس آئے۔ صدوقی قیامت پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ یوں لگتا ہے کہ اُنہوں نے یہ سوال اِس لئے کیا تا کہ یسوع مسیح اور اُس کی تعلیم پر لوگوں کے سامنے ٹھٹھا کر سکیں۔

اُن کا سوال قدرے پیچیدہ تھا۔ اُنہوں نے یسوع کو موسیٰ کی شریعت یاد دلانی شروع کر دی جو یہ کہتی ہے کہ اگر کوئی شخص بغیر اولاد کے مر جائے تو اُس کا بھائی اُس بیوہ سے بیاہ کر کے اپنے بھائی کے لئے اولاد پیدا کرے۔ استثنا کی کتاب میں اِس کا ذکر ملتا ہے۔

''اگر کئی بھائی مل کر ساتھ رہتے ہوں اور ایک اُن میں سے بے اولاد مر جائے تو اُس مرحوم کی بیوی کسی اجنبی کے ساتھ بیاہ نہ کرے بلکہ اُس کے شوہر کا بھائی اُس کے پاس جا کر اُسے اپنی بیوی بنا لے۔ اور شوہر کے بھائی کا جو حق ہے وہ اُس کے ساتھ ادا کرے۔'' (استثنا25:5-6)

رحم و ترس کے پیشِ نظر اسرائیل کے خاندانوں کو موسیٰ کی معرفت یہ شریعت ملی تھی تا کہ خاندان کا نام چلتا رہے۔ موسیٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ مرنے والے کا بھائی بیوہ کو لے کر اُس سے بیاہ کر لے اور اُسے اپنی منکوحہ بیوی جانتے ہوئے اُس کا خیال رکھے۔ پیدا ہونے والا پہلا بچہ مرحوم بھائی کا ہوگا اور اُس کا نام بھی اُس کے نام پر رکھا جائے گا۔

صدوقیوں نے خداوند یسوع مسیح کے سامنے ایک ایسے شخص کے بارے میں تصوراتی صورتحال بیان کی جس نے ایک عورت سے شادی کی اور بغیر اولاد کے مر گیا۔ وہ سات بھائی تھے۔ اُن ساتوں نے اُس عورت سے بیاہ کیا تھا۔ تو بھی وہ عورت بے اولاد ہی رہی۔ صدوقیوں نے یسوع سے یہ سوال پوچھا، چونکہ اُس عورت نے اُن ساتوں سے بیاہ کیا تھا، قیامت کے روز وہ کس کی بیوی کہلائے گی؟

صدوقیوں کا مقصد قیامت سے متعلق تعلیم کو احمقانہ قرار دینا تھا۔آپ تصور کی آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں کہ آسمان پر کیسی اُلجھن پیدا ہو سکتی ہے جب سات آدمی ایک عورت کے شوہر ہونے کا دعویٰ کریں۔صدوقی تو یہ سمجھتے تھے کہ اُنہوں نے یسوع کو اپنے جال میں پھنسالیا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے بڑی آسانی سے سوال کا جواب دے دیا۔اُنہوں نے صدوقیوں کو بتایا کہ نہ تو وہ کلام کو اور نہ ہی خدا کی قدرت کو سمجھتے ہیں۔ہمیں یہاں پر اِن دو بیانات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

پہلا نکتہ۔ خداوند یسوع مسیح نے صدوقیوں کو یاد دلایا کہ وہ کلام مقدس کو نہیں سمجھتے۔خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں بتایا کہ قیامت کے بعد شادی بیاہ نہیں ہوگا۔شادی بیاہ تو صرف اِس دُنیا میں ہوتا ہے۔آسمان پر ہم رشتہ ازدواج میں منسلک نہ ہوسکیں گے۔اگرچہ ہم اپنے پیاروں کے ساتھ رہیں گے تو بھی ہم اُن سے بیاہ شادی نہ کرسکیں گے۔شادی کا انتظام تو اِس زمینی زندگی کے لئے خدا کی طرف سے ایک حوصلہ افزائی اور مدد کا ذریعہ ہے۔

دوسرا نکتہ۔ خداوند نے صدوقیوں کو یاد دلایا کہ خدا زندوں کا خدا ہے نا کہ مُردوں کا۔اگرچہ ابرہام، اضحاق او ریعقوب صدیوں پہلے وفات پا چکے ہیں تو بھی خدا اِس بات کا اعلان کرتا ہے کہ وہ اُن کا خدا ہے۔اگر خدا مُردوں کا خدا نہیں تو خدا کس طرح اپنے آپ کو ابرہام کا خدا کہہ سکتا ہے باوجود اِس کے کہ ابرہام کو مرے ہوئے صدیاں گزر چکی ہیں؟ خدا اِسی صورت میں اپنے آپ کو ابرہام کا خدا کہہ سکتا ہے اگر کسی طور پر ابرہام زندہ ہو۔ابرہام خدا کی حضوری میں تھا۔

اُس روز یسوع نے صدوقیوں کو اپنے جواب سے خاموش کر دیا۔بھیڑ بھی اُس تعلیم پر دنگ رہ گئی۔اُس روز کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ مزید کوئی سوال کر سکے۔کوئی اُس کی حکمت کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

صدوقی نہ صرف کتابِ مقدس کو سمجھنے سے قاصر تھے بلکہ خداوند نے اُنہیں بتایا کہ اُنہیں خدا کی قدرت کا بھی فہم حاصل نہیں ہے۔اِس سے خداوند یسوع مسیح کا کیا مطلب تھا؟

صدوقی ایک بڑا مسئلہ لے کر یسوع کے پاس آئے تھے۔اگر آسمان پر سات مرد ایک عورت کے لئے لڑائی جھگڑا کر رہے ہوں تو وہاں پر کیسی افراتفری کا منظر ہوگا؟ تاہم صدوقی یہی سمجھے کہ خدا بھی ایسی مشکل کا حل نہیں نکال سکتا۔

خداوند یسوع مسیح کو صدوقیوں پر رحم آیا۔ وہ خدا کی قدرت کو نہیں سمجھتے تھے۔ آسمان کا خدا ہی خالق کائنات ہے۔ اُسی نے ہر ایک چیز ترتیب دی ہے۔ کوئی ایک پرندہ بھی اُس کی مرضی کے بغیر زمین پر نہیں گرتا۔ (متی 10:29) وہی قادرِ مطلق (سب کچھ کرنے کی قدرت رکھنے والا) اور علیم اَلخبیر (سب کچھ جاننے والا) کیا صدوقی یہ سمجھتے تھے کہ اتنا عظیم اور قوی خدا اِس سادہ سے معاملہ کو نظر انداز کر دے گا؟ صدوقی مسئلہ کا حل نہ دیکھ سکے اور وہ شش و پنج کا شکار تھے کہ آیا ایسے مسئلے کا کوئی حل بھی ہوسکتا ہے۔

کتنی بار ہم اِس طرح کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں؟ اور ہمیں نکلنے کی کوئی راہ دکھائی نہیں دیتی۔ ہمیں مسئلہ کا حل ہی نہیں ملتا۔ ہم اِس بات کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ خدا کس طرح سے کسی مسئلے کا حل نکال سکتا ہے۔ ہم نا اُمید ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ خداوند یہی کہہ رہا ہے ''تم خدا کی قدرت کو نہیں جانتے۔'' وہ ہاتھ جنہوں نے کائنات بنائی ہے آپ کی زندگی کے لئے ایک منصوبہ ظاہر کرے گا۔ خداوند یسوع مسیح کا جواب بہت سادہ تھا۔ بھیڑ خاموش ہوگئی۔ اُن کے شک و شبہات پر سکتہ طاری ہوگیا۔

چندغور طلب باتیں

☆۔یہ حوالہ ہمیں شادی اور اُس کے مقصد کے بارے میں کیا سیکھاتا ہے؟
☆۔خداوند کے ساتھ چلنے میں آپ کا جیون ساتھی کس طرح سے آپ کی ہمت بندھانے کا باعث ہوا ہے؟ کیا آپ اپنے جیون ساتھی کے لئے باعثِ برکت ہوئے ہیں؟
☆۔یہ حوالہ ہم شادی شدہ لوگوں کو اپنے ازدواج کو مؤثر بنانے کے تعلق سے کون سا چیلنج پیش کرتا ہے؟
☆۔ہم اپنی مشکلات اور مسائل میں خدا کی قدرت کے بارے میں یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟
☆۔کیا آپ نے خود کو کبھی خدا کی قدرت پر شک کرتے ہوئے پایا ہے؟ آپ اِس حوالہ سے کیا حوصلہ افزائی پاتے ہیں؟

چندایک دُعائیہ نکات

☆۔اِس بات کے لئے خداوند کے شکرگزار رہوں کہ وہ آپ کی زندگی میں ہر چیز پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔ اور اُس کے لئے کچھ بھی مشکل اور ناممکن نہیں ہے۔
☆۔اگر آپ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو چکے ہیں، تو پھر اپنے جیون ساتھی کے لئے خداوند کے شکرگزاری کے لئے کچھ دیر دُعا میں سرنگوں ہو جائیں، خداوند سے توفیق اور فضل مانگیں کہ آپ اپنے ساتھی کے لئے حوصلہ افزائی اور مدد کا باعث ہو سکیں۔

باب10

سب سے بڑا حکم

متی22:34-40 ☆ مرقس12:28-34

اُس دوَر کے مذہبی راہنما متواتر یسوع کو اپنے دام میں پھانسنے کی جدوجہد کرتے رہے لیکن خداوند یسوع مسیح بھی مسلسل اُنہیں خاموش کرتے رہے۔صدوقیوں نے اُس سے قیامت کے بارے سوال پوچھا تھا۔خداوند یسوع کا جواب سن کر اُنہوں نے پھر سے آپس میں گروہ بندی کر کے اُس پر دوبارہ حملے کا منصوبہ بنایا۔ شرع کا ایک عالم ایک اورسوال لے کر یسوع کے پاس گیا اور اُس سے پوچھا۔''اَے استاد توریت میں کون سا حکم بڑا ہے؟''(متی22:36)

متی22:35 سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ یسوع مسیح سے یہ سوال صرف اور صرف اُس کو آزمانے کے لئے پوچھا گیا تھا۔ہمارے لئے یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ سوال پوچھنے والا سچائی کو جاننے کے بارے میں فکر مند نہیں تھا بلکہ اُس کا مقصد صرف اور صرف خداوند یسوع کو نیچا دکھانا تھا۔

خداوند یسوع مسیح نے بلا تامل یہ جواب دیا کہ سب سے بڑا حکم یہی ہے کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔خداوند یسوع مسیح کے مطابق یہ سب سے بڑا حکم ہے۔یہ حکمت استثنا6:5 میں ملتا ہے۔خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں بتایا کہ دوسرا بڑا حکم یہ ہے کہ کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔یہ حکم احبار19:18 میں ملتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح کے مطابق شریعت اور نبیوں کی تعلیم کا خلاصہ اِن دو احکام میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ہمیں بڑی تفصیل کے ساتھ اِن کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے مذہبی راہنماؤں کو بتایا کہ اُنہیں خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے محبت کرنے کی ضرورت ہے۔ہمارے جسم میں موجود دل نہ صرف ہمارے بدن میں خون کی گردش کو ممکن بناتا اور ہمیں زندہ رکھتا ہے۔بلکہ یہ ہمارے جذبات کا بھی اہم مرکز ہے۔ہم اکثر دل کے ٹوٹنے کا ذکر کرتے ہیں جو کہ جذبات کے مجروح یا متاثر ہونے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔دل ہی وہ جگہ ہوتی

ہے جہاں پر ہم اپنی قیمتی چیزوں کا ذخیرہ کرتے ہیں۔خداوند یسوع مسیح نے متی رسول کی معرفت لکھے گئے انجیلی بیان میں اس کا ذکر کیا ہے۔

''کیوں کہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا۔'' (متی 21:6)

جب خداوند یسوع مسیح نے مذہبی راہنماؤں کو یہ بتایا کہ اُنہیں خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل سے محبت رکھنی ہے تو گویا خداوند یسوع مسیح یہ کہہ رہے تھے کہ اُنہیں خدا کو اپنے دل میں اپنی سب سے قیمتی خزانے کے طور پر جگہ دینی ہے۔غور کریں کہ خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں یہ کہا کہ وہ ''سارے'' دل سے خدا سے محبت رکھیں۔اگر ہم خدا سے اپنے سارے دل سے محبت رکھیں تو پھر باقی سب چیزیں ثانوی (دوسرا درجہ) حیثیت اختیار کر لیں گی۔ہماری خوشیاں اور خواہشیں تو اُسی میں پائی جاتی ہیں۔(تو میری خوشی ہے،تو میرا مسح ہے،تو میری قوت ہے۔) کوئی چیز بھی اُس کی مانند ہمارے دلوں میں خوشی اور ترنگ پیدا نہیں کر سکتی۔اس سے بڑھ کوئی چیز بھی ہمارے دلوں میں اُس جیسی شادمانی پیدا نہیں کر سکتی۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ دل ہمارے جذبات کا مرکز و محور ہے۔خدا کے ساتھ میرے تعلق اور رشتے کی بنا پر ہی میرے احساس و جذبات متحرک ہوتے ہیں۔خدا کے لئے میری محبت اور اُس کے کلام کی عزت و تکریم میری بے جان سی وفاداری کا نام نہیں۔بلکہ یہ تو اِس سے کہیں بڑھ کر ایک گہری وفاداری کا نام ہے۔اس کے لئے ہمارے دل میں واقعی حقیقی جذبات،محبت اور جوش و جذبہ پایا جاتا ہے۔

جب خداوند یسوع مسیح اپنے دوَر کے مذہبی راہنماؤں کو یہ بتا رہے تھے کہ وہ اُس سے اپنی ساری جان سے محبت رکھیں تو دراصل وہ یہ بتا رہے تھے کہ اُن کی پوری زندگی اُس [illegible] لئے وقف اور مخصوص ہونی چاہئے۔خداوند اُنہیں یہ بتا رہے تھے کہ اُس کے ساتھ اُن کا تعلق اور رشتہ جذبات،احساسات اور ظاہری اعمال و افعال سے کہیں گہرا ہونا چاہئے۔خدا کے ساتھ اُن کی محبت کا رشتہ بہ دل و جان ہونا چاہئے۔یہ اتنا گہرا ہو جس قدر ہماری سانسیں گہری ہوتی ہیں۔جب خدا کے ساتھ ہمارا تعلق اور رشتہ ہماری جان کی گہرائیوں تک قائم ہو جاتا ہے تو پھر ہماری زندگی کا ہر ایک کونہ اور گوشہ اُس سے متاثر ہوتا ہے۔یہ اِس قدر ہماری زندگی کا حصہ بن جاتا ہے کہ ہم خدا کی محبت کو اپنی زندگی سے کسی طور پر جدا نہیں کر سکتے۔خدا کے لئے ہمارے دلوں میں محبت اس قدر گہری ہو جاتی اور ہمارے وجود کا حصہ بن جاتی ہے کہ ہم یہ بیان کرنے سے بھی قاصر ہو جاتے ہیں کہ اُس کے بغیر بھی ہمارا کوئی وجود اور مقصدِ حیات ہے۔خدا کی محبت ہماری زندگی اور ہمارے وجود کی گہرائیوں میں اُتر جاتی ہے۔

ہمارے طرزِ فکر اور طرزِ زندگی سے اُس کا اظہار ہوتا ہے اور ہمارے افعال و گفتار بھی اُس سے متاثر ہوتے ہیں۔ یوں واضح ہو جاتا ہے کہ ہم کون ہیں۔ جب ہم اُس کے ساتھ محبت کی اٹوٹ ڈوریوں میں بندھ جاتے ہیں تو پھر ہم اِس بات کو سمجھتے ہیں کہ ہم کون ہیں۔

تیسری بات۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین (سننے والے) کو یہ بتایا کہ وہ اپنے خدا سے اپنی ساری عقل سے محبت رکھیں۔ ہماری عقل و ذہن فہم اور دلائل کا مرکز ہے۔ یہ تصورات اور خیالات کی جگہ بھی ہے۔ ہمارے لئے اِس بات کو سمجھنا بہت ضروری ہے کہ خدا کے لئے ہماری محبت کو عقل و دلائل سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ خداوند یسوع مسیح جس محبت کا ذکر یہاں پر کر رہے ہیں اُس میں فہم و ادراک، خیالات اور شعور شامل ہوتا ہے۔ آپ خدا کی محبت کو خدا اور اُس کے کلام کے مطالعہ سے الگ نہیں کر سکتے۔ اگر آپ خدا سے محبت کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کون ہے۔ آپ کو خدا کے کلام میں سے تحقیق و تفتیش کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ خدا کے کلام ہی سے آپ کو خدا کی مرضی اور اُس کے کردار کا علم حاصل ہوتا ہے۔ آپ کو اِس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ آپ روح القدس کو بطور اپنا اُستاد اور مددگار موقع دیں کہ وہ خداوند یسوع مسیح کی ذات و تشخص کے بارے اور اِس دُنیا کے لئے اپنے منصوبے اور مقصد کے تعلق سے آپ کو تعلیم دے اور آپ کے ذہنوں کو اپنی معرفت سے منور کرے۔ لازم ہے کہ خدا کے لئے آپ کی پرستش و عبادت الٰہی تعلیم سے متحرک ہو اور اِس میں آپ کی عقل و فہم بھی شامل ہو۔ وہ لوگ جو ذی شعور اور روحانی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوتے ہیں اچھی بلکہ بہترین پرستش کرتے ہیں۔ جس قدر ہم خدا کے تعلق سے سمجھ بوجھ رکھتے ہوں گے اُسی قدر اُس کے لئے ہماری پرستش دل کی گہرائیوں سے نکلے گی اور روح کی آگ سے دہکتی ہوگی۔ جب ہمیں اِس بات کا فہم و ادراک حاصل ہو جاتا ہے کہ اُس نے ہمارے لئے کیا کیا ہے اور وہ کون ہے تو پھر ہمارے دلوں میں اُس کے لئے محبت و عقیدت جوش مارنے لگتی ہے۔

اِس کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ جب ہم خدا سے اپنی ساری عقل سے محبت کرتے ہیں تو پھر ہمارے ذہنوں میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہتی جو خدا اور اُس کے مقاصد سے ہم آہنگ نہیں ہوتی۔ غلط روّیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جب ہم خدا سے اپنی ساری عقل سے پیار کرتے ہیں تو پھر ہمارے ذہن میں جسمانی خواہشوں اور بُرے خیالات کے لئے بھی کوئی جگہ باقی نہیں رہتی۔ ہمارے ذہن خداوند اور اُس کے مقصد سے معمور ہو جاتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح کے مطابق دوسرا سب سے بڑا حکم اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرنا ہے۔ جب ہم

اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرتے ہیں تو پھر ہم اُس کے مفاد اور دلچسپی کو اپنی خواہشات اور ترجیحات سے مقدم جانتے ہیں۔ جب ہمارا پڑوسی کسی چیز کا محتاج اور ضرورت مند ہوتا ہے تو ہم اُس کی مدد کرنے کے لئے اُس کے پاس اس طرح پہنچتے ہیں گویا کہ ہم خود کسی بڑی محتاجی میں ہیں۔ لازم ہے کہ میں اپنی بیوی، بچوں اور اپنے عزیز و اقارب سے اِس طور سے محبت رکھوں جیسے میں اپنے آپ سے محبت رکھتا ہوں۔

ہمارے لئے صرف اور صرف اپنی ہی ضروریات کے بارے میں سوچ و بچار کرنا کس قدر آسان ہوتا ہے۔ ایک پورا دن دوسروں کی ضروریات کے بارے میں سوچ و بچار کرنے میں وقت گزاریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ کس قدر مشکل کام ہے کہ آپ اپنی توجہ اپنی ذات سے ہٹائیں۔ جب ہم اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرتے ہیں تو پھر ہم اُن سے کسی طور پر بھی کوئی مقابلہ بازی نہیں کرتے۔ ہم وہی محسوس کرتے ہیں جو وہ محسوس کرتے ہیں۔ اُن کا دُکھ درد ہمارا دُکھ درد اور اُن کی خوشی ہماری خوشی بن جاتی ہے۔ جب وہ سرفرازی اور عزت پاتے ہیں تو ہم اُن کے ساتھ خوشی مناتے ہیں۔ ہم اُن سے حسد نہیں کرتے بلکہ اُن کی کامیابی ہمارے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہوتی ہے۔ ذرا تصور کریں کہ اگر ہم اِس طور سے زندگی بسر کرنا شروع کر دیں تو یہ دُنیا کس قدر امن، سکون اور خوشی اور شادمانی کی جگہ بن جائے گی۔

خداوند یسوع مسیح اِس حوالہ میں مذہبی راہنماؤں کو یاد دلاتے ہیں کہ کتابِ مقدس (شریعت اور انبیاء) کا دارومدار خدا اور اپنے پڑوسی سے محبت پر ہے۔ خداوند یسوع مسیح خدا کے ساتھ محبت بھرا رشتہ بحال کرنے کے لئے آئے۔ وہ ہمارا ایک دوسرے سے رشتہ اور تعلق بحال کرنے کے لئے آئے۔ کتابِ مقدس کا مرکزی پیغام محبت ہے۔ پیغام یہ ہے کہ کس طرح خدا گناہ گار بنی نوع انسان تک پہنچا اور اپنے ساتھ اُن کا رشتہ بحال کر لیا۔ اُس روز سامعین خداوند یسوع کی باتوں سے گہرے طور پر متاثر ہوئے۔ وہ تو یسوع کو پھنسانے کے لئے آئے تھے لیکن اُس کی باتوں سے ایک بہت بڑا چیلنج اور قائلیت لے کر اپنے گھروں کو گئے۔ اُس کی باتیں خدا کے منصوبے اور مقصد کے فہم و ادراک اور عقل سے معمور تھیں۔ شرع کا وہ عالم جو یسوع کو آزمانے اور پھنسانے کے لئے ایک سوال لے کر آیا تھا یسوع کی بات سن کر بہت متاثر ہوا اور مرقس 12:32-33 میں جواب دیا۔

''فقیہ نے اُس سے کہا اَے اُستاد بہت خوب! تو نے سچ کہا کہ وہ ایک ہی ہے اور اِس کے سوا اور کوئی نہیں۔ اور اُس سے سارے دل اور ساری عقل اور ساری طاقت سے محبت رکھنا اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھنا سب سوختنی قربانیوں اور ذبیحوں سے بڑھ کر ہے۔''

جب یسوع نے اُس معلم کی بات سنی تو متاثر ہوئے۔ خداوند نے اُس کی صاف دلی کو پہچان لیا۔ خداوند نے اُسے یاد کرایا کہ وہ آسمان کی بادشاہی سے زیادہ دُور نہیں ہے۔

یہ بات بہت حیران کن معلوم ہوتی ہے جب یہ پوچھا جائے کہ آپ خدا کے لئے کون سا سب سے بڑا کام سر انجام دے سکتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین کو یہ بتاتے ہوئے جواب دیا کہ وہ اپنے سارے وجود سے خداوند سے محبت رکھیں۔ ہماری عبادت، کلیسیا میں حاضری اور تعلیم کے درُست ہونے سے کہیں بڑھ کر خدا ہمارے ساتھ محبت بھرا رشتہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ خدا باپ آج ہم سے ایسی توقع کرتے ہیں کہ ہم اس کے ساتھ بات چیت کریں۔ لیکن لوگ خدمت میں اِس قدر مصروف ہوتے ہیں کہ اُن کے پاس دُعا کے لئے وقت ہی نہیں ہوتا۔ آج پھر یہی سوال پوچھا جاتا ہے۔ ''خدا کے لئے ہم کون سا بڑا کام سرانجام دے سکتے ہیں؟'' جواب وہی ہے خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ!

چند غور طلب باتیں

☆۔خداوند یسوع مسیح کے مطابق کتاب مقدس کا مرکزی پیغام کیا ہے؟
☆۔اپنے سارے دل سے خدا سے پیار کرنے کا کیا مطلب ہے؟ خدا کے لئے ہماری محبت میں جوش و جذبات کا کیا کردار ہوتا ہے؟
☆۔اپنی جان سے خداوند سے محبت رکھنے کا کیا مطلب ہے؟
☆۔اپنی ساری عقل سے خدا سے محبت رکھنے کا کیا معنی ہے؟ خدا کے لئے ہماری محبت میں ہمارے فہم اور تعلیم کا کیا کردار ہوتا ہے؟
☆۔اِس حوالہ کی روشنی میں مسیحی ہونے کا کیا معنی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کے دل کو ٹٹولے اور دیکھے کہ کہاں پراُس کے لئے محبت میں کمزوری واقع ہو چکی ہے۔(دل، جان اور عقل) خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی محبت کے حصہ میں آپ کو زور اور طاقت بخشے۔
☆۔خداوند کے شکر گزار ہوں کہ وہ آپ کے ساتھ گہری اور شخصی محبت وقربت کی بنیاد پر آپ کے ساتھ ایک گہرا تعلق اور مضبوط رشتہ قائم کرنا چاہتا ہے۔

باب 11

یسوع- ابن داؤد

متی 22:41-46 ☆ مرقس 12:35-37 ☆ لوقا 20:41-44 پڑھیں

یہودی اِس بات کو قبول نہ کر سکے کہ یسوع ہی مسیح ہے۔ اُنہوں نے اُسے غلط ثابت کرنے کے لئے اپنی طرف سے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے۔ اُسے پھنسانے کے لئے اُنہوں نے ہر طرح کے سوالوں سے اُسے آزمایا۔ چونکہ اُس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اس لئے وہ سمجھتے تھے کہ اُس کا مرنا لازمی ہے۔ اُن کی نیت اور ارادوں کو بھانپ کر خداوند یسوع مسیح نے اُن سے داؤد کے بارے میں ایک سوال کیا۔

متی رسول بیان کرتے ہیں کہ جب اُنہوں نے یہ سوال کیا تو فریسی اُس کے اردگرد جمع ہو گئے۔ یوں لگتا تھا کہ اِس سوال کا براہ راست خصوصی تعلق فریسیوں سے تھا۔ یسوع نے اُن سے پوچھا۔ '' تم مسیح کے بارے میں کیا سمجھتے ہو؟''

لفظ مسیح کا معنی ہے ''مسح شدہ'' جب خداوند یسوع مسیح نے اِس متن میں ''مسیح'' کا ذکر کیا تو اُنہوں نے اُس مسیح کا ذکر کیا جس کا عہدِ عتیق کے انبیاء نے بھی ذکر کیا ہے۔

بغیر کسی سوال کے، فریسیوں نے یسوع کو بتایا کہ مسیح ابن داؤد ہے۔ اُس دور میں اِس حقیقت کو بہت اچھے طریقے سے سمجھا جاتا تھا۔ نبیوں نے یہ بات بالکل واضح کر دی تھی کہ داؤد کی نسل سے بنی اسرائیل کو مخلصی دینے والا آئے گا۔ (یسعیاہ 9:6-7,55:2-5 دیکھیں)

خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں سے پوچھا کہ جب نبیوں نے یہ کہا کہ مسیح ابنِ داؤد ہے تو اِس کا کیا مطلب ہے۔ ایک بار پھر بہت آسان سوال تھا۔ مسیح ابنِ داؤد اِس لئے تھا کیوں کہ وہ داؤد کی نسل سے تھا۔ وہ اُن کے ساتھ رہتا اور اُن کے درمیان چلتا پھرتا تھا۔ بطور ایک بیٹا، اُسے ایک عورت سے پیدا ہوا۔ اور وہ سب کچھ برداشت کیا اور اُن سب چیزوں کا تجربہ کیا جس کا ہر انسان تجربہ کرتا ہے۔ اُسے ایک عام انسان کی مانند اِس زمین کے دُکھوں، مسائل اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ سب چیزوں میں ہمارے مشابہ ہو گیا کیوں کہ وہ ہماری مانند انسان بنا تھا۔

مسیح کے ابنِ داؤد ہونے کی تعلیم کو یہودی اور فریسی اکثر نظر انداز کر دیتے تھے۔ وہ کچھ مختلف دیکھنا چاہتے تھے ۔خداوند یسوع مسیح تو ایک سادہ سے انسان کے طور پر آئے تھے۔ وہ بڑی خاموشی سے آئے تھے۔ اکثر اوقات اُس پر کسی نے توجہ ہی نہ دی۔ کئی دفعہ ہماری دُعاؤں کے جوابات بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں اور ہم اُنہیں پرکھ نہیں سکتے۔ کیوں کہ وہ جوابات ہماری توقع اور خیالات سے کہیں مختلف ہوتے ہیں۔ خداوند یسوع بھی فریسیوں کی توقع کے مطابق مسیح نہیں تھے۔

پھر خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں سے ایک اور سوال پوچھا۔ ''اُس نے اُن سے کہا پس داؤد روح کی ہدایت سے کیوں کر اُسے خداوند کہتا ہے کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا میری دہنی طرف بیٹھ، جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دوں؟'' (متی 43:22) اس دور میں بلکہ ہر دور میں، بیٹے کے لئے لازم تھا کہ وہ باپ کی عزت کرے۔ یہ بات تو نا قابل تصور تھی کہ ایک بیٹا باپ سے اِس بات کا تقاضا کرے کہ وہ اُس کے تابع ہو جائے۔ مسیح کے معاملہ میں، اگر چہ وہ ''بیٹا'' تھا تو بھی داؤد نے جو کہ اُس کا باپ تھا اُسے خداوند کہا۔ خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں زبور کی کتاب کا حوالہ دیا جس کا متی 43:22 میں ذکر پایا جاتا ہے۔

''یہواہ نے میرے خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ کر دوں۔'' (زبور 1:101)

خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں سے پوچھا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ داؤد اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹے کو خداوند، یا مالک کہے۔ وہ صرف اُسی صورت میں اُسے خداوند کہہ سکتا ہے اگر وہ بیٹا اُس سے زیادہ عظیم اور اُس سے کہیں زیادہ معزز اور قابلِ احترام ہو۔ خداوند یسوع مسیح نے یہاں پر ایک اہم نکتہ پیش کیا۔ اُنہوں نے خداوند ہونے کے ساتھ ساتھ بیٹا ہونے کی خوبصورت تصویر پیش کی۔ فریسی ''خداوند'' کی تلاش میں تھے لیکن وہ ''بیٹے'' کو دیکھنے میں ناکام رہے۔ یسوع مسیح ''خداوند'' بھی ہے اور ''بیٹا'' بھی۔ کئی دفعہ ہم دوسرے کے بغیر ایک ہی پر زور دیتے ہیں۔ بعض کلیسیائیں ایسی ہیں جو ''خداوندیت'' پر زور دیتی ہیں اور ''فرزندیت'' پر غور کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔ ایسی کلیسیائیں مسیح کو اِس طور سے دیکھتی ہیں جیسے کہ وہ بہت دُور اور بے اختیار ہے۔ لازم ہے کہ اُس کی عبادت اور عزت و تکریم کی جائے۔ لیکن وہ شخصی طور پر گہرے اور قربت کے ناطے کی بنیاد پر ہماری زندگیوں میں جگہ نہیں پاتا۔ کئی کلیسیائیں ''فرزندیت'' پر زور دیتی ہیں اور اُس کی ''خداوندیت'' کو نظر انداز کر

دیتی ہیں۔یوں دوخیالوں اورنظریات میں بٹ جانے والے لوگ اُس کی تابعداری اوراطاعت کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔خداوند یسوع ایک ''دوست'' تو بن جاتا ہے لیکن وہ واضح طور پر خداونداورخدا کے طور پر دیکھا نہیں جاتا۔ہمیں اِن دونوں اوصاف میں ایک توازن قائم رکھنا ہے۔بالکل ایسے ہی جیسے خداوند یسوع مسیح تابعداری اوراطاعت کا تقاضا کرتے ہیں۔بطورایک بیٹا وہ شخصی طور پر ہمارے مشابہ ہوگیا۔وہ ہمارے ساتھ روتا اور ہمارا دُکھ درد محسوس کرتا ہے۔وہ جانتا ہے کہ ہم کیسے کرب اور درد سے گزرتے ہیں۔کیوں کہ وہ اُن سب چیزوں کا تجربہ کر چکا ہے۔بطورایک بیٹا وہ ہمارا بھائی ہے۔بطور خداوند وہ ہمارا خدا ہے۔اُسے بہتر طریقے سے سمجھنے کے لئے لازم ہے کہ اِن دواوصاف میں ایک توازن قائم رکھا جائے۔

خداوند یسوع مسیح فریسیوں کو باور کراتے ہیں کہ مسیح بطور بیٹا اُن کی مانند ہوگا۔اُس میں تمام انسانی اوصاف اور خصائل موجود ہوں گے۔وہ اُنہیں یاد کرارہے تھے کہ مسیح کو ایک بچے کے طور پر پیدا ہو کر جوان ہونا تھا۔اُنہیں اپنی عمر کے لوگوں کے ساتھ چلنا پھرنا اور رہنا تھا۔

جب فریسیوں نے یہ تعلیم سنی تو اُن کا منہ بند ہوگیا۔خداوند یسوع مسیح کی یہ باتیں ہمیں بھی چیلنج کرتی ہیں۔وہ ہمیں آنکھیں کھول کر یہ دیکھنے کا چیلنج کرتی ہیں کہ خداوند کس طرح کام کررہا ہے۔اُس کا کام اکثر خاموشی سے ہوتا ہے اورلوگوں کی توجہ حاصل نہیں کرپاتا۔یہ باتیں ہمیں اِس بات کا چیلنج کرتی ہیں کہ ہم یسوع کو بطور خداوند اور بیٹا دیکھیں۔بطورایک بیٹا وہ حلم وانکساری کے ساتھ آیا اورلوگوں نے اُس پر کوئی توجہ نہ دی۔اُس نے ہماری طرح جسمانی دُکھ درد محسوس کیا۔وہی ساری قدرت اوراختیار کا مالک اور ساری عزت اور جلال بھی اُسی کی ہے۔خدااور بیٹے کو ایک ساتھ ہمیشہ سمجھنا آسان نہیں ہوتا۔قادرِمطلق اور قدوس خدا ہمارے مشابہ ہوگیا۔اور وہی دُکھ اُٹھائے جو ہم سہتے ہیں۔اِس کے ساتھ ہی وہ ہمارے لئے ایک نمونہ اور ہماری اُمید ہے۔اس بخشی ہوئی توفیق اورقوت سے،ہم دُنیا کی طرف سے ملنے والے دُکھوں،رنج والم اورمصائب کو برداشت کرسکتے ہیں۔وہ ہمارا بھائی اورخدا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا ممکن ہے کہ خدا نے پہلے ہی آپ کی دُعا کا جواب دے دیا ہے پر آپ اِس بنا پر اُس جواب کو دیکھنے سے قاصر ہیں کیوں کہ آپ کچھ مختلف طرح کے جواب کی توقع کر رہے ہیں؟

☆۔ یسوع خداوند ہے، اِس کا کیا معنی ہے؟ اِس سے خداوند کے ساتھ چلنے کے لئے آپ کی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

☆۔ آپ خداوند یسوع مسیح کی ''فرزندیت'' کے خیال سے کیا حوصلہ پاتے ہیں؟

☆۔ ہمارے لئے مسیح یسوع کی خداوندیت اور فرزندیت کو سمجھنے کی کیا اہمیت ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ آپ کی آنکھیں کھول دے اور آپ دیکھ سکیں کہ کس طرح خدا آپ کی دُعاؤں کے جواب دیتا ہے۔

☆۔ خداوند کے شکر گزار ہوں کہ وہ ''خداوند'' ہے۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی زندگی کا کوئی ایسا کونہ اور گوشہ آپ پر ظاہر کرے جہاں پر آپ اُس کی اطاعت و تابعداری میں زندگی بسر نہیں کر رہے۔

☆۔ خداوند کی فرزندیت کے لئے اُس کے شکر گزار ہوں کہ وہ آپ کے دُکھوں اور رنج والم کو محسوس کر سکتا ہے

باب 12

فقیہوں اور فریسیوں پر افسوس

متی 23:1-39 ☆ مرقس 12:38-40 ☆ لوقا 20:45-47 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح براہ راست فریسیوں سے بات چیت کرتے رہے۔ وہ ظاہری طور پر تو پاک اور روحانی دکھائی دیتے تھے۔ لیکن اصل میں وہ ریاکار تھے۔ خداوند یسوع مسیح اُن کی ریاکاری بھانپ لیتے اور اکثر اُن کی ریاکاری کو بے نقاب کر دیتے تھے۔ اِس حصہ میں، اُنہوں نے بھیڑ سے کہا کہ وہ فریسیوں اور اُن کے طور طریقوں سے خبردار رہیں۔ ہم ایسی باتوں پر فریسیوں کا ردِ عمل سمجھ سکتے ہیں۔

فریسیوں جیسے مذہبی گروپ کو خدا کے لوگوں کے لئے ایک خطرے کے طور پر دیکھنا خلاف قیاس بات تھی۔ وہ شریعت پر عمل پیرا ہونے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ وہ اپنے مذہبی فرائض کی انجام دہی میں بڑے وفادار تھے۔ وہ موسیٰ کی شریعت کے معلم تھے۔ اور اپنے دَور کے لوگوں میں اُن کا بڑا شب شبا اور بڑی عزت تھی۔ خداوند یسوع مسیح نے اُن کے دل کی گہرائیوں میں جھانکا۔ اُنہوں نے اُن کی شریعت پرستی، ہوشیاری چالاکی اور تکبر کو ایک خطرہ کے طور پر دیکھا۔ وہ لگتے روحانی تھے لیکن اُنہوں نے یسوع اور اُس کی تعلیم کو رد کر دیا تھا۔ وہ لوگوں کو خداوند سے گمراہ کر کے مذہب اور شریعت پرستی کی طرف لے جا رہے تھے۔ ہمارے دَور میں آج بھی فریسی ہیں۔ وہ لوگوں کی شریعت پرستی کی طرف راہنمائی کرتے اور اُنہیں مذہبی سرگرمیوں میں مصروف رکھتے ہیں لیکن خداوند یسوع مسیح کی طرف اُن کی راہنمائی نہیں کرتے۔ وہ لوگوں کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اگر وہ نیک کام کریں گے تو خدا کے منظورِ نظر ہوں گے۔

خداوند یسوع مسیح نے لوگوں کو یاد دلایا کہ شرع کے عالم موسیٰ کی گدی پر بیٹھتے ہیں۔ یعنی وہ خدا کی شریعت اور کتاب مقدس کی تفسیر و تشریح کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ وہ معلم تھے اور شریعت کو نافذ کرتے تھے۔ معاشرے میں اُن کا بڑا عزت اور مقام تھا۔ لیکن جو کچھ شریعت کہتی تھی وہ خود نہیں کرتے تھے۔ خداوند نے لوگوں سے کہا کہ وہ فریسیوں کی تعلیم پر عمل تو کریں لیکن اُن جیسا طرز زندگی نہ اپنائیں۔

فریسی بھاری بوجھ باندھ کر لوگوں کی پشت پر رکھتے تھے لیکن خود اُس بوجھ کو اُنگلی لگانے کے لئے بھی تیار نہیں

ہوتے تھے۔ہم جو کلام سنانے والے ہیں ہمارے لئے کس قدر اہم بات ہے کہ ہم اِس بات کو یقینی بنائیں کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہی منادی کریں؟ جن باتوں پر ہم عمل پیرا نہیں ہوتے ہم اُن باتوں کے تعلق سے لوگوں پر کوئی حکم چلانے کی جسارت نہیں کر سکتے۔منادی کرنا ایک الگ بات ہے جبکہ اُن باتوں کو اپنی عملی زندگی سے ظاہر اور ثابت کرنا بالکل ایک مختلف بات ہے۔فریسیوں کی طرح بہت سے کلیسیائی قائدین تعلیم تو بہت اچھی دیتے ہیں، لیکن اُن کی عملی مسیحی زندگی اُن کی تعلیم سے قطعی مختلف ہوتی ہے۔

یسوع نے فریسیوں پر غور کی تو اُنہیں ایسے لوگ نظر آئے جنہوں نے خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں، لیکن اُن کی نیت اور دلی محرکات درست نہیں تھے۔وہ لوگوں سے اپنی تعریف اور بڑائی چاہتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ لوگ اُن پر توجہ دیں، اُنہیں پسند کریں اور اُن کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔اِس بات کا اظہار فریسیوں کے لباس سے ہوتا ہے۔

مقدس مرقس اور لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ فریسی لمبے لمبے چوغے پہنتے تھے۔متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ فریسی اپنی پوشاک کے کنارے چوڑے رکھتے تھے(متی 5:35)اِس کی کوئی عملی وجہ نہیں تھی۔صرف اور صرف نمایاں نظر آنے کے لئے وہ ایسا کرتے تھے۔دراصل اُن کا یہ ایمان تھا کہ ایسا لباس زیب تن کرنے سے لوگ اُن کی عزت کریں گے اور جو کچھ وہ بیان کریں گے اُن کی بات بھی توجہ اور غور سے سنی جائے گی۔وہ ایمان رکھتے تھے کہ اُنہیں لوگوں میں اپنا ایک نام اور معیار قائم کرنا چاہیے۔اِس نام ونمود کا اُن کے دلوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔یہ صرف ظاہر داری کی باتیں تھیں۔

غور کریں کہ متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ فریسی اپنے تعویذ بڑے بناتے تھے۔تعویذ چمڑے کی ایک تھیلی ہوتی تھی۔جس میں خدا کے کلام کے حصے رکھے جاتے تھے اور وہ اُسے ماتھے پر باندھ کر رکھتے تھے۔اگرچہ اُس دور میں مذہبی راہنماؤں کے لئے اِس طرح کے تعویذ پہننا معمول کی بات ہوتی تھی۔اِس میں جو بات ہماری توجہ حاصل کرتی ہے وہ یہ ہے کہ فریسی معمول سے بڑے تعویذ بناتے تھے۔وہ اُنہیں لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے لئے بڑے بناتے تھے۔(متی 5:23)

فریسی لوگ ضیافتوں میں صدر نشینی چاہتے تھے۔(متی 6:23)وہ بازاروں میں چلتے لوگوں سے سلام کی توقع کرتے تھے۔وہ لوگوں میں مشہور ہونا چاہتے تھے۔اُن کی یہ خواہش تھی کہ لوگ اُن کی عزت کریں۔اور اُنہیں ''ربی'' کہہ کر پکاریں۔جس کا مطلب ہے آقا یا اُستاد۔اِس سے قطعی مختلف، یسوع کو گناہگاروں کا دوست کہا

جاتا تھا۔یسعیاہ 2:53 اِسے یوں بیان کرتا ہے۔

''وہ آدمیوں میں حقیر و مردود، مردِ غمناک اور رنج کا آشنا تھا۔لوگ اُس سے گویا روپوش تھے اُس کی تحقیر کی گئی اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی۔'' (یسعیاہ 2:53)

خداوند یسوع مسیح نے بھیڑ سے کہا کہ وہ کسی کو ''ربی'' یا ''باپ'' نہ کہیں۔کیوں کہ آسمان پر اُن کا ایک ہی ''ربی'' اور ''باپ'' ہے۔اور نہ ہی وہ کسی کو ''استاد'' کہیں کیوں کہ مسیح اُن کا اُستاد تھا۔آئیں اِس بیان کو تفصیل سے دیکھیں۔

جب خداوند یسوع مسیح لوگوں سے یہ کہتے ہیں کہ وہ کسی کو ربّی، اُستاد، یا باپ نہ کہیں تو اِس سے اُن کا کیا مطلب ہے۔ہمیں کلامِ مقدس میں سے اِس بات کو سیاق و سباق سے دیکھنا ہوگا۔یہ بیان کرنے کے بعد کہ وہ کسی کو ربی، اُستاد یا باپ نہ کہیں، خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں کا ذکر کیا۔(متی 13:23) اگر خداوند یسوع مسیح اُنہیں اُستاد کہتے ہیں تو اِس آیت کا کیا مطلب ہے۔خداوند خدا نے کلیسیا کو طرح طرح کی نعمتیں اور خدمتیں دی ہیں۔یعنی اُستاد اور پاسبان یہ سب کلیسیائی بڑھوتی اور ترقی کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔تاکہ مسیح کا بدن ترقی پائے۔

''اور اُسی نے بعض کو رسول اور بعض کو نبی اور بعض کو مبشر اور بعض کو چرواہا اور اُستاد بنا کر دے دیا۔تاکہ مقدس لوگ کامل بنیں اور خدمت گزاری کا کام کیا جائے اور مسیح کا بدن ترقی پائے۔'' (افسیوں 4:11-12)

مسیح کے بدن میں اِن نعمتوں کو تسلیم کرنا غلط بات نہیں ہے۔آج ہماری کلیسیاؤں میں موجود ایسی نعمتوں، لیاقتوں اور خدمت کی نعمتیں رکھنے والے لوگ قابلِ عزت و احترام ہیں۔اِس کی روشنی میں کسی شخص کو ''اُستاد'' (ربی) ''پاسبان'' کہنا غلط معلوم نہیں ہوتا۔اگر وہ شخص کلیسیائی ترقی اور بڑھوتی میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے تو اُسے اِس طور سے مخاطب کرنا بُری بات نہیں ہے۔رسولوں نے بھی اکثر اُستادوں، (معلمین) اور چرواہوں کا ذکر کیا ہے۔2 تیمتھیس 1:11 میں پولس خود کو رسول اور اُستاد کہتا ہے۔

اِس آیت کا بنیادی مقصد خطاب نہیں بلکہ روّیہ ہے۔غور کریں کہ فریسی یہ چاہتے تھے کہ لوگ اُنہیں ''اُستاد'' اور ''ربی'' کہیں۔یہاں پر قابلِ توجہ نکتہ یہ ہے کہ فریسی لوگ اپنے خطاب کے چکر میں پھنسے ہوئے تھے۔اُن کے لئے اُن کا لقب اور خطاب ہی سب سے بڑی بات تھی۔خداوند یسوع مسیح ایسے نظام کے خلاف بات کرتے ہیں جو ایسے خطابات کو فروغ دیتا ہے۔خداوند ایسے لوگوں کے خلاف بولتے ہیں جو اختیار اور عزت اور

نام ونمود کے بھوکے پیاسے ہوتے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں کی مخالفت کرتے ہیں جو لوگوں کی طرف سے توجہ اور تعریفی کلمات سننا پسند کرتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ لوگ اُن کے بارے میں اچھی رائے قائم کریں۔ خداوند ہمیں لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے پھندے میں پھنسنے کے تعلق سے آگاہ اور خبردار کرتے ہیں تاکہ ہم لوگوں کی طرف سے ایسی توجہ اور دلچسپی کے طالب نہ ہوں۔

خداوند نے عزت اور وقار کے حصول کے اِس معاملہ پر مزید بات کی۔ خداوند نے اپنے سامعین کو بتایا کہ اِس بات کے طالب ہونے کی بجائے کہ لوگ اُنہیں ''ربی'' یا ''اُستاد'' کہیں اور لوگ اُن پر خصوصی توجہ دیں اُنہیں چاہئے کہ وہ خدا کے خادم ہونے پر مطمئن ہوں اور اِسی پر قناعت کریں۔ خداوند یسوع مسیح نے اِسی طور پر خدمت گزاری کا کام کیا۔ خداوند نے کبھی بھی اِس بات کا مطالبہ نہیں کیا کہ لوگ اُنہیں اُستاد یا آقا کہہ کر پکاریں۔ وہ لوگوں کی طرف سے کھوکھلی ستائش اور تعریفی کلمات کی جستجو میں نہیں تھے۔

خداوند نے مزید بتایا کہ وہ جو اپنے آپ کو بڑا بناتے ہیں چھوٹے کئے جائیں گے۔ اِس کے برعکس اگر وہ اپنے آپ کو چھوٹا بنائیں تو سرفراز کئے جائیں گے۔ فریسیوں نے ایک ''مذہبی پاک کلب'' قائم کر رکھا تھا۔ وہ عام آدمی کے ساتھ کوئی میل جول نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ وہ دوسروں کی بہ نسبت خود کو بہت اہم خیال کرتے تھے۔ وہ لوگوں کی طرف سے القاب و خطاب پسند کرتے تھے۔ آج بھی یہی مسئلہ پوری دُنیا میں پایا جاتا ہے۔ ایسے پاسبان اور مذہبی قائدین موجود ہیں جو اپنے آپ کو دوسروں سے مقدم ٹھہرانا چاہتے ہیں۔ وہ لوگوں کی دلچسپی اور توجہ کے دلدادہ ہیں۔ اُن کی یہی خواہش ہے کہ کلیسیا کے عام ایمانداروں کی بہ نسبت اُنہیں خاص عزت واحترام ملے۔ اُن کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ چکی ہے کہ اگر اُن کے نام کے ساتھ اچھا اور اعلیٰ قسم کا خطاب ہوگا تو وہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ نمایاں ہوں گے۔ ضرورت ہے کہ ایسا تکبر اور غرور لوگوں کی زندگیوں میں سے ختم کیا جائے۔

فریسی خدا کے کام میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے۔ خدا کی بادشاہت میں قابل قدر خادم ہونے کی بجائے وہ اُس کے دشمن بنے بیٹھے تھے۔ متی 13:23 میں بتایا گیا ہے کہ فریسی اپنے نمونے اور تعلیم سے لوگوں کو آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے سے روک رہے تھے۔ اُن کی زندگی کا متکبرانہ روّیہ اور ریاکاری لوگوں کو خدا سے دُور لے جارہی تھی۔

فریسی پرجوش اور توانا تھے۔ اُنہوں نے بہت سے لوگوں کو اپنے اعتقاد اور ایمان پر قائل کرلیا تھا۔ اُن کے

پیروکار بھی کسی طور پر اُن سے پیچھے نہ تھے۔ خداوند یسوع مسیح نے بھیڑ کو بتایا کہ فریسیوں کے پیروکار اُن سے بھی بدترین ہیں۔ خداوند یسوع مسیح کی زبان سے یہ بہت سخت الفاظ ادا ہوئے تھے۔ انہوں نے فریسیوں کو ''جہنم کے فرزند'' کہا۔

خداوند یسوع مسیح نے کھلم کھلا فریسیوں کی ریاکاری کی مخالفت کی۔ متی 23:16 میں اُنہوں نے فریسیوں کو اندھے راہ دکھانے والے کہا۔ بالفاظ دیگر، وہ لوگوں کی راہنمائی تو کرتے ہیں لیکن اصل میں اُنہیں خود راستے کا علم نہیں۔ وہ لوگوں کو بتاتے تھے کہ ہیکل کی قسم کھا سکتے ہیں لیکن اگر اُس قسم کو قائم نہ رکھیں تو کوئی بات نہیں پر اگر ہیکل کے سونے کی قسم کھائیں تو وہ اُس قسم کے پابند ہیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ ایک شخص مذبح کی قسم تو کھا سکتا ہے اور اگر اُس قسم پر قائم نہ رہے تو کوئی بات نہیں لیکن اگر وہ قربان گاہ پر گزرانی گئی چیز کی قسم کھائے تو وہ اُس کا پابند ہے۔ دراصل وہ اپنی قسموں اور وعدوں سے جان چھڑانے کا کوئی عذر اور بہانہ تلاش کر رہے تھے۔ اپنی باتوں کو قائم رکھنے کی بجائے اُنہوں نے اپنے وعدوں سے چھٹکارے کے احمقانہ طریقے تلاش کر رکھے تھے۔ بالخصوص جب چیزیں اُن کے مفاد میں نہیں ہوتی تھیں۔ وہ اپنی ضروریات کے عین مطابق بنانے کے لئے لئے مختلف باتوں کی تفسیر اور تشریح بڑی چالاکی اور مکاری سے کر لیتے تھے۔

متی 23:23 میں خداوند نے بیان کیا کہ فریسی کس طرح پودینے اور سونف اور زیرہ پر دہ یکی دیتے ہیں۔ جب شریعت کا یہ پہلو سامنے آتا تھا تو وہ محتاط اور شریعت پرست ہو جاتے تھی۔ خداوند یسوع مسیح نے شریعت کے اہم ترین پہلو کو نظر انداز کرنے پر اُن کی سرزنش کی۔ وہ پودینے اور سونف پر دہ یکی دیتے تھے۔ لیکن رحم انصاف اور وفاداری کو نظر انداز کر رہے تھے۔ خداوند نے اُن کے دینے پر اُن کو ملامت نہیں کی بلکہ اُنہیں اِس بات کا چیلنج دیا کہ وہ دیگر معاملات کو بھی اپنی زندگی کی ترجیحات میں شامل کریں۔

میں نے ایسی کلیسیاؤں کو دیکھا ہے جو اپنے اصول وضوابط میں اِس قدر سخت اور پابند ہیں کہ وہ اُن لوگوں پر مطلق رحم نہیں کرتیں جو اُن کے اصول وضوابط کو توڑتے ہیں۔ بجائے اِس کے کہ وہ ناراض لوگوں کو واپس خداوند کے پاس لائیں اُن کی سختی اور تنقیدی روّیے لوگوں کو خداوند سے اور بھی دُور کر دیتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے اِس بات کو مچھر کو چھانٹے اور اُونٹ کو نگلنے سے تشبیہ دی۔ بالفاظ دیگر، اُن کی سب ترجیحات غلط تھیں۔ وہ چھوٹی باتوں پر زیادہ توجہ دے رہے تھے جبکہ اہم باتوں کو بالکل ناچیز جان رہے تھے۔

ہم بھی اُن فریسیوں جیسا طرزِ عمل اختیار کر سکتے ہیں۔ آج بھی کلیسیا میں بہت سے ''مچھر'' ہیں۔ علم الٰہیات پر

چھوٹے چھوٹے نکات اور عباداتی طریقہ کار بہت بڑی تفریق کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ایک دفعہ مجھے کینیڈا میں ایک چھوٹے سے دیہی علاقہ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں پر ایک ہی عقیدے اور تعلیم سے تعلق رکھنے والی پانچ یا چھ کلیسائیں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر موجود تھیں۔اُن میں سے بعض کلیسیاؤں کے اراکین کی تعداد دس سے بھی کم تھی تو بھی وہ تھوڑے فاصلے پر موجود اپنی ہم ایمان کلیسیا میں شمولت کرتے تھے اور نہ ہی اپنے وسائل کو مشترکہ مفاد کے لئے استعمال کرتے تھے۔اُن کی ساری توجہ اور دھیان اپنے اپنے گرجہ گھر تعمیر کرنے پر مرکوز تھی۔جب ہم ایسے معاملات پر تفرقے اور لڑائیوں میں پڑ جاتے ہیں تو خدا کی بادشاہی متاثر ہوتی ہے۔خداوند یسوع مسیح نے اپنے سامعین کو چیلنج دیا کہ وہ ایسے چھوٹے معاملات کو بالائے طاق (ایک طرف رکھنا) رکھتے ہوئے خدا کی بادشاہی کے لئے مل جل کر کام کریں۔

خداوند یسوع مسیح نے متی 25:23 میں فریسیوں پر الزام عائد کیا کہ وہ پیالے اور رکابی کو باہر سے تو صاف کرتے ہیں لیکن اندر سے وہ ہر طرح کی نجاست اور گندگی سے بھرے ہوئے ہیں۔ظاہری طور پر وہ مذہبی دکھائی دیتے تھے لیکن اندر سے وہ ہر طرح کے لالچ اور خود غرضی سے بھرے ہوئے تھے۔وہ ''سفیدی پھری ہوئی قبروں'' کی مانند تھے۔وہ قبروں کو باہر سے تو رنگ کر دیتے تھے لیکن اُن کے ایسا کرنے سے اِس حقیقت میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں آتی تھی کہ وہ قبریں ہڈیوں اور گلے سڑے گوشت سے بھری ہوتی تھیں۔خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں کو یہ چیلنج دیا کہ وہ اپنی ترجیحات کو درست کریں۔اگر وہ اندر سے پہلے صفائی کرتے تو باہر سے اُنہوں نے خود ہی پاک صاف ہو جانا تھا۔

فریسیوں نے گزرے وقت کے نبیوں کی قبروں کو تعمیر کیا اور راستبازوں کی قبروں کی تزین و آرائش کا کام کیا۔اپنے ایسے اعمال وافعال سے وہ یہ ظاہر کر رہے تھے کہ وہ خدا کے خادمین اور انبیاء اکرام کی بہت عزت کرتے ہیں۔وہ اپنی تعلیمات میں نبیوں کی باتوں کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرتے تھے۔اپنی باتوں میں وہ یہ بیان کرتے تھے کہ اپنے باپ دادا کی طرح وہ کبھی بھی نبیوں کو ہلاک نہیں کریں گے۔ایسا کہنے سے وہ یہ ثابت کر رہے تھے کہ وہ نبیوں کے قاتلوں کی اولاد ہیں۔دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ زبانی کلامی تو انبیاء اور خادمین کی عزت کرتے تھے لیکن اُن کی طرف سے کی گئی تنبیہ پر کوئی توجہ اور دھیان نہیں دیتے تھے۔خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں اِس طرح دیکھا گویا کہ وہ اپنے باپ دادا کی بدکاریوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔

حتیٰ کہ خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں کو سانپ اور افعی بھی کہا۔وہ اپنی تعلیمات سے لوگوں کو زہر آلودہ کر رہے

تھے۔خدا نے مزید انبیاہ کو اُن کے پاس بھیجنا تھا۔خداوند یسوع مسیح نے اِس بات کی پیش گوئی کی کہ وہ اُن انبیاہ کو بھی قتل کر دیں گے۔اُن کو کوڑے ماریں گے اور اُنہیں عبادت خانوں سے نکال دیں گے۔وہ شہر بہ شہر اُن کا تعاقب کریں گے۔آنے والے دنوں اور سالوں میں بالکل ایسا ہی ہوا۔خداوند یسوع مسیح کی موت میں فریسیوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔پولس جو کہ ایک فریسی تھا اُس نے شہر بہ شہر مسیحیوں کا تعاقب کر کے اُن کو ہلاک کیا۔خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں بتایا کہ وہ بالکل ایسے ہی مجرم ٹھہریں گے جیسے وہ لوگ جنہوں نے اپنے دَور میں نبیوں اور خدا کے خادمین کو ہلاک کیا۔

خداوند یسوع مسیح نے ایک دلخراش آہ کے ساتھ اِس بات کو ختم کیا۔اُنہوں نے یروشلیم کے لوگوں کو یاد دلایا کہ اُس نے کتنی ہی بار چاہا کہ وہ اپنے لوگوں کو اپنے پاس کھینچ لے جس طرح مرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں تلے جمع کر لیتی ہے پر اُنہوں نے اُس کے پاس آنا نہ چاہا۔خداوند یسوع مسیح یہاں پر مذہبی راہنماؤں کی بات کر رہے ہیں۔وہ ایسے لوگوں سے مخاطب تھے جو مذہبی سرگرمیوں میں مصروف تھے لیکن خدا کے بیٹے کے لئے اُن کے پاس کوئی وقت نہیں تھا۔خدا کے ساتھ اُن کا اپنا کوئی تعلق اور رشتہ نہیں تھا تو بھی وہ دوسروں کو خدا کی راہ دکھانے کے لئے جدو جہد میں مصروف عمل تھے۔وہ اپنی تعلیمات کا دفاع کرتے اور اپنے عبادتخانوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔لیکن از خود گناہ کی حالت میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ظاہری طور پر سب کچھ ٹھیک دکھائی دیتا تھا لیکن اندر سے ہر ایک چیز ابتری کا شکار تھی۔

خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں کو یہ باور کراتے ہوئے اپنی بات ختم کی کہ وہ اُس وقت تک اُسے دوبارہ نہیں دیکھیں گے جب تک کہ اُسے جلال میں دوبارہ بادلوں پر آتے ہوئے نہ دیکھیں۔خداوند یسوع مسیح نے فریسیوں سے یہی آخری بات کی۔یعنی دوبارہ اُن کی اُس سے ملاقات بطور ایک منصف ہوگی۔اگر آج وہ آپ کے پاس بطور ایک منصف آجائے تو کیا آپ تیار ہوں گے؟

چند غور طلب باتیں

☆ ۔دل کی پاکیزگی کے لئے خدا کی خواہش کے بارے میں یہ حوالہ ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟

☆ ۔مچھر کو چھانٹے اور اونٹ کو نگل جانے کا کیا مطلب ہے؟ آج کے دَور میں ہم کس طرح سے ایسا کر رہے ہیں؟

☆ ۔خدمت میں اپنے نام کو جلال دینے کے طالب ہونے کے بارے میں ہم کیا سیکھتے ہیں؟

☆ ۔کیا خداوند کی بہ نسبت کلیسیا میں اپنے عہدے سے محبت کرنا ممکن ہے؟ وضاحت کریں۔

☆ ۔ہمارے لئے یہ کیوں کر اہم ہے کہ ہم عہدے اور رُتبوں کے چکر میں نہ پھنسیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی کے ایسے کونے گوشے آپ پر واضح کرے جہاں پر آپ فریسیوں کی مانند ہیں؟

☆ ۔اپنی زندگی میں موجود تکبر کے لئے خداوند سے معافی مانگیں، خداوند سے خادم رہنے کے لئے قناعت پسندی اور مطمئن رہنے کی توفیق اور فضل مانگیں۔لوگوں کو خوش کرنے کی خواہش اور اپنی پہچان حاصل کرنے کی طلب وخواہش سے رہائی پانے کیلئے دُعا کریں۔

☆ ۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی سے ہر طرح کی ریاکاری کو دُور کر دے۔اُس سے فضل اور توفیق مانگیں کہ آپ بہ دل و جان محبت کے ساتھ اُس کی خدمت کر سکیں۔

☆ ۔کیا آپ ایسے راہنماؤں کے بارے میں جانتے ہیں جو اپنے عہدوں اور رُتبوں کی بھول بھلیوں میں کھو کر رہ گئے ہیں؟ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ اُنہیں فضل اور توفیق عطا فرمائے تا کہ وہ خادمانہ روّیے کے ساتھ بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اُس کے ساتھ چل سکیں۔

باب13

بیوہ کی دمڑیاں

مرقس 44-41:12 ☆ لوقا 4-1:21 پڑھیں

یہاں پر ہم خداوند یسوع مسیح کو ہیکل میں کھڑے لوگوں کا بغور جائزہ لیتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اُنہوں نے دولتمندوں کو ہیکل کے خزانہ میں اپنے ہدیہ جات ڈالتے ہوئے دیکھا۔ خداوند یسوع مسیح ابھی وہاں پر کھڑے تھے کہ ایک بیوہ نے آ کر چند ایک سکے ہدیہ میں ڈالے۔ ہدیہ میں ڈالے جانے والے یہ سکے سب سے چھوٹے سکے تھے یعنی اُن کی مالیت بہت کم تھی۔ مقدس مرقس بیان کرتے ہیں کہ یہ سکے محض ایک دھیلا تھا۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ چند پیسے تھے نا کہ چند روپے۔ (مرقس 42:12)

جب خداوند یسوع مسیح نے دیکھا کہ اُس عورت نے ہدیہ میں کیا دیا ہے تو یہ بات اُن کے دل کو چھوگئی۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو بلا کر کہا کہ اِس بیوہ نے اپنا سب کچھ ڈال دیا ہے۔ اُنہوں نے اُس عورت کے دو سکے ڈالنے پر اُس کو سراہا۔ اور اپنے شاگردوں سے کہا اُن دولتمندوں اور عبادت میں آنے والے دیگر لوگوں سے زیادہ ہدیہ اِس بیوہ نے ڈالا ہے۔ کیوں کہ دولتمندوں نے تو اپنی دولت کی کثرت میں سے دیا جبکہ اِس عورت نے تو اپنی روزی بھی ہدیہ میں ڈال دی تھی۔ خداوند یسوع مسیح نے اُس بیوہ کے نذرانے کو دیگر ہدیہ جات سے زیادہ پسند کیا۔ یہاں پر ہمارے سیکھنے کے لئے کئی ایک اہم اسباق موجود ہیں۔

پہلی بات۔ خداوند یسوع مسیح یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی دولت کی کثرت سے نہیں بلکہ درست روّیہ کے ساتھ پوری خوشی کے ساتھ ہدیہ جات پیش کریں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اُس کے لوگ دینے والے لوگ بنیں۔ خدا کے کام میں کبھی وسعت نہیں آ سکتی اگر اُس کے لوگ اپنے ہدیہ جات، دہ یکیاں اور شکر گزاریاں خدا کے حضور پیش نہ کریں۔ خداوند یسوع مسیح کا کھڑے ہو کر لوگوں کو ہدیہ جات ڈالتے ہوئے دیکھنے کی تصویر ہمارے سامنے بھی ایک چیلنج پیش کرتی ہے۔ اُس روز خداوند عبادت کے لئے آنے والے لوگوں کو ہدیہ جات دیتے ہوئے بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ وہ توقع کر رہے تھے کہ لوگ دیں تا کہ آسمانی باپ کے کام میں وسعت پیدا

ہو۔خداوند آج ہم سے بھی یہی توقع کرتے ہیں۔

دوسری بات جو یہاں پر قابلِ غور ہے وہ یہ کہ ہدیے کی اہمیت اِس لحاظ سے نہیں ہوتی کہ وہ کتنا زیادہ یا بڑا ہے بلکہ اُس کی اہمیت اور قدر اِس بات سے ہوتی ہے کہ وہ کس دل اور کیسے روّیے کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔خداوند یسوع مسیح دولتمندوں کے بڑے بڑے ہدیہ جات سے نہیں بلکہ بیوہ کے چھوٹے سے ہدیہ سے متاثر ہوئے تھے۔اگرچہ دولتمندوں نے بڑے بڑے ہدیہ جات پیش کئے۔لیکن اُنہوں نے ایثار وقربانی کے جذبہ کے تحت کچھ نہیں دیا تھا۔اُن کے پاس اپنی ضروریات کے لئے پیچھے بھی بہت کچھ موجود تھا۔اُن کے دستر خوانوں پر کھانے پینے کی کثرت تھی۔اُن کے پاس آنے والے کل کی ضروریات کے لئے بھی سب کچھ موجود تھا۔اُن کے ہدیہ جات میں قربانی کا کوئی عنصر شامل نہیں تھا۔اِس کے برعکس بیوہ نے اپنا سب کچھ، حتیٰ کہ اپنی روز کی روٹی بھی ہدیہ میں ڈال دی تھی۔اُسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اُس نے کل روٹی کہاں سے کھانی ہے۔کیوں کہ اُس کے پاس صرف یہی دو دمڑیاں تھیں جو اُس نے ہدیہ میں ڈال دی تھیں۔خداوند جانتے تھے کہ اُس بیوہ نے خدا کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہوکر دلی خوشی سے یہ ہدیہ پیش کیا ہے۔اُس بیوہ نے خدا اور اُس کے کام کو اپنی زندگی میں اوّلیت دی۔اُس نے خدا کی بادشاہی کی وسعت کے لئے اپنے اگلے وقت کا کھانا بھی قربان کر دیا تھا۔خداوند یسوع مسیح اُس بیوہ کے ہدیے میں محبت، عقیدت اور قربانی دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

اُس دن اُس بیوہ کے ہاتھ میں دو دمڑیاں تھیں۔وہ ایک دمڑی ہدیہ میں دے کر باقی ایک اپنے پاس رکھ سکتی تھی۔لیکن اُس نے دونوں ہی ہدیہ میں گزراننے کا فیصلہ کیا۔اُس بیوہ نے اپنی فکر کئے بغیر دونوں دمڑیاں ہدیہ میں ڈال دیں۔اُس نے اپنی فکروں اور ضروریات کے لئے خداوند پر بھروسہ کیا۔خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یہ تعلیم دی کہ وہ کل کے لئے فکرمند نہ ہوں۔متی 6:34 میں اُنہوں نے اپنے شاگردوں سے کہا۔
''پس کل کے لئے فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کر لے گا۔آج کے لئے آج ہی کا دُکھ کافی ہے۔''
اکثر اوقات ہم کل کے لئے اِس قدر فکرمند ہو جاتے ہیں کہ ہمیں آج کچھ دینا بہت مشکل لگتا ہے۔میں بھی اِس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ ہمیں اپنے مستقبل کے لئے بھی کچھ کرنا چاہئے۔اِس میں حکمت اور دانائی کا پہلو پایا جاتا ہے۔لیکن کئی دفعہ اپنے مستقبل کی فکر کو مدنظر رکھتے ہوئے خداوند اور اُس کی بادشاہت کی وسعت کے لئے کچھ نہ دینا محض ایک بہانہ ہوتا ہے۔ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کل کیا ہوگا یا کل آئے گا بھی یا نہیں۔

خدا یہ چاہتا ہے کہ آج جو کچھ ہمارے پاس موجود ہے ہم اُسے اِس کی خدمت کے لئے خرچ کر دیں۔ اپنے ارد گرد لوگوں کی ضروریات کو بھی نظر انداز نہ کریں۔ ہمارا دشمن بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے ہماری توجہ کل پر مرکوز رکھتا ہے۔ اُس بیوہ نے اپنی توجہ آنے والے کل پر مرکوز نہ ہونے دی اور اُس لمحہ خداوند کی بہترین خدمت گزاری کی۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ اس باب میں ہم دینے کی اہمیت کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ کیا آپ قربانی کے جذبے کے تحت خداوند کو دیتے ہیں؟

☆۔ ہمارا دینا کس طور سے اِس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہم کس چیز کو اہم سمجھتے ہیں؟

☆۔ کیا کل کے لئے اپنا روپیہ پیسہ بچانا غلط بات ہے؟ ہم کل کی تیاری اور آج کی ضروریات کے لئے دینے میں کس طرح سے توازن قائم کر سکتے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے ایسے ایمان کے لئے درخواست کریں کہ آپ اور بھی قربانی کے جذبہ کے تحت دے سکیں۔

☆۔ آسمان کی بادشاہی کیلئے جوش و جذبے کے فقدان کے لئے خداوند سے معافی مانگیں۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آسمان کی بادشاہی کے لئے آپ کے جذبوں کو حیات نو بخشے تاکہ آپ کے دینے سے اُن جذبوں کی عکاسی ہو سکے۔

☆۔ خداوند کا شکر کریں کہ جب وہ دستیاب چیزوں کو دینے کے لئے ہماری راہنمائی کرتا ہے تو پھر وہ آنے والے کل کے لئے ہماری ضروریات کے لئے بھی فراہم کرے گا۔

باب 14

اُخیر زمانہ کے نشانات (حصہ اوّل)

متی 24:1-14 ☆ مرقس 13:1-14 ☆ لوقا 21:5-20 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح ہیکل میں گئے اور لوگوں کو ہیکل کے خزانہ میں ہدیہ جات ڈالتے ہوئے دیکھا۔
جب وہ وہاں سے روانہ ہوئے تو شاگردوں نے اُن کی توجہ بڑی بڑی اور عالیشان عمارتوں کی طرف مرکوز کرائی۔اُن شاندار عمارات کی تعمیر اور تزین و آرائش میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی گئی تھی۔ بلکہ خطیر رقوم خرچ کی گئی تھیں۔اگر چہ یہ سلیمان کی ہیکل کی مانند تو پر کشش اور خوبصورت نہ تھی تو بھی اس ہیکل کا جاہ و جلال بھی دیکھنے کے قابل تھا۔مقدس مرقس اور لوقا بیان کرتے ہیں کہ شاگردوں نے خاص طور پر اُن پتھروں کو سراہا جو اُس ہیکل کی تعمیر میں استعمال کئے گئے تھے۔
خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا۔ بلکہ ہیکل مکمل طور پر تباہ کر دی جائے گی۔خداوند یسوع مسیح کی یہ بات شہنشاہ ططس کے دَور میں ہونے والے واقعہ سے متعلق ایک نبوتی کلام تھا جس نے حکم دیا تھا کہ ہیکل کو برباد کر دیا جائے۔
کئی دفعہ ہماری زندگی میں ایسے اوقات آتے ہیں جب ہم اِس بات پر محوِ حیرت ہوتے ہیں کہ خدا نے ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہونے دیا۔اِس حوالہ میں ہمیں اِس بات کے تعلق سے خبردار کیا گیا ہے کہ ہم اس جہاں کی چیزوں کو بہت زیادہ اہمیت نہ دیں۔کیوں کہ یہ چیزیں عارضی اور فانی ہیں۔میں اپنے دَور کے ایمانداروں سے ملا جو خداوند کے لئے اپنی محبت اور عقیدت سے بڑھ کر اپنے گرجہ گھروں کو اہمیت دیتے ہیں۔ہیکل بڑی شاندار عمارت تھی۔اِس سے لوگوں کا خدا کے ساتھ رشتہ متاثر ہوا تھا۔کیوں کہ اُس کی خوبصورتی نے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا تھا۔ہماری زندگی میں بھی ایسی چیزیں واقع ہو سکتی ہیں۔
خداوند یسوع مسیح کی ہیکل کے تعلق سے اِس بات نے شاگردوں کو بہت متاثر کیا۔اُنہوں نے اُس سے کہا کہ وہ اِس بات کی وضاحت کرے۔وہ چاہتے تھے کہ اُنہیں اِس بات کا علم ہو کہ یہ سب باتیں کب واقع ہوں گی۔اُنہوں نے اُس سے اخیر زمانہ کے نشانات کے بارے میں بھی پوچھا۔ظاہر ہے کہ وہ اِس بات کو سمجھتے تھے

کہ ہیکل کی تباہی اور بربادی اِس بات کا واضح نشان ہوگی کہ اُس کی آمد ثانی قریب ہے۔آئیں خداوند یسوع مسیح کے جواب پرغور کریں جس میں اُنہوں نے بیان کیا کہ اخیر زمانہ قریب آنے پر کیا کیا واقع ہوگا۔

پہلا نشان۔جھوٹے مسیح

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اخیر دنوں میں وہ ایسے لوگوں سے خبردار رہیں۔اُنہوں نے بتایا کہ بہت سے لوگ آ کر اِس بات کا دعویٰ کریں گے کہ وہی مسیح ہے۔وہ بہت سے لوگوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔شیطان کو کتابِ مقدس کی پیش گوئیوں کا علم ہے۔اور وہ خدا کے کام کی نقل کرنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔اُن دنوں جھوٹے مسیحیوں کو شیطان کی طرف سے ایسی قدرت اور اختیار ملے گا کہ وہ معجزات کرسکیں۔ہمیں ایسے پھندے میں نہ پھنسنے کے لئے محتاط ہونے کی ضرورت ہوگی۔یہ کس قدر اہم ہے کہ ہم خدا کے کلام سے واقفیت حاصل کریں۔اور اِس قابل ہوں کہ خدا کی اور آنے والے جھوٹے نبیوں کی آواز میں امتیاز کرسکیں۔

دوسرا نشان۔جنگ وجدل کی افواہ

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردکو تعلیم دیتے ہوئے بیان کیا کہ اَخیر زمانہ میں جنگ وجدل کی افواہیں بھی زور پکڑلیں گی۔یعنی مختلف ممالک کے تعلقات میں کشیدگی کے باعث ہلچل اور افراتفری پیدا ہو جائے گی۔جنگی صورتحال خارج از امکان نہ ہوگی۔قومیں قوموں کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوں گی۔سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ یہ سب اَخیر زمانہ کا آغاز ہوگا۔

اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ خاتمے سے پہلے اِن سب باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے۔جب وہ اِن پیش گوئیوں کو پورا ہوتے دیکھیں تو گھبرانہ جائیں۔اُنہوں نے پہلے ہی اُنہیں بتادیا کہ یہ سب کچھ واقع ہوگا۔

تیسرا نشان۔قحط اور زلزلے

جب آخری دن قریب آئیں گے تو زمین پر ایک ہلچل پیدا ہو جائے گی۔خدا کی برکت زمین پر سے اُٹھ جائے گی۔ضرورت کے مطابق خوراک دستیاب نہ ہوگی۔پوری دُنیا میں قحط پڑ جائے گا۔جگہ جگہ بھونچال آئیں گے۔مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ زمین پر وبائیں پھوٹ پڑیں گی اور آسمان پر عجیب وغریب نشانات دکھائی دیں گے۔یہ نشانات آخری دوَر کی تکلیفوں کا آغاز ہوں گے۔دُنیا کو آگاہ کرنے کا خدا کا یہ اپنا طریقہ ہوگا کہ

اخیر وقت آپہنچا ہے۔

چوتھا نشان۔ایمانداروں پر ایذا رسانی کا دَور

جب یہ سارے نشانات دُنیا میں ظاہر ہوں گے۔اُس کے ساتھ ہی مسیح یسوع کی کلیسیا پر بہت ایذا رسانی کا دَور آئے گا۔جوں جوں وقت قریب آئے گا دشمن اپنی کوششیں تیز کر دے گا۔وہ کلیسیا کو اپنا ہدف بنا کر اُس پر حملہ آور ہوگا۔ایمانداروں کو ایذا رسانی کے لئے حوالہ کیا جائے گا۔اُن کے مسیحی ایمان کی بنا پر اُنہیں پکڑوایا جائے گا اور وہ ہلاک کر دیئے جائیں گے۔اُن کے ایمان کی بنا پر اُنہیں مارا پیٹا جائے گا اور اُن کے کوڑے لگائے جائیں گے۔وہ بادشاہوں اور حاکموں کے سامنے گواہوں کے طور پر کھڑے ہوں گے۔اور انجیل کی منادی دُنیا کی انتہاہ تک ہوگی۔خداوند یسوع مسیح کی خاطر ایمانداروں کا قربان ہو جانا ایک بہت بڑی زبردست گواہی ہوگی۔خداوند نے وعدہ کیا کہ اُس کا روح اُن دنوں اُن کے ساتھ ہوگا۔اور وہ ایذا رسانی کے دَور میں اِس بات کے لئے پریشان نہ ہوں کہ وہ کیا بیان کریں گے۔ایسے وقت میں روح القدس خاص طور پر اُن کے ساتھ ہوگا اور اُنہیں بولنے کے لئے الفاظ عطا کرے گا۔ایذا رسانی کے اُس دور میں خدا خاص طور پر اُن کے قریب ہوگا۔

مقدس مرقس اور لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ اُن دنوں بھائی بھائی کو حوالہ کریں گے تاکہ اُس کے ایمان کی بنیاد پر اُس پر مقدمہ چلایا جائے۔باپ بچوں کو حوالہ کریں گے کہ اُنہیں ستایا حتیٰ کہ ہلاک کیا جائے۔بچے ماں باپ کو اربابِ اختیار کے حوالہ کریں گے۔خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ لوگ اُس کے نام (مسیح کے نام) کی خاطر اُن سے عداوت رکھیں گے اور اُن سے نفرت کریں گے۔

خداوند یسوع مسیح نے لوقا 18:21 میں اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُن دنوں قائم اور مضبوط رہنے سے اُن کے سر کا ایک بال بھی ضائع نہ ہوگا۔آخر تک قائم رہنے کے سبب سے وہ ابدی زندگی حاصل کریں گے۔خواہ دشمن اُن کے بدنوں کو نقصان پہنچائے یا برباد کر دے تو بھی جو کام خدا نے اُن کی زندگیوں میں کیا ہے دشمن اُسے گزند (نقصان) نہ پہنچا سکے گا۔دشمن اُن کے بدنوں کو حاصل کر لے گا مگر اُن کی روحیں خداوند میں محفوظ رہیں گی۔وہ ابدالآباد خدا کی حضوری میں محفوظ اور سلامت رہیں گے۔

پانچواں نشان۔ گر جانا

جب ایمانداروں پر سخت ایذاہ رسانی آئے گی تو کلیسیا میں بہت سے لوگ اپنے ایمان کو چھوڑ دیں گے۔ متی 40:24 ہمیں بتاتا ہے کہ وہ کس طرح گر جائیں گے۔ **پہلی بات**:۔ وہ اپنے ایمان کو چھوڑ دیں گے، یعنی وہ خداوند یسوع مسیح اور اُس کے کلام کی سچائی سے منہ موڑ لیں گے۔ سچائی جاتی رہے گی۔ وہ اپنے ایمان پر سمجھوتہ کر لیں گے اور وہی تعلیم دیں گے جو اُن کو اچھی اور مناسب لگتی ہو گی۔

دوسری بات۔ وہ ایک دوسرے کو محبت کرنا چھوڑ دیں گے۔ اُن دنوں مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے اور ایک دوسرے سے نفرت کریں گے۔ ایسی صورت میں دشمن کی چالاکی اور مکاری کلیسیا میں پھوٹ ڈالنا ہو گی۔ تا کہ دُنیا سے کلیسیا کا تاثر اور اثر ورسوخ ختم ہو جائے۔

تیسری بات۔ بہت سے جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ دشمن ایسے مرد وزن کو کلیسیا میں رکھے گا تا کہ کلیسیا اندر سے کمزور اور کھوکھلی ہو جائے۔ جھوٹے نبی معززین ہوں گے جو کلیسیا کو غلط تعلیمات اور غلط راہنمائی دیں گے۔ یہ جھوٹے نبی کلیسیا میں شیطان کا آلۂ کار بن کر اُسے پر فریب طریقہ سے گمراہی کے راستہ پر ڈال دیں گے۔

آخری بات۔ بدکاری بہت زیادہ بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ میرا اِس بات پر ایمان ہے کہ نہ صرف دُنیا میں بلکہ کلیسیا میں بھی بدکاری عروج پر پہنچ جائے گی۔ ہمارے دَور میں کلیسیائی قائدین کی بددیانتی اور اُن کی بدکاریوں کی بہت سے کہانیاں اور قصے زبان زدعام ہیں (مشہور)۔ یہ سب محبت کے ٹھنڈے پڑ جانے کی طرف اشارہ ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے ہمیں یاد دلایا ہے کہ آخیر زمانہ میں کلیسیا کو اندر ہی سے دُکھ پہنچے گا۔ کلیسیا کو تباہ کرنے کی دشمن کی اِس سازش اور کوشش کے باوجود، خداوند نے وعدہ کیا ہے کہ انجیل کا پیغام پھیلتا رہے گا۔ شیطان خدا کی بادشاہی کی وسعت میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکے گا۔ (متی 14:24) جب انجیل دُنیا کی انتہا تک پھیل جائے گی تب خاتمہ ہو گا۔ شیطان کا ہر ایک چیز پر اختیار نہیں ہے۔ خدا اپنے ارادہ اور مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر رہے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اخیر زمانہ میں ایمانداروں کو پیش آنے والی مشکلات اور دشواریوں کے بارے میں یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟ کیا آپ مشکلات کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہیں؟

☆۔کیا ہمارے دَور میں ایسی چیزوں کے واقع ہونے کے شواہد موجود ہیں؟

☆۔اِس حوالہ میں خدا نے ہیکل کو گرائے جانے کی اجازت دی۔کیا خدا نے آپ کی زندگی میں آپ کو کسی چیز سے محروم کیا ہے؟ اِس کے وسیلہ سے خدا نے آپ کو کیا سکھایا ہے؟

☆۔تباہی اور بربادی کے لئے دشمن کی کاوشوں کے باوجود بادشاہی کو وسعت دیں،اس حوالہ سے ہم اس تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔آپ کے ایمان میں آپ کو شکست دینے کے لئے دشمن کی کاوشوں کے باوجود وفادار رہنے کے لئے خدا سے فضل اور توفیق مانگیں۔

☆۔اِس بات کے لئے خدا کے شکرگزار ہوں کہ بالاخر وہی فاتح ہوگا۔خدا کا شکر کریں کہ دشمن غالب نہیں آسکتا۔

☆۔اِس بات کے لئے خدا سے معافی مانگیں کہ آپ نے اُس کی بہ نسبت دیگر چیزوں کو اپنی زندگی میں زیادہ اہمیت دی۔

باب 15

آخیر زمانہ کے نشانات (حصہ دوئم)

متی 24:15-35 ☆ مرقس 13:15-31 ☆ اور لوقا 21:21-33 پڑھیں

ہم اخیر زمانہ کے تعلق سے مسیح یسوع کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پچھلے باب میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح بعض والدین اپنے بچوں کو مسیحی ایمان کے باعث اربابِ اختیار کے حوالہ کریں گے۔ بہت سے لوگ دُکھ اٹھائیں گے اور اپنے خداوند کے لئے جامِ شہادت نوش کریں گے۔ اس حوالہ میں، خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو اُس اجاڑنے والی مکروہات کے تعلق سے خبردار کیا جس کا ذکر دانی ایل نبی نے بھی کیا ہے۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو تنبیہ کی کہ جب وہ اُس مکروہ چیز کو مقدس مقام پر دیکھیں تو وہ پہاڑوں کو بھاگ جائیں۔ آئیں بغور جائزہ لیں کہ خداوند نے یہاں پر اپنے شاگردوں کو کیا تعلیم دی ہے۔

دانی ایل نبی نے یہ نبوت کی تھی کہ وہ دن آئیں گے جب ایک زبردست حکمران ہیکل میں ایک مکروہ شبیہ کو نصب کرے گا۔

''اور باسٹھ ہفتوں کے بعد وہ ممسوح قتل کیا جائے گا۔ اور اُس کا کچھ نہ رہے گا اور ایک بادشاہ آئے گا جس کے لوگ شہرِ مقدس کو مسمار کریں گے اور اُس کا انجام گویا طوفان کے ساتھ ہوگا اور آخر تک لڑائی رہے گی۔ بربادی مقرر ہو چکی ہے۔ اور وہ ایک ہفتہ کے لئے بہتوں سے عہد قائم کرے گا۔ اور نصف ہفتہ میں ذبیحہ اور ہدیہ موقوف کرے گا اور فصیلوں پر اُجاڑنے والی مکروہات رکھی جائیں گی، یہاں تک کہ بربادی کمال کو پہنچ جائے گی۔ اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اُس اُجاڑنے والے پر واقع ہوگی۔'' (دانی ایل 9:26-27)

بہت سے مفسرین اِس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ ایسا اُس وقت ہوا جب اینٹیوخس افیفی فینز Antiochus Ephiphanes نے یروشلیم میں خداوند کی ہیکل میں مشتری دیوتا (دیوتاؤں کا دیوتا) کے لئے ایک مذبح بنایا۔ موسوی شریعت کے مطابق تو غیر اقوام کو ہیکل میں داخل ہونے کی بھی اجازت نہ تھی۔ لیکن یہاں پر ہم خداوند کی ہیکل میں غیر قوموں کا ایک مذبح قائم ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یہ تو خداوند خدا کے خلاف ایک نہایت مکروہ چیز اور کفر تھا۔ یہی تو اینٹیوخس افیفینز Antiochus Aphiphanes

چاہتا تھا۔ وہ سب پر اِس بات کو عیاں کرنا چاہتا تھا کہ وہ اسرائیل کے خدا کا خوف نہیں مانتا اور اُس نے کھلم کھلا اُس کی تذلیل کی۔

خدا کے لوگوں کو یہ بتایا گیا کہ جب وہ اُس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو ہیکل میں دیکھیں تو پہاڑوں کو بھاگ جائیں۔ کیوں کہ اِس صورت میں ایذاہ رسانی کی شروعات ہوں گی۔ یہ اِس بات کی علامت اور نشانی ہوگی کہ خدا کے لوگوں پر ایک بہت بڑی مصیبت اور مشکل آنے والی ہے۔ خداوند یسوع کی وفات کے بعد جو کچھ ہیکل میں ہوا تھا وہی کچھ ایک بار پھر وقوع پذیر ہوگا۔ یوحنا رسول نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ایسا وقت آئے گا جب خدا کے لوگ ایک بار پھر سے دشمن کے ہاتھوں کچلے جائیں گے۔ مکاشفہ 11:1-2 لکھتے ہوئے اُس نے کہا۔

''اور مجھے عصا کی مانند ایک ناپنے کی لکڑی دی گئی اور کسی نے کہا کہ اُٹھ کر خدا کے مقدس اور قربان گاہ اور اُس میں کے عبادت کرنے والے کو ناپ اور اُس صحن کو جو مقدس کے باہر ہے خارج کر دے اور اُسے نہ ناپ کیوں کہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا ہے۔ وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے تک پامال کریں گی۔''

جیسے جیسے خداوند کی آمد کے دن نزدیک آئیں گے، زمین پر ایک زبردست کفر بیان ہوگا۔ غیر ایماندار لوگ خدا کی مقدس چیزوں کو پامال کرنے میں پس و پیش سے کام نہیں لیں گے بلکہ برملا طور پر مقدس چیزوں کو روندیں گے۔ وہ خدا اور اُس کی مقدس چیزوں پر اپنا مکا لہرائیں گی۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ کفر اور ایذاہ رسانی کے وہ دن بہت کٹھن ہوں گے۔ جب ایماندار اُن چیزوں کو وقوع پذیر ہوتا ہوا دیکھیں تو سب کچھ پیچھے چھوڑ کر فوری طور پر اپنی جانیں بچانے کے لئے بھاگ جائیں۔ ایذاہ رسانی کا یہ دَور آناً فاناً شروع ہو جائے گا۔

متی 19:24 میں خداوند کے رحم و ترس پر غور کریں، اُنہوں نے حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کے لئے ایک خاص فکرمندی کا اظہار کیا۔ ''مگر افسوس اُن پر جو اُن دنوں حاملہ ہوں اور جو دُودھ پلاتی ہوں۔''

وہ جانتے تھے کہ حاملہ اور شیر خوار بچوں کی ماؤں کے لئے اپنی جانیں بچانیں کے لئے اپنے بچوں کو ساتھ لے کر اِدھر اُدھر بھاگنا کس قدر مشکل ہوگا۔ خداوند کی توجہ بالخصوص ایسی عورتوں پر تھی۔ کیوں کہ وہ ہمارے دُکھ درد سے واقف رہتا ہے۔ غور کریں کہ خداوند نے اپنے بچوں کو یہ چیلنج دیا کہ وہ دُعا کریں کہ اُنہیں جاڑوں اور سبت کے روز بھاگنا نہ پڑے جبکہ سفر کرنا ان کے اصولوں و ضوابط کی خلاف ورزی ہوگی۔ (متی 20:24) خداوند نے بڑے گہرے ترس کے ساتھ یہ نبوت کی۔ وہ نہایت فروتن نبی ہیں۔ اُنہوں نے ایسے لوگوں کے دُکھ درد کو محسوس

کیا جنہیں اُن دنوں بھاگنا پڑے گا۔ اُنہوں نے اُن کی کشمکش کو دیکھا اور جب یہ بات کہی تو جن حالات و واقعات کا لوگوں کو سامنا ہوگا اِس پر اُن کا دل بہت دُکھی اور شکستہ تھا۔ ہمیں اپنے دَور میں ایسے بہت سے منادوں اور خادموں کی ضرورت ہے جو اُن لوگوں کے دُکھ درد کو محسوس کر سکیں جن کے درمیان وہ کلام کی منادی کرتے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یہ بھی بتایا کہ وہ دن بہت پریشانی اور ذہنی دباؤ کے ہوں گے۔ خداوند نے یہ وعدہ کیا اگر چہ یہ ایذا رسانی بہت شدید ہوگی تو بھی اُس کا دورانیہ بہت مختصر ہوگا۔ اگر یہ مدت کم نہ کی جاتی تو کوئی نہ بچتا۔ خداوند اپنے لوگوں کی جانیں بچانے کے لئے اُن دنوں کو کم کرے گا۔

خدا کے لوگوں کو کیوں کر مشکلات، دُکھوں اور دردوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ اِس سوال کا کوئی بھی آسان جواب نہیں ہے۔ ہم تو صرف یہی جانتے ہیں کہ خدا اپنے لوگوں کو اپنے بڑے بڑے کاموں کے لئے تیار کرنے کے لئے ایسے وقتوں کو استعمال کرے گا۔ مشکل گھڑی اور پریشانی اور تشویش کی صورتحال میں ترجیحات تبدیل ہو کر رہ جاتی ہیں۔ خدا کے لوگ تقویت پاتے ہیں۔ ہم اُس کی محبت اور اُس کی توفیق بخشنے والی قوت کو ایک نئے اور گہرے طور پر سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ شیطان ہماری مخالفت کرے گا لیکن جو کچھ بھی دشمن ہمارے خلاف کرتا ہے اُسی چیز کو خدا ہمیں مزید تقویت دینے اور بڑے بڑے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے استعمال کرتا ہے اور اُسی سے ہماری اُس کے ساتھ قربت مضبوط اور گہری ہو جاتی ہے۔

خداوند یسوع نے اپنے سامعین کو بتایا کہ ایذا رسانی کے دَور میں بہت سے جھوٹے مسیح اور نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ وہ خدا کے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے بہت سے نشانات اور عجیب کام کر کے دکھائیں گے شیطان کا اپنا ایک طریقہ ہے اور وہ اپنے جھوٹے نبیوں کو بھیجے گا کہ اگر ممکن ہو تو خدا کے لوگوں کو بھی اپنے دام فریب میں پھنسا لیں۔ خداوند نے ہمیں پہلے ہی انتباہ کر دیا ہے تاکہ ہم اُس کے فریب میں نہ آئیں۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یاد دلایا کہ اُس کی آمد کو سب لوگ دیکھیں گے۔ وہ ایسے آجائے گا جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔ ہر آنکھ اُسے دیکھے گی۔ جب وہ آئے گا تو اُس کی آمد جلالی ہوگی۔

متی 28:24 میں خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یاد دلایا کہ جہاں مُردار ہے وہاں گدھ بھی ہوں گے۔ خداوند یسوع مسیح نے یہ ظاہر کرنے کے لئے اِس مثال کو استعمال کیا کہ جس طرح ایک گدھ کی

فطرت میں یہ بات شامل ہوتی ہے کہ وہ مُردار کو تلاش کرے، بالکل اُسی طرح ایمانداروں کی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ مسیح کو اُس کی آمد پر پہچانیں۔ خداوند کی آمد کے تعلق سے ایمانداروں کے درمیان کوئی سوال نہیں ہوگا۔ جو خداوند کے ہیں، خداوند انہیں پہچان لے گا۔

لوقا 24:21 کے مطابق جب تک غیر قوموں کا دَور پورا نہیں ہوگا اُس وقت تک یروشلیم روندا جائے گا۔ اِس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب خدا کی توجہ غیر قوموں پر مرکوز ہو جائے گی۔ مسیح کی خوشخبری پوری دُنیا میں ہوگی جس سے بہت سے مرد و زن خدا کے پاس آجائیں گے۔ ہم اپنے دَور میں ایسا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں کیوں کہ ہر قوم و قبیلہ سے بہت سے لوگ مسیح کے پاس آرہے ہیں۔ غیر قوموں کے اِس دَور میں، یہودی دُکھ میں ہی مبتلا رہیں گے۔ ہمارے پاس اِتنا وقت نہیں کہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ یہودیوں نے کس حد تک سخت دُکھ سہا۔ وہ کئی نسلوں سے نفرت اور قتل و غارت کا نشانہ ہیں۔ اِس سلسلہ کو ختم کرنے کے لئے بھر پور کاوشیں کی گئی ہیں۔ وقت آئے گا جب خدا پھر سے اُن پر رحم اور ترس بھری نگاہ کرے گا۔

ایذا رسانی کے دَور کے فوراً بعد آسمان پر بڑے زبردست قسم کے نشانات ظاہر ہوں گے۔ سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ آسمان سے ستارے گریں گے اور آسمان ہل جائیں گے۔ اور خداوند یسوع مسیح ازخود آسمان پر ظاہر ہوگا۔ اُس دن قوموں پر بڑی بھاری مصیبت آئے گی۔ کیوں کہ اُنہوں نے اُسے رد کیا اور اُس کی طرف رجوع نہ لائے تھے۔ اب اُن کی عدالت ہوگی۔

خدا اپنے فرشتوں کو بھیج کر روئے زمین سے اپنے لوگوں کو فراہم کرے گا۔ اِس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایمانداروں کو دُکھ میں سے گزرنا پڑے گا اور اُن پر بڑی ایذا رسانی کا دَور شروع ہوگا۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو انجیر کے درخت کی مثال پیش کی۔ اُنہوں نے کہا کہ جب وہ انجیر کے درخت میں کونپلیں نکلتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اُنہیں اِس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ موسمِ گرم کی آمد آمد (بہت قریب) ہے۔ اِسی طرح اُنہیں اخیر زمانہ کے نشانات دیکھنا ہوں گے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ جب تک یہ سب باتیں پوری نہ ہو جائیں اُس وقت یہ ''نسل'' تمام نہ ہوگی۔ اِس سے بائبل کے علما کے لئے کچھ مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ خداوند یسوع کے دَور کی نسل آئی اور چلی بھی گئی لیکن خداوند یسوع مسیح ابھی تک نہیں آئے۔ نیو انٹرنیشنل ورژن کے حاشیہ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ لفظ کا ترجمہ ''پشت بھی کیا جا سکتا ہے جس سے یسوع کے دَور کی پشت کا دورانیہ ہماری پشت تک آملتا ہے۔

ہمیں اِس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یسوع کے دَور کی نسل نے بھی اِس نبوت کی باتوں کی تکمیل ہوتی ہوئی دیکھی ہوگی۔ خداوند یسوع مسیح کے شاگرد بھی اِس ایذا رسانی کو سہتے سہتے اِس جہان فانی سے کوچ کر گئے جو اُن کے دَور میں شروع ہوئی تھی۔ اعمال 8:1 اِس ایذا رسانی کو بیان کرتا ہے جو یروشلیم میں شروع ہوئی تھی اور جس سے ایماندار یہودیہ اور سامریہ میں پراگندہ ہو گئے تھے۔

''...... اُسی دن اُس کلیسیا پر جو یروشلیم میں تھی بڑا ظلم برپا ہوا اور رسولوں کے سوا سب لوگ یہودیہ اور سامریہ کی اطراف میں پراگندہ ہو گئے۔''

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یاد کرایا کہ اُن دنوں جب آسمان اور زمین ٹل جائیں گے تو بھی اُس کی باتیں قائم رہیں گی۔ شیطان اپنی ساری قوتیں بھی استعمال کر لے تو بھی وہ خدا کے منصوبے اور مقصد کو کبھی ناکام نہ کر پائے گا۔

ہمیں ایسے لوگ ہونے کا چیلنج دیا گیا ہے جو خداوند کے چہرہ کے طالب ہو کر اُس کے وفادار رہیں۔ وہ دن آئے گا جب شیطان کو کھول دیا جائے گا۔ ایمانداروں کو اپنے ایمان کے باعث دُکھ اُٹھانا پڑے گا۔ ہر چیز اور ہر طرح کے حالات و واقعات پر خدا کا اختیار قائم رہے گا۔ آخری وقت میں وہ لوگ جو زمین پر رہ جائیں گے غیر ایمانداروں پر ہونے والی خدا کی عدالت سے محفوظ کئے جائیں گے۔ یہ کس قدر اہم ہے کہ ہم اِس بات کو یقینی طور پر جانیں کہ خدا کے ساتھ ہمارا تعلق اور رشتہ درست ہے۔ جب اخیر زمانہ قریب آرہا تو خداوند ہمیں وفادار رہنے کا فضل اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چند غور طلب باتیں

☆۔آپ کی زندگی میں خدا نے آزمائشوں اور دُکھوں کے وسیلہ سے کیا سرانجام دیا ہے؟
☆۔کیا ہمیں دُکھوں اور ایذا رسانیوں سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہے؟ کلام کے اِس حصہ میں ہم اِن کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟
☆۔یہ حوالہ ہمیں دُنیا میں رُونما ہونے والے واقعات پر خدا کی حاکمیت اعلیٰ کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟
☆۔کیا آپ آنے والی مشکلات اور ایذہ رسانیوں کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے آنے والی مشکلات اور دُکھوں کا سامنا کرنے کے لئے فضل اور توفیق مانگیں۔
☆۔خدا سے کہیں کہ وہ دُکھوں اور مصائب والم سے جو کچھ آپ کو سکھانا چاہتا ہے پورے طور پر سکھائے۔
☆۔خدا سے کہیں کہ وہ آپ کو اپنی قربت اور گہری رفاقت میں رکھے، تاکہ آپ جھوٹے مسیحیوں اور جھوٹے نبیوں کے فریب میں نہ پھنسیں۔
☆۔اگرچہ بعض اوقات خدا ہماری زندگی میں دُکھ اور مصائب آنے دیتا ہے تو بھی اُسے ہماری بڑی گہری فکر ہوتی ہے اور ایسے وقتوں میں وہ ہمارا بڑا خیال رکھتا ہے۔
☆۔خداوند کے شکرگزار ہوں کہ وہ ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے اور بالآخر فتح اُسی کی ہوگی۔ اِس بات کے لئے بھی اُس کا شکر کریں کہ آپ اُس میں فاتح ہیں۔
☆۔اگر آج آپ خدا سے ناواقف ہیں، کچھ دیر کے لئے دُعا میں جھکیں اور اُس سے معافی مانگیں اور اُس سے کہیں کہ اپنے فرزند کے طور پر آپ کو قبول کرلے۔

باب16

اَخیر زمانہ کے نشانات (حصہ سوئم)

متی 24:36-51 ☆ مرقس 13:32-37 ☆ لوقا 21:34-38 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح اخیر زمانہ کے آغاز میں ہونے والے حالات اور واقعات سے متعلق اپنے شاگردوں کو تعلیم دے رہے تھے۔ اُنہوں نے اُن مشکلات کے بارے میں اپنے شاگردوں کو بتایا جو اُن کی آمد ثانی سے قبل ایمانداروں پر آئیں گی۔

متی 24:36 میں خداوند یسوع مسیح نے اِس بات کو واضح کیا کہ کوئی بھی اُس کی آمد کے دن اور گھڑی کو نہیں جانتا۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُسے بلکہ فرشتوں کو بھی اِس بات کا علم نہیں کی اُس کی آمد کب ہوگی۔ صرف اور صرف باپ کو ہی اُس گھڑی اور اُس دن کا علم ہے۔ بہت سے لوگوں نے خداوند یسوع مسیح کی آمد ثانی کی پیش گوئی کرنے کی کوشش کی ہے۔ وقتوں اور معیادوں کی علامات اور نشانات کو پڑھنے سے ہمیں ایک عمومی اندازہ ہوسکتا ہے لیکن کسی کو بھی اصل دن اور درُست وقت کا علم نہیں ہوسکتا۔

چونکہ ہمیں مسیح کی آمد ثانی کی گھڑی یا دن کا کوئی علم نہیں ہے، اِس لئے ہمیں ہر وقت تیار اور مستعد رہنے کی ضرورت ہے۔ خداوند ہمیں بتاتے ہیں کہ آخری دنوں میں لوگ بالکل ایسے ہی زندگی گزار رہے ہوں گے جیسے طوفانِ نوح سے قبل ایک معمول کی زندگی گزار رہے تھے۔ اُن کی عدالت ہونے والی تھی لیکن وہ اِس کے لئے بالکل تیار نہیں تھے۔ اُنہیں آگاہ کیا گیا تھا لیکن اِس آگاہی سے اُن کے طرزِ زندگی اور طرزِ فکر میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی۔ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے خدا کے چہرہ کے طالب نہ ہوئے۔ بالاخر طوفان آیا اور اُنہیں بہا کر لے گیا۔ وہ اپنی بغاوت میں مر مٹے۔ خداوند یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ آخری زمانہ میں بالکل ایسے ہی ہوگا۔ مرد و زن خدا کی طرف پشت پھیر لیں گے۔ وہ بغاوت کرتے ہوئے گمراہ ہو جائیں گے۔ وہ اپنے گناہوں سے پھرنے سے انکار کریں گے۔

دو آدمی کھیت میں اکٹھے کام کرتے ہوں گے، ایک لے لیا جائے گا۔ دو عورتیں اکٹھی چکی پیستی ہوں گی، اُن میں

سے ایک کو خدا اپنے پاس اُٹھالے گا۔ جب کہ دوسری کو خدا کے غضب کے لئے چھوڑ دیا جائے گا۔ آپ اُن میں سے کون ہوں گے؟ اُٹھائے جانے والے یا چھوڑ دیئے جانے والے؟ کیا آپ خدا کی آمد کے لئے تیار ہوں گے؟ خداوند یسوع مسیح نے مقدس لوقا کے انجیلی بیان میں بتایا کہ اُن کے دل خمار، نشہ بازی اور اِس زندگی کی فکروں سے سست نہ پڑ جائیں گے۔(لوقا 34:21)

خمار فضول خرچی اور بے پھل سرگرمیوں سے منسلک ہے۔ وہ شخص جو خمار میں زندگی بسر کرتا ہے وہ اپنے وسائل اور زندگی کو بے معنی چیزوں پر ضائع کرتا۔ جس نشہ بازی کی خداوند یسوع مسیح بات کر رہے ہیں یہ وہ طرزِ زندگی ہے جس کے تعلق سے لکھنے کے لئے کافی شاپ (کافی پینے کی جگہ) پر بیٹھا ہوا سنتا ہوں۔ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو پارٹیوں میں اپنی زندگی گزار دیتے ہیں۔ اُنہیں اپنی شراب و کباب کی محفلوں سے بے حد لگاؤ ہوتا ہے۔ اُنہیں خدا اور اُس کے کلام کے بارے میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔

خداوند نے ہمیں اِس بات کا چیلنج دیا ہے کہ ہم اِس زندگی کی فکروں سے سست نہ پڑ جائیں۔ ہمارے پاس کیا ہے اور کیا نہیں ہے اِسی زمرے میں آتا ہے۔ کتنے ہی لوگ ہیں جو ایسی چیزوں کے پیچھے بھاگتے بھاگتے اُن ہی کی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ آپ کو اس دُنیا کی چیزوں کے اسیر ہونے کے لئے کسی امیر ملک میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ خدا کی عطا کردہ چیزوں سے غیر مطمئن اور ناشکری کا روّیہ اپنا کر غیر آسودہ اور کنگال ہو سکتے ہیں۔ مادہ پرستی اور دُنیاوی چیزوں کی جستجو ایسا گناہ نہیں جس کی مرتکب صرف دولتمند ہی ہوتے ہیں۔ یہ ہر اُس شخص کا گناہ ہے جو دُنیاوی چیزوں کی جستجو کو اپنا جوش جنون اور دیوتا بنالیتا ہے۔

اِس نکتہ کو مزید واضح کرنے اور اِس پر زور دینے کے لئے خداوند نے گھر کے ایک مالک اور چور کی کہانی سنائی۔ اگر گھر کے مالک کو اِس بات کا علم ہوتا کہ آج رات چور آنے والا ہے تو وہ جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگنے دیتا۔ وہ اپنے گھر کو نقب سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا اور ہر طرح کے وسائل بروئے کار لاتا۔ اسی طرح، چونکہ ہمیں اِس بات کا علم ہے کہ خداوند کی آمدِ ثانی قریب ہے۔ اِس لئے ہمیں بھی تیار ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ہر روز اِس حقیقت کی روشنی میں زندگی گزارنے کی ضرورت ہے کہ شاید آج ہی وہ دن ہو جب خداوند آ جائے۔

خداوند کی آمد کے لئے تیار ہونے کا کیا مطلب ہے؟ خداوند نے اس بات کی وضاحت کے لئے ایک مالک کی کہانی بتائی جس نے اپنے ایک نوکر کو گھر کا مختار ٹھہرایا۔ اُس نے اُس کو یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ گھر کے دوسرے

نوکروں کا خیال رکھے اور اُنہیں وقت پر کھانا فراہم کرے۔ اُس نوکر نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ مالک دُور گیا ہے اور جلد واپس نہیں آنے کا اپنے ماتحت نوکروں کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ اور دی گئی دولت کو اپنے دوست احباب کے ساتھ عیش و عشرت میں اُڑانا شروع کر دیا۔ جب مالک آ کر دیکھے گا کہ اُس کے نوکر نے کیا کیا گُل کھلائے ہیں تو وہ اُس کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا؟ کیا اُس کا مالک اُسے سخت سے سخت سزا نہیں دے گا؟ اِس کے برعکس اگر وہ نوکر دی گئی ذمہ داری کو نبھانے میں وفادار رہے تو کیا اُس کو اُس کا اجر نہ ملے گا؟ تیار ہونے کا مطلب اُس کام کو سرانجام دینے میں وفادار اور مستعد رہنا ہے جو خداوند نے ہمیں کرنے کے لئے دیا ہوا ہے۔

یہی حقیقی چیلنج ہے۔ عین ممکن ہے کہ ہم مختلف طرح کے کاموں میں بہت زیادہ اُلجھ کر رہ جائیں۔ لیکن کیا ہم اُس کام میں بھی مصروف و مشغول رہتے ہیں جس کے لئے ہم بلائے گئے ہیں؟ نوکر کو مالک کے نوکروں کی خدمت اور اُنہیں کھانا فراہم کرنے پر مقرر کیا گیا تھا۔ اگر وہ سونپی گئی ذمہ داری سے ہٹ کر کچھ اور ہی کرنا شروع کر دیتا تو پھر کیا ہونا تھا؟ ہوسکتا ہے کہ وہ کوئی اچھا کام ہی کرتا لیکن یہ وہ کام تو نہیں ہونا تھا جس کے لئے مالک نے اُسے مقرر کیا تھا۔ اِس صورت میں اِس نے نافرمانی کا مرتکب ہونا تھا۔ تیار ہونے کا مطلب مالک کے لئے مصروف ہونے کا نام نہیں۔ تیار ہونے کا مطلب وفادار ہونا ہے۔

لوقا 21:37-38 ہمیں بتاتا ہے کہ جب خداوند یسوع نے یہ تعلیم دی تو اُس وقت وہ ہیکل میں تھے۔ اُس کے سامعین مذہبی راہنما تھے جو دل سے خدا کی خدمت اور پرستش کرنے کے خواہاں تھے۔ وہ نہ کرنا جس کے لئے خدا نے ہمیں بلایا ہے یہ نہ صرف غیر ایمانداروں کا گناہ ہے بلکہ اِس گناہ کے مرتکب تو ایماندار بھی ہو رہے ہیں۔ اور ایسے ایماندار ہر کلیسیا میں پائے جاتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔خداوند کی آمدِ ثانی کے لئے تیار ہونے کا کیا مطلب ہے؟

☆۔کیا آج آپ خدا کی آمدِ ثانی کے لئے تیار ہیں؟

☆۔اِس زندگی میں خدا نے آپ کو کیا کرنے کے لئے بلایا ہے؟ کیا آپ اُس کام کو سرانجام دینے کے لئے وفادار رہے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کا شکر کریں کہ اس نے ہمارے لئے واپس آنے کا وعدہ کیا ہے۔

☆۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ واضح طور پر آپ کو دکھائے کہ اُس نے کس خدمت کے لئے آپ کو بلایا ہے۔اُس کام کے لئے وفادار رہنے کے لئے اُس سے مدد مانگیں۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کے دل کو ٹٹولے،اور ہر اُس چیز کو آپ پر ظاہر کرے جو آپ کو اُس کی آمد کے لئے تیار ہونے کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔

باب 17

دس کنواریوں کی تمثیل

متی 25:1-13 پڑھیں

گزشتہ چند ابواب میں ہم نے دیکھا کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنی جلالی آمد کے تعلق سے بات چیت کی۔متی 25 باب میں اُنہوں نے اپنی تعلیم کی وضاحت کے لئے اپنے شاگردوں کے سامنے ایک تمثیل بیان کی۔اُنہوں نے بیان کیا کہ خدا کی بادشاہی اُن دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی اپنی مشعلیں لے کر دُلہا کے استقبال کو نکلیں۔

شادی کی تقریب کا انعقاد بالعموم دلہن کے گھر پر ایک بڑی ضیافت کے ساتھ ہوتا تھا۔تمام دوست احباب کو مدعو کیا جاتا تھا۔یہیں سے دُلہا دُلہن کو اپنے گھر لے جاتا تھا جو اُس نے اُس کے لئے تیار کیا ہوتا تھا۔جن دس کنواریوں کا ذکر یہاں پر کیا گیا ہے وہ دُلہن کی سہیلیاں تھیں۔جو ضیافت کی تقریب میں دُلہے کی آمد کی منتظر تھی۔

اُن دس کنواریوں کے تعلق سے چند ایک باتوں پر غور فرمائیں۔اُن دس میں سے پانچ عقلمند اور پانچ بیوقوف تھیں۔اُن میں فرق اِس حقیقت سے سامنے آتا ہے کہ اُن پانچ نے اپنی مشعلوں کے لئے اپنے ساتھ اضافی تیل لے لیا تھا جبکہ بیوقوف کنواریوں نے ایسا نہ کیا۔

دُلہے نے آنے میں دیر لگائی۔دُلہن کی سہلیاں انتظار کرتے کرتے تھک گئیں اور اُنہیں نیند آنے لگی۔آدھی رات کے قریب اُنہوں نے ایک شور سنا۔''دُلہا آ گیا ہے، اُس کے استقبال کو نکلو۔''(متی 25:5)دس کنواریوں نے نیند سے بیدار ہو کر اپنی اپنی مشعلیں اُٹھائیں، بیوقوف کنواریوں نے محسوس کیا کہ اُن کی مشعلوں میں تیل ختم ہوتا جا رہا ہے، پس اُنہوں نے عقلمند کنواریوں سے کچھ تیل مانگا۔عقلمند کنواریوں نے اُنہیں تیل دینے سے انکار کر دیا۔اُنہوں نے اُنہیں مشورہ دیا کہ بہتر ہے کہ بیچنے والوں سے جا کر مول لے لو۔

پانچ بیوقوف کنواریاں اپنی مشعلوں کے لئے تیل خریدنے کے لئے دوڑ کر گئیں۔جب وہ ابھی دُور ہی تھیں تو دُلہا ضیافت میں آ پہنچا اور دروازہ بند ہو گیا۔اُنہوں نے واپس پہنچ کر دیکھا کہ دروازہ تو بند ہو چکا ہے۔اُنہوں

نے چیخ چیخ کر کہا کہ اُن کے لئے دروازہ کھول دیا جائے۔ اندر سے جواب آیا۔ ''میں تم کو نہیں جانتا۔'' (متی 5:25) چونکہ وہ تیار نہیں تھیں اِس لئے وہ ضیافت میں شریک ہونے سے رہ گئیں۔ خداوند یسوع مسیح نے اِس تمثیل سے ایک چیلنج دیا کہ ہم اُس کی آمد کے لئے ہر وقت تیار رہیں کیوں کہ ہم اُس دن کو جانتے ہیں اور نہ اُس گھڑی کو۔

اِس تمثیل میں کئی ایک اہم نکات ہیں جن پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ غور کریں کہ عقلمند اور بیوقوف کنواریاں دونوں ہی تقریب میں اکٹھی آئیں۔ تو بھی وہ ایک دوسرے سے مختلف تھیں۔ بیوقوف کنواریوں کو ضیافت میں شریک ہونے نہ دیا گیا۔ دُلہے نے کہا کہ وہ اُن کو نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں۔ وہ کنواریاں دروازے پر کھڑی تھیں، وہ عقلمند کنواریوں کی سہلیاں تھیں تو بھی اُنہیں ضیافت میں شرکت کی اجازت نہ ملی۔ آج بھی کئی لوگ ایسے ہی ہیں۔ ایسے لوگ ہماری کلیسیاؤں موجود ہیں جو ہماری منسٹریز میں معاونت کرتے ہیں۔ وہ اِس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ خداوند کی آمد کے منتظر ہیں۔ وہ خداوند سے محبت کرنے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ اُسے جانتے بھی نہیں۔ خدا کی روح کی تجلی اُن کے دلوں میں روشن نہیں ہوتی۔

دوسرا نکتہ جس پر توجہ فرمانے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ پانچ عقلمند کنواریوں نے اُنہیں تیل نہ دیا۔ خدا کے روح کے تیل کا ایک ہی سرچشمہ ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کے لئے لازم ہے کہ ہم مسیح کے پاس آئیں اور اپنے لئے شخصی طور پر اُس تیل کو حاصل کریں۔ ہمارے دوست احباب اور عزیز واقارب کا ایمان شخصی طور پر ہمارے لئے کسی کام کا نہیں۔ پانچ بیوقوف کنواریوں کو اِس بات کا احساس تو ہوا لیکن دیر ہو چکی تھی۔ اُنہیں ضیافت میں شرکت کے لئے اپنی سہلیوں پر اعتماد تھا لیکن اُنہوں نے بھی اُن کی کوئی مدد نہ کی۔

بیوقوف کنواریوں کو اپنے لئے تیل حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ عقلمند کنواریاں اُنہیں صرف اور صرف راہنمائی دے سکیں کہ وہ جا کر بیچنے والوں سے اپنے لئے مول لے لیں۔ ہمارا ایمان شخصی طور پر ہمارا اپنا ایمان ہونا چاہئے۔ اگر ہم اُس کی حضوری میں داخل ہو کر ابدالاباد اُس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو پھر لازم ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا شخصی طور پر خدا کے ساتھ ایک مضبوط رشتہ اور تعلق قائم ہو۔

جب بیوقوف کنواریاں ضیافت میں آئیں تو دیر ہو چکی تھی۔ اندر سے آنے والی آواز نے صاف کہہ دیا کہ اُس کی اُن سے کوئی جان پہچان نہیں۔ اُنہیں کیسے سخت اور مایوس کن الفاظ سننے پڑے۔ اُنہوں نے درست فیصلہ کرنے میں دیر لگا دی تھی۔ جب دُلہا آیا تو وہ تیار نہ تھیں۔ جب وہ واپس آئے گا تو دروازہ بند ہو جائے گا اور

کوئی داخل نہ ہو پائے گا۔خداوند یسوع مسیح کی آمد کے وقت بھی ایسا ہی ہوگا۔ہمیں یہ تو معلوم نہیں کہ وہ کب آئے گا لیکن اِس تمثیل سے اتنا ضرور جانتے ہیں کہ جب وہ آئے گا تو نجات اور معافی کا درواز بند ہو چکا ہوگا۔ نوح کے دنوں میں،طوفان آیا اور کشتی کے دروازے بند کر دیے گئے۔ جب وہ دروازے بند ہو گئے تو پھر کشتی میں داخل ہونے کا کوئی موقع باقی نہ رہا۔خداوند کے لئے ہمارا فیصلہ لازمی اور شخصی طور پر ہونا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ کل موقع ہاتھ سے نکل چکا ہو۔

چند غور طلب باتیں

☆۔یہاں پر ہم ''مذہبی'' اور خدا کے حقیقی فرزندوں کے درمیان فرق کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔مذہبی لوگوں کے تیل،انسانی کاوشوں اور روح کے تیل کے درمیان کیا فرق پایا جاتا ہے؟

☆۔مسیح کے لئے شخصی فیصلہ کی ضرورت کے بارے میں ہم کیا سیکھتے ہیں؟ کیا کوئی دوسرا شخص ہمارے لئے یہ فیصلہ کرسکتا ہے؟

☆۔کیا آپ کو معلوم ہے کہ خدا کا روح آپ میں بسا ہوا ہے؟ آپ کی زندگی میں اُس کی حضوری کا کیا ثبوت ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔کیا آپ کو اِس بات کی یقین دہانی ہے کہ آپ خدا کے فرزند ہیں؟ چند لمحات کے لئے اُس طریقہ کے لئے اُس کی شکرگزاری کریں جس کے وسیلہ سے اُس نے آپ کو اپنے خاندان میں بلایا ہے۔

☆۔خدا سے کہیں کہ وہ آپ کو معاف فرمائے اور اپنے روح سے معمور کر دے تا کہ آپ اُس کی راہنمائی میں زندگی بسر کرتے ہوئے اپنی زندگی میں اُس کے کاموں کو سرانجام دے سکیں۔

☆۔خدا کا شکر کریں کہ وہ دن قریب ہے جب وہ واپس اِس دُنیا میں ہمیں لینے کے لئے آئے گا۔اُس بڑے جشن کیلئے بھی اُس کی شکرگزاری کریں جو ہم ایک دن منائیں گے۔

☆۔خدا سے کہیں کہ وہ آپ کی مدد کرے تا کہ آپ اُس کے لئے تیار ہو سکیں، خدا سے کہیں کہ وہ اپنی آمد کی تیاری کے لئے جو کچھ کرنے کی ضرورت ہے آپ پر واضح کر دے۔

باب 18

توڑوں کی تمثیل

متی 25:14-30 پڑھیں

اُس کی آمدِ ثانی کے لئے تیار ہونے کا کیا مطلب ہے، خداوند یسوع مسیح نے اِس تعلق سے اپنی گفتگو کو جاری رکھا۔ اُنہوں نے سفر پر جانے والے ایک شخص کے تعلق سے ایک کہانی بتائی۔ اُس آدمی نے اپنے نوکروں کو اپنی غیر موجودگی میں کاروبار میں لگانے کے لئے سرمایہ دیا۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ ہر شخص کو ایک جیسا سرمایہ نہ ملا۔ ایک نوکر کو پانچ، دوسرے کو دو تیسرے کو ایک توڑا ملا۔ توڑے سے مراد ہر خاص لیاقت اور قابلیت نہ لی جائے جو خداوند ہمیں عطا کرتا ہے۔ اگرچہ اس حوالہ کا اطلاق ایسی لیاقتوں اور صلاحیتوں پر بھی ہوتا ہے۔ توڑا سونے یا چاندی کا 75 پونڈ یا 34 کلوگرام کا وزن ہوتا تھا۔

15 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ ہر ایک نوکر کو اُس کی لیاقت کے مطابق ہی ملا۔ کیونکہ مالک اپنے ہر ایک نوکر کو بخوبی سمجھتا اور جانتا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ ہر ایک کے لئے کتنا سرمایہ کافی ہوگا۔ ہماری زندگی میں کچھ ایسے اوقات آتے ہیں جب ہم سمجھتے ہیں کہ ذمہ داری اور سونپا گیا بوجھ ہماری بساط سے باہر ہے۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ خدا ہماری برداشت سے باہر ہم پر بوجھ نہیں ڈالتا۔ وہ شخصی طور پر ہم سے واقف ہے۔ اگر خدا نے آپ کو کوئی خاص بوجھ دیا ہے تو آپ یقین رکھیں کہ آپ خداوند کے فضل سے اُس کو اُٹھا بھی سکیں گے۔

جس آدمی کو پانچ توڑے ملے تو اُس نے اپنا سرمایا یہ کاروبار میں لگا دیا۔ غور کریں بلا تاخیر اُس نے ایسا کیا۔ نیو انٹرنیشنل ورژن ترجمہ ہمیں بتاتا ہے کہ وہ "فوراً" گیا (16) خدا ہم سے ایسی ہی توقع کرتا ہے۔ اُس کی جانفشانی اور محنت رنگ لائی اور اُس نے پانچ کے ساتھ پانچ اور توڑے کما لئے۔ وہ آدمی جس کو دو توڑے ملے تھے اُس نے بھی سرمایہ کاری کرتے ہوئے دو اور توڑے کما لئے۔

وہ شخص جس کو صرف ایک توڑا ہی ملا تھا۔ اُس نے گڑھا کھود کر مالک کا دیا ہوا توڑا زمین میں دفن کر دیا۔ یہاں

پر بہت سی چیزیں ہماری توجہ چاہتی ہیں۔ وہ سرمایہ کاری کی نوعیت کو سمجھتا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اِس میں خطرات بھی ہوتے ہیں۔ جو کچھ مالک نے سونپا تھا وہ اُسے کھو دینے کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔ مسیحی زندگی میں خطروں سے دو چار ہوئے بغیر آپ کچھ حاصل نہ کر پائیں گے۔ خدا ہمیں ایمان سے قدم اُٹھانے کے لئے بلاتا ہے۔ ہماری بلاہٹ یہی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اُسے مذبح پر رکھ دیں۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں دوست احباب اور خاندان کے لوگوں کو کھو دینے کا خطرہ مول لینا پڑے۔ عین ممکن ہے کہ ہم اپنی نیک نامی اور روپیہ پیسہ کھو دیں۔ خدا نے ہمیں یہ بلاہٹ دی ہے کہ اُس کے لوگ اُس پر بھروسہ کرتے ہوئے خطرات کا سامنا کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھائی صاحب قدم اُٹھانے سے خوفزدہ تھے۔

کچھ عرصہ کے بعد، مالک گھر واپس آیا تو اُس نے اپنے نوکروں کو بلایا کہ وہ اپنے کام کاج کا حساب دیں۔ وہ شخص جس کے پاس پانچ توڑے تھے اُس نے آکر مالک کو پانچ توڑے اُس کے ساتھ اور پیش کئے۔ اُس نے ثابت کر دیا کہ وہ مالک کا وفادار ہے، پس مالک نے بھی اُسے بڑی ذمہ داری سے نوازا۔

اِسی طرح وہ نوکر جس کو دو توڑے دیے گئے تھے اُس نے بھی مالک کو دو اور توڑے پیش کئے۔ مالک نے اُس کی سرمایہ کاری، دیانت داری اور جانفشانی کو سراہا۔ اُسے بھی اور زیادہ اَجر ملا۔

بالاخر وہ شخص بھی مالک کے پاس آیا جس نے اپنا توڑا زمین دفن کر دیا تھا۔ اُس نے وضاحت کی کہ اُسے یہ خوف تھا کہ وہ اُس توڑے کی بہتر طور پر سرمایہ کاری نہ کر سکے گا۔ وہ خوفزدہ تھا کیوں کہ اُس میں عقل مندی سے سرمایہ کاری کرنے کے لئے درکار ضروری حکمت عملی نہ تھی۔ کتنی بار دشمن اِس بات پر ہماری سوچوں اور ایمان کو مرکوز کر دیتا ہے کہ ہماری چھوٹی خدمت اور نعمت کسی طور پر بھی مفید ثابت نہ ہوگی؟ دشمن تو ہم سے یہی چاہتا ہے کہ ہم خداوند کی طرف سے سونپے گئے توڑے کو زمین میں دفن کر دیں۔

مالک نے آخری نوکر کو سست اور بدکار نوکر ہونے پر ڈانٹا۔ مالک کے اُس نوکر کے لئے یہی الفاظ تھے جس نے اُس کی طرف سے سونپی گئی نعمتوں کو استعمال نہ کیا۔ جو کچھ ہمیں سونپا گیا ہے اُس کو استعمال نہ کرنا خداوند یسوع کی نظر میں گناہ ہے۔ ہمیں اپنی نعمتوں اور صلاحیتوں کو اِس کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے بتایا کہ جو کچھ ہمیں سونپا گیا ہے اُسے ہم استعمال میں لائیں۔ خداوند یسوع مسیح یہ توقع کرتے ہیں کہ ہم روحانی نعمتوں کو فروغ دیں اور اُنہیں استعمال میں لائیں۔ اُس کی بددیانتی کی وجہ سے، مالک نے وہ توڑا لے کر اُس کو دے دیا جس کے پاس پہلے ہی دس توڑے موجود تھے۔ کیوں کہ مالک کو دس توڑوں والے شخص پر

اعتماد تھا۔ چونکہ اُس نے اپنے آپ کو وفادار اور دیانتدار ثابت کیا تھا اِس لئے اُسے زیادہ ملا۔
اب رہی اُس نکمے نوکر کی بات۔ اُسے تو بڑے عذاب کی جگہ پر اندھیرے میں ڈال دیا گیا۔ ہمیں اِس بات کو مزید وضاحت کے ساتھ سمجھنے اور اِس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ خداوند ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ اگر ہم نے اپنی نعمتوں اور خدا کی طرف سے سونپی گئی صلاحیتوں اور لیاقتوں کو استعمال نہ کیا تو ہم سیدھے جہنم میں جائیں گے۔ یہ بات کلام مقدس کے دیگر حصوں سے تضاد رکھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اِس آیت کو سمجھنے کی کلید (کنجی) اُس آدمی کے جواب (جو اُس نے مالک کو دیا) اور اُس کی بلاہٹ میں پائی جاتی ہے۔
یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ اُس شخص کو نکما نوکر کہا گیا۔ وہ اِس لئے نکما تھا کیوں کہ اُس نے مالک کی بلاہٹ پر مثبت ردِعمل ظاہر نہ کیا تھا۔ اُس نوکر کا موازنہ اُس غیر ایماندار شخص سے کیا جا سکتا ہے جو ہوسکتا ہے کہ ایماندار مسیحیوں کے درمیان تو رہتا ہو پر اُس نے کبھی بھی خداوند یسوع مسیح کی بلاہٹ کو سنجیدگی سے نہ لیا ہو۔ بلکہ اُس نکمے نوکر کی طرح کئی ایک چیزیں اُسے خداوند کی بلاہٹ سے دُور لے جاتی ہیں۔ خدا کی بلاہٹ تو سب لوگوں کے پاس پہنچتی ہے۔ خدا مرد و زن کو اپنے پاس اپنی خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ تاہم اکثریت خداوند اور اُس بلاہٹ کو قبول کرنے سے انکار کرتی ہے۔ ایسے تمام مرد و زن جو خداوند کے تابع ہونے سے انکار کرتے اور اُس کی بادشاہت کے لئے خدمت گزاری کے کام کو نہیں کرتے ایک دن خداوند کو جواب دہ ہوں گے۔ ایسے لوگ جنہوں نے اُس کی بات سن کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ اُن کی عدالت ہوگی اور وہ ابدالاباد جہنم کی سزا پائیں گے۔ ''جہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔''
یہ نکمے نوکر کی صورتحال ہے۔ اُس نے ایک فیصلہ کیا۔ اُس نے خدا کی مرضی کو سنجیدگی سے نہ لیا۔ اُس نے مالک کی طرف سے سونپے گئے توڑے کو زمین میں دفن کر دیا۔ اور اُسکے بارے میں کوئی سوچ و بچار نہ کی جب تک کہ مالک نے اُسے اپنے پاس بلا کر اُس سے پوچھ گچھ نہ کی۔ آپ کتنے ہی ایسے لوگوں سے ملے ہوں گے جنہوں نے خدا کی بلاہٹ کو سن کر اُسے نظر انداز کر دیا۔ اِس تمثیل میں دوسرے نوکر قطعی مختلف تھے۔ اُنہوں نے مالک کی بلاہٹ کو سن کر مثبت ردِعمل کا اظہار کیا اور مالک کی تابعداری کرتے ہوئے اُس کی طرف سے سونپی گئی خدمت میں مصروف و مشغول ہو گئے اور اُنہیں اِس وفاداری اور دیانتداری کا صلہ بھی ملا۔
خداوند ہم میں پھل پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر آپ خدا کے فرزند ہیں تو یقین رکھیں کہ وہ آپ کو اپنی بادشاہت کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ ہر وہ شخص جو تفسیر کی یہ کتاب پڑھ رہا ہے اُس تک خدا کی بلاہٹ کی آواز پہنچ رہی

ہے۔کیا آپ اُس کے تابع ہوکر اُسے قبول کرتے ہوئے اُس کے خادم بن جائیں گے یا پھر نکمے نوکر کی طرح اُس کی بلاہٹ کو رد کر دیں گے؟

توجہ فرمائیں۔حاصل کلام یہ ہے کہ اگر ہم مزید ذمہ داری چاہتے ہیں تو پھر پہلے جو کچھ ہمارے پاس ہے ہمیں اُس میں وفادار اور دیانتدار ہونا چاہئے۔اِس تمثیل میں دونوکروں کو زیادہ ملا کیوں کہ جو کچھ اُن کے پاس پہلے تھا وہ اُس میں وفادار اور دیانتدار رہے۔کیا ممکن ہے کہ آپ کو آج تک بڑی ذمہ داریاں اِس لئے نہیں سونپی جا رہیں کیوں کہ آپ چھوٹی چیزوں میں وفادار نہیں رہے؟ جو کچھ خدا نے آپ کو پہلے عطا کیا ہے اُس کے استعمال میں دیانتدار ہوں تو پھر خداوند آپ کو زیادہ برکتوں سے مالا مال کرے گا۔اس بات کو محسوس کریں کہ اصل بات یہ نہیں کہ ہمارے پاس کتنا ہے بلکہ اصل نکتہ یہ ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے اُس میں ہم کتنے دیانتدار ہیں۔وہ دونوں نوکر جن کے پاس پانچ اور دو توڑے تھے وفادار اور دیانتدار رہنے پر اُن کی تعریف کی گئی اور اُنہیں اور بھی زیادہ اور بڑی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔بنیادی اور مرکزی بات یہی ہے کہ جو کچھ خدا نے ہمیں عطا کیا ہے اُس میں وفادار رہیں۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔خدانے آپ کوکونسی نعمتیں عطا کی ہیں؟ خدا کی بادشاہی میں آپ کا کیا کردار ہے؟

☆۔کیا آپ خدا کی عطا کی گئی نعمتوں کو استعمال کرنے میں وفادار رہے ہیں؟ آپ مزید کیا کر سکتے ہیں؟

☆۔آپ خدا کی بادشاہی کے لئے کیا خطرہ مول لینے کے لئے تیار ہیں؟ آپ نے کس طرح ایمان سے قدم بڑھایا؟ خدانے کیسے اُس ایمان کا جواب دیا؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے ایمان کو بڑھائے اور آپ کو مزید طاقت اور ہمت دے تا کہ آپ اُس کے لئے جرأت اور دلیری سے آگے بڑھ سکیں۔

☆۔خدا سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی کی بلاہٹ کے لئے آپ کو واضح فہم وشعور عطا فرمائے۔

☆۔وہ چھوٹی خدمات جو خدانے آپ کی ذمہ لگائی ہیں اُن کو سرانجام دینے کے لئے اپنا آپ وفاداری سے اُس کے سپرد کردینے کے لئے دُعا کریں۔

☆۔خدانے جو نعمتیں آپ کو عطا کی ہیں اُن کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں، اُس سے درخواست کریں کہ اُن نعمتوں کو اُس کی بادشاہی کے لئے مؤثر طور پر ستعمال کرنے کے لئے آپ کی راہنمائی کرے۔

باب19

بھیڑیں اور بکریاں

متی 25:31-46 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی۔ جب وہ ایک بچے کے طور پر آیا تو بڑی خاموشی سے آیا۔ متی 25:31 کا بیان ہمیں بتاتا ہے کہ اُس کی آمد جلالی ہوگی۔ جب خداوند آئے گا تو اُس کے ساتھ فرشتے بھی ہوں گے۔ ہر آنکھ اُسے دیکھے گی۔ یہ دن اُن لوگوں کے لئے کس قدر پُر مسرت ہوگا جو اُس کی آمد کے منتظر ہیں۔ لیکن اُن لوگوں کے لئے یہ دن کس قدر خوف و ہراس اور پریشانی کا دن ہوگا جو اُس کی آمد کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔

متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ اُس کی آمد پر روئے زمین کی تمام قومیں اُس کے حضور جمع کی جائیں گی۔ اُس روز وہ بھیڑوں کو بکریوں سے الگ کرے گا۔ بھیڑیں اُس کی دائیں جبکہ بکریاں اُس کی بائیں جانب کھڑی ہوں گی۔

خدا کے کلام میں ایمانداروں کو بھیڑوں سے تشبیہ دی گئی ہے جن کا چرواہا مسیح ہے۔

(یوحنا10:11-13) دائیں جانب عزت کا مقام سمجھا جاتا ہے۔ بائبل کے دَور میں اگر کوئی شخص کسی کو عزت و احترام دینا چاہتا تھا تو اُسے دائیں جانب بیٹھنے کے لئے کہتا تھا۔ خداوند یسوع مسیح بھی باپ کے دائیں جانب تخت نشین ہیں۔ متی 26:64 کا بیان ہمیں بتاتا ہے

''یسوع نے اُس سے کہا تو نے خود کہہ دیا بلکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اِس کے بعد تم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان پر آتے دیکھو گے۔''

بھیڑوں کو دائیں جانب کھڑا کر کے خداوند نے اُنہیں عزت بخشی۔ بھیڑیں اُس کی ملکیت تھیں اور خدا نے اُنہیں عزت بخشی۔ بالکل ایسے ہی جس طرح اُنہوں نے اپنی زمینی زندگی میں اُس کی عزت کی تھی۔ اِس کے برعکس بکریوں کو بائیں جانب کھڑا کیا گیا۔ اُنہیں ذلت و رسوائی کا سامنا ہوا کیوں کہ وہ اُس کی ملکیت تھیں اور نہ ہی اُنہوں نے اُس کو اپنی زندگی میں عزت بخشی اور اُسے قبول کیا تھا۔

اُن برکات پر توجہ فرمائیں جو بائیں جانب کھڑے ہونے والوں کو ملیں ۔خداوند نے اُنہیں مبارک کہا۔اُس نے اُنہیں میراث بخشی ۔اُس کی بادشاہت اُن ہی کی ملکیت تھی ۔وہ ازل سے اُن کے لئے ایک بادشاہت تیار کر رہا تھا۔اب اُنہوں نے اُس میں داخل ہو کر ابدالاباد وہاں پر سکونت پذیر ہونا تھا۔کوئی اُنہیں پریشان نہ کر سکے گا۔کوئی چیز اُنہیں نقصان نہ پہنچا سکے گی ۔وہ اُس کی بادشاہت میں بالکل محفوظ اور پُرسکون ہمیشہ اُس کے ساتھ رہیں گے۔

اُن بھیڑوں نے اپنی حیات میں مسیح کے کردار کو اپنی زندگی سے منعکس کیا۔اُنہوں نے بھوکوں کو کھانا کھلایا اور پیاسوں کو پانی پلایا تھا۔اُنہوں نے پردیسی اور مسافروں کو اپنے گھر میں اُتارا اور بے لباس لوگوں کو کپڑے پہنائے تھے۔اُنہوں نے بیماروں کی عیادت (تیمارداری) کی تھی اور قیدیوں کے پاس اُن کی خیریت دریافت کرنے گئے تھے۔خداوند نے اُنہیں وہ سب کچھ یاد کرایا جو اُنہوں نے اُس کے بچوں اور اُس کے لئے زمین پر کیا تھا۔

ہمارے لئے یہ جاننا اور یاد رکھنا بہت اہم ہے کہ خداوند یسوع مسیح اور اُس کے لوگوں کے درمیان ایک تعلق اور رابطہ پایا جاتا ہے۔جو کچھ ہم خدا کے لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں گویا خداوند کے ساتھ ہی کرتے ہیں۔اگر آپ کسی بھائی یا بہن کے خلاف کوئی بات کرتے ہیں تو خداوند کو اُس سے دُکھ پہنچتا ہے۔اگر آپ خدا کے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں تو سمجھیں کہ آپ خداوند کی خدمت کر رہے ہیں۔اِس بات کو سمجھنا قدرے مشکل ہے کہ خداوند یسوع مسیح کا اِس قدر اپنے لوگوں کے ساتھ گہرا تعلق اور رابطہ ہے۔خداوند وہی محسوس کرتے ہیں جو اُس کے بچے محسوس کرتے ہیں۔ہمیں اپنے تعلقات اور روّیوں میں کس قدر محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔خدا کے کسی فرزند کی عزت نہ کرنا گویا خدا کی عزت نہ کرنا ہے۔

بکریوں کے لئے بھی ایک جگہ مخصوص تھی۔ خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں کہا کہ میری نظروں سے دُور ہو جاؤ۔انہیں ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے ساتھ رہنا تھا۔اُنہوں نے اپنے محتاج بھائی بہنوں کی کوئی خدمت گزاری نہ کی تھی۔اُنہوں نے بوقت ضرورت اُن سے کنارہ کشی کی تھی۔بالکل ایسے ہی اب خداوند اُن سے منہ موڑ لے گا۔

ہمیں اِس بات سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کر لینا چاہئے کہ یہاں پر یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ اگر ہم اپنے اردگرد والوں سے اچھا سلوک کریں گے اور نیکی پر نیکیاں بڑھاتے چلے جائیں گے تو فردوس میں جگہ پائیں گے۔کیوں کہ یہ

بات تو خدا کے بقیہ کلام کے متضاد ہوگی۔خداوند یہاں پر یہ بتارہے ہیں کہ جو اُس کے ہیں وہ اُس کے فرزندوں جیسا طرزِعمل اور طرزِ زندگی اپنائیں گے۔ بالفاظ دیگر، اگر آپ آسمانی باپ کے فرزند ہیں تو اپنی زندگی میں اُس کے کردار کو ظاہر کریں گے۔اِس دُنیاوی زندگی میں ہم کسی حد تک اپنے والدین کے کردار اور طرزِ زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔اگر ہم آسمانی باپ کے فرزند ہیں تو اُس کے کردار کو اپنی زندگی سے منعکس کرنا چاہئے۔ہمارے اندر اُس کی سوچیں، ترس، رحم اور مہربانی کا روّیہ دیکھا جانا چاہئے۔اگر یہ سب چیزیں لوگوں کو ہماری زندگی میں نظر آئیں گی تو وہ جانیں گے کہ ہم اُس کے لوگ ہیں۔خداوند یسوع مسیح ہمیں یہاں پر یہی تعلیم دے رہے ہیں۔بکریاں وہ لوگ تھے جن میں اُس کا کردار، رحم، ترس، محبت اور شفقت نہ تھی۔وہ اپنے باپ ابلیس کے فرزند تھے اور ابدیت میں اُسی کے ساتھ رہیں گے۔

جو خدا کے ہیں وہ اُنہیں پہچانتا ہے۔فردوس اور جہنم حقیقی مقام ہیں۔خداوند اپنے سامعین کو یہ بتارہے ہیں کہ وہ دن آئے گا جب وہ اِس زمین کی عدالت کرے گا۔ہم سب اپنی اپنی زندگی کا حساب کتاب دینے کے لئے اُس کے رُوبرو کھڑے ہوں گے۔کیا آپ اِس کے لئے تیار ہیں؟

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ہم آنے والی عدالت کی حقیقت کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔کیا آپ کو کامل یقین ہے کہ آپ خداوند کے ہیں؟ آپ کو کیسے معلوم ہے؟

☆۔یہ حوالہ خداوند یسوع اور اُس کے فرزندوں کے درمیان گہرے رشتہ اور تعلق کے بارے میں ہمیں کیا سیکھاتا ہے؟

☆۔کیا آپ کے طرزِ زندگی سے آسمانی باپ کا کردار منعکس ہوتا ہے؟ جب سے آپ نے خداوند کو جانا اور پہچانا ہے آپ کی زندگی میں کیا تبدیلی واقع ہوئی ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے کہیں کہ وہ اور زیادہ اپنا کردار آپ میں پیدا کرے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو بھی اپنے فرزندوں سے اُسی طور سے محبت کرنے کی توفیق دے جس طرح وہ خود اپنے بچوں سے محبت کرتا ہے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کے لئے دروازے کھول دے تاکہ آپ اور بھی زیادہ اُس کے نام سے اُس کی خدمت کر سکیں۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو اِس بات کی یقین دہانی عطا فرمائے کہ آپ واقعی اُس کے لوگ ہیں، اگر آپ کو پہلے سے ایسی یقین دہانی ملی ہوئی ہے تو اِس کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں۔

☆۔چند لمحات کسی ایسے شخص کے لئے دُعا کریں جو خداوند یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند کے طور پر نہیں جانتا۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ اُس کے دل کو کھول دے تاکہ وہ جانے کہ وہ کون ہے اور اُس نجات کو پہچانے جو خداوند پیش کرتا ہے۔

باب20

یسوع کے قتل کی سازش

متی26:1-5 ☆مرقس14:1-2 ☆ لوقا22:1-2 پڑھیں

اخیر زمانہ کے موضوع پر اپنی تعلیمات کو ختم کرنے کے بعد، خداوند یسوع مسیح نے اپنی توجہ کچھ ہی وقت کے بعد آنے والے حالات اور واقعات پر مرکوز کی جن کا اُسے اپنی جلالی آمد سے قبل سامنا کرنا تھا۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ دو دن کے بعد عیدِ فسح ہے۔ اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اِس موقع پر اُنہیں مصلوب ہونے کے لئے حوالہ کیا جائے گا۔ یہ فسح اُس یادگار کے طور پر منائی جاتی تھی جب یہواہ خدا نے اپنے لوگوں کو مصر کی غلامی سے رہائی بخشی تھی۔ خدا نے بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا تھا کہ فسح سے پہلے شام کے وقت وہ ایک جوان برّہ کو ذبح کر کے اپنے گھروں کی چوکھٹوں پر اُس کا خون لگائیں۔ موت کا فرشتہ ''گزرے گا'' اور جن کے دروازوں پر برّہ کا خون نہیں لگا ہوگا اُس خاندان کے ہر پہلوٹھے کو ہلاک کرتا چلا جائے گا۔ برّہ کے خون نے اُنہیں موت سے رہائی بخشنا تھی۔

خداوند یسوع مسیح کو فسح کا برّہ بننا تھا۔ اُنہوں نے فسح کے موقع پر خود کو قربان کرنا تھا تاکہ وہ سب جو اُس پر ایمان رکھیں موت سے بچا لیے جائیں۔ جو کچھ یہاں پر خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو بتا رہے تھے شاگردوں کے لئے اُس کی اہمیت کو سمجھنا بہت مشکل تھا۔ اُنہیں تو کہیں بعد میں جا کر اِس بات کا علم ہوا ہوگا کہ یہودیوں کی عیدِ فسح کے موقع پر یسوع کی موت کی مشابہت کس اہمیت کی حامل ہے۔

جب خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں سے یہ گفتگو کر رہے تھے تو دوسری طرف بزرگ اور کاہن سردار کاہن کے ہاں یہ منصوبہ بندی کر رہے تھے کہ کس طرح اُسے گرفتار کر کے مار ڈالیں۔ وہ اِس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ اُسے ہلاک کرنے سے وہ روئے زمین پر سے اُس کے تاثر اور اثر و رسوخ کو نیست کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وہ اِس بات کو نہ سمجھ سکیں کہ اُسے مصلوب کرنے سے وہ گناہوں کی معافی کے لئے راستہ کھول دیں گے اور یوں دُنیا کی انتہا تک اِس خوشخبری کے پیغام کی منادی کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

جب ہم اِس حوالہ کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہماری زندگیوں میں جو بھی مشکلات اور مسائل

کھڑے ہوتے ہیں، خدا اُن سب پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔ مذہبی راہنماؤں نے خداوند کے خلاف سازش کی لیکن خدا نے اُسی سازش کو اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرلیا۔ اُنہوں نے برائی کا ارادہ کیا لیکن خدا نے اُسی برائی کو بھلائی کے لئے استعمال کرلیا۔

آپ جیسے بھی حالات اور واقعات سے گزر رہے ہیں، اگر آپ خدا پر بھروسہ اور توکل کریں تو وہ آپ کی منفی اور ناخوشگوار صورتحال کو آپ کی بھلائی کے لئے استعمال کرسکتا ہے۔ مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ راہ کٹھن اور پُرخار ہو لیکن منزل یقینی ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے آسمانی باپ پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے وہ سب کچھ برداشت کیا جو اُس کی زندگی میں پیش آیا۔ لوگوں نے اُسے مار دیا لیکن خدا نے اُسے جلال بخشا۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ہماری زندگیوں میں خدا برائی کو اچھائی کے لئے استعمال کرسکتا ہے، اِس تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔کیا آپ نے کبھی اپنے ساتھی انسانوں کے ہاتھوں سے دُکھ اُٹھایا ہے؟ کس طرح خدا نے اُس دُکھ کو آپ کی زندگی میں بھلائی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا؟

☆۔بعض اوقات خدا صلیب یا بیابانی تجربہ کو ہمیں اپنے جلال کے لئے تیار کرنے کے لئے استعمال کرسکتا ہے، اس تعلق سے آپ کو کیا تسلی ملتی ہے؟

☆۔خدا کو حاکمِ اعلیٰ کے طور پر جاننے سے اپنی مشکلات کا سامنا کرنے میں ہمارے طرزِ فکر میں کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے ایسے اوقات کے لئے معافی مانگیں جب آپ اپنے دُکھوں میں اُس پر توکل نہ کرسکے۔ اُس پر توکل اور بھروسے کے لئے اُس سے توفیق مانگیں کہ وہ سب چیزوں کو ہماری بھلائی کے لئے استعمال کرے گا۔

☆۔خداوند کی شکرگزاری کریں کہ وہ اُس برائی کو بھی جو ہم سے کی جاتی ہے، ہماری زندگیوں میں بھلائی کو سرانجام دینے کے لئے استعمال کرسکتا ہے۔

☆۔آج آپ کو جن مشکلات کا سامنا ہے اُن کے پیشِ نظر خدا پر توکل کرنے کا عہد کریں، اِس بات کے لئے اُس کے شکرگزار ہوں کہ وہ اُن مصائب اور دُکھوں کو بھی آپ کی بھلائی کے لئے استعمال کرے گا۔

باب 21

یسوع کو مسح کیا جاتا ہے

متی 13-6:26 ☆ مرقس 9-3:14 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح بیت عنیاہ میں شمعون کوڑھی کے گھر میں تھے۔ ہمیں شمعون کے تعلق سے مزید کسی بات کا کوئی علم نہیں ہے۔ لیکن اُس کے نام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زندگی کے کسی حصہ میں اُسے کوڑھ کا مرض لاحق ہوا تھا۔ ظاہر ہے کہ اب اُسے شفا ہو چکی تھی۔ اِس حوالہ میں مرکزی کردار شمعون نہیں بلکہ وہ عورت ہے جو شمعون کے گھر میں آئی جب خداوند یسوع مسیح اور اُس کے شاگرد کھانا کھا رہے تھے۔ وہ اپنے ساتھ ایک عطردان لے کر آئی اور اُسے خداوند یسوع مسیح کے سر پر انڈیل دیا جب وہ کھانا کھا رہے تھے۔

مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ عطر جو اُس عورت نے استعمال کیا وہ جٹاماسی کا خالص عطر تھا۔ جٹاماسی درآمد (کسی دوسرے ملک سے منگوانا) کیا جاتا تھا اور بہت مہنگا ہوتا تھا۔ مقدس مرقس بتاتے ہیں کہ اُس عطر کی قیمت ایک اندازہ کے مطابق سال بھر کی اُجرت تھی۔ (مرقس 5:14) جب وہاں پر موجود اشخاص نے یہ سب دیکھا تو بہت پریشان ہوئے۔ شاگردوں نے محسوس کیا کہ یہ عطر بیچ کر غریبوں میں رقم تقسیم کی جا سکتی تھی۔ وہاں پر موجود لوگوں نے اُس عورت کو عطر ضائع کرنے پر اُس کی سرزش کی۔

خداوند یسوع جانتے تھے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور اُنہوں نے اُس عورت کے دفاع کے لئے کہا۔ ''اُس نے میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔'' (متی 10:26) اُنہوں نے حاضرین کو بتایا کہ غریب غربا تو ہمیشہ اُن کے پاس ہوں گے اور اُن کی خدمت کے لئے اُن کے پاس بہت سے مواقع ہوں گے۔ خداوند یسوع مسیح جلد ہی اُن سے رخصت ہونے والے تھے۔ خداوند یسوع مسیح سے گہری محبت کے اظہار کا اُس عورت کے پاس یہی آخری موقع تھا۔ اِس حوالہ میں کچھ اہم تفصیلات دیکھنے کی ضرورت ہے۔

اوّل۔ ہمیں اِس عورت کی عقیدت اور محبت کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اُس نے بخوشی و رضا سال بھر کی اُجرت جتنا مہنگا عطر خداوند یسوع مسیح کے سر پر انڈیل دیا۔ کیا یہ اُس کی زندگی بھر کی جمع پونجی تھی؟ یہ بات تو بالکل ظاہر ہے کہ یسوع کو نذر کرنے کے لئے اُسے اِس عطر کے مہنگے ہونے کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ راست دلی کے

ساتھ خداوند کے پاس آئی اور اپنی سب سے مہنگی اور زخیرہ کی ہوئی چیز اُس کو پیش کر دی۔ اُس نے خداوند یسوع کو نہایت قیمتی چیز پیش کر دی۔

دوئم۔ شاگردوں نے اُس عورت کے دینے پر اُس کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ شاگردوں نے اِس لئے اُس پر تنقید کی کیوں کہ اُن کا خیال تھا کہ اُسے مختلف طریقہ سے اپنے وسائل کو استعمال کرنا چاہیے۔ وہ محسوس کرتے تھے کہ وہ عطر ضائع کر رہی ہے۔ جبکہ خداوند یسوع نے اُس کے نذرانے کو خوشی سے قبول کر لیا۔ دوسروں کے تعلق سے کچھ کہنے یا کوئی رائے قائم کرنے کے حوالہ سے ہمیں کس قدر محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ ہم دوسروں کی نیت اور ارادوں اور دلی محرکات کو تنقید بنانے میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔ شاگرد یہ محسوس کرنے سے قاصر رہے کہ وہ عورت خدا کے مقصد اور مرضی کے مطابق کام کر رہی ہے۔ اُس عورت کی راہنمائی تو خدا باپ کر رہا تھا تا کہ وہ خداوند یسوع مسیح کو اُس کی موت کے لئے مسح کر سکے۔ اُس عورت کو دِق کرنے سے شاگرد خدا کے مقصد اور مرضی کے خلاف کھڑے ہو رہے تھے۔

سوئم۔ جب دینے کا معاملہ ہو تو ہمیں خداوند کی راہنمائی کے تعلق سے بہت حساس ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کچھ سال پہلے جب مجھے مشن فیلڈ میں آنے کی بلاہٹ ہوئی تو بہت سے لوگوں نے میرے پاس آ کر مجھ سے پوچھا کہ آپ دیارِ غیر (بیرون ملک) کیوں جا رہے ہیں جبکہ آپ کے اپنے ملک میں بہت سی ضروریات ہیں۔ اُس دوران خداوند نے مجھ پر ظاہر کیا کہ میں ضرورت کے تحت نہیں بلکہ خدا کی راہنمائی کی وجہ سے جا رہا ہوں۔ کسی ضرورت کو دیکھ کر مجھے اُس احتیاج کے پیش نظر نہیں دینا۔ کسی کے لئے تو خدا کی مرضی ہے کہ وہ غریبوں کو دے لیکن بعض کے لئے اُس کی مرضی ہے کہ وہ اُسے (خدا کو) افراط سے دیں۔ جیسے خدا ہماری راہنمائی کرے ہمیں اُسی طور سے دینا چاہئے۔ خداوند نے حاضرین کو بتایا کہ اُس عورت کی بلاہٹ یہی تھی کہ وہ اُس کے بدن کو موت کے لئے مسح کرے۔ امکان غالب ہے کہ وہ عورت اِس بات کو نہ سمجھتی ہو۔ جو کچھ کرنے کے لئے خدا ہماری راہنمائی کر رہا ہوتا ہے ہم ہمیشہ تو اُسے سمجھ نہیں رہے ہوتے۔ اُس عورت کو صرف یہ معلوم تھا کہ اُس نے اپنا بیش قیمت عطر خداوند کے سر پر انڈیلنا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ جو کچھ اُس عورت نے کیا ہے پوری دُنیا میں اُس کی یادگاری میں بیان کیا جائے گا۔ شاگردوں نے تو اُس عورت کے کام کو رد کر دیا پر خداوند نے اُس عورت کو سراہا اور اُسے برکت دی۔ پوری دُنیا اُس سے سیکھے گی اور اُس کی عقیدت اور عبادت سے برکت پائے گی۔

یہاں ہمارے سامنے ایک ایسی عورت ہے جس کے دل پر خداوند نے کچھ کرنے کا بوجھ رکھا۔ دوسروں کی رائے اور سوچ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اُس نے ایک بھاری قیمت چکا کر ویسا ہی کیا۔ اگرچہ وہ نہیں جانتی تھی کہ خدا اُسے کیوں ایسا کرنے کے لئے اُبھار رہا ہے تو بھی اُس نے ویسا ہی کیا۔ وہ ہمارے لئے ایک بہت اچھی مثال اور نمونہ ہے تاکہ ہم بھی ایسا ہی کریں۔ جو کچھ خدا آپ کے دل پر رکھے گا، کیا آپ ویسا ہی کریں گے خواہ دوسرے آپ کو احمق ہی سمجھیں؟ کیا آپ بھی اُس عورت کی طرح اپنی بیش قیمت چیز خداوند کو پیش کریں گے؟ کیا آپ اپنی جمع پونجی خداوند کی نظر کر دیں گے؟ کیا آپ اپنی قیمتی چیز بیچ کر خداوند کو دیں گے؟ کیا آپ اپنا سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار ہوں گے؟ کیا آپ قربانی اور ایثار کے جذبہ کے ساتھ دیں گے؟ اگر سمجھ سے بالاتر بھی ہوگا تو آپ خداوند کی راہنمائی سے اُس کی مرضی اور خوشنودی کے لئے ویسا ہی کریں گے؟ ہمیں ایسے ہی مرد و زن کی ضرورت ہے جو لوگوں کی رائے سے پریشان نہ ہوں اور خدا کی مرضی کو اوّل درجہ دیں۔ ہمیں ایسے ہی ایمانداروں کی ضرورت ہے جو خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھیں خواہ اِس کے لئے بڑی سے بڑی قیمت ادا کرنا پڑے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔آپ کس حد تک اپنے آپ کو مسیح کے لئے دے دینے کے لئے تیار اور مستعد ہیں؟

☆۔یہ حوالہ ہمیں خداوند کی مرضی (ہم کیسے دیں) کے طالب ہونے کی اہمیت کے بارے میں کیا سیکھاتا ہے؟

☆۔لوگ کس طرح دیتے ہیں اور کیسے اپنے وسائل کو استعمال کرتے ہیں، اِس تعلق سے دوسروں کی عدالت کے بارے میں ہم کیا سیکھتے ہیں؟ خدا اِس مثال کے ذریعہ سے ہمیں کیا تعلیم دے رہا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو بھی اُس عورت جیسا قربانی دینے والا دل عطا کرے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ آپ کو اِس خوف سے رہائی دے کہ دوسرے آپ کے بارے میں کیا سوچتے ہیں، تاکہ آپ بلا رکاوٹ اور بے خوف وخطر اپنی خدمت کو جاری رکھ سکیں۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو سننے والے کان عطا کرے تاکہ آپ سن سکیں کہ وہ آپ کو کیا دینے یا کیا کرنے کے لئے کہہ رہا ہے۔ اُس سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو تابعدار رہنے کے لئے اور زیادہ تیار کرے۔

باب 22

یہوداہ یسوع کو پکڑوانے پر راضی ہوتا ہے

متی 26:14-16 ☆ مرقس 14:10-11 ☆ لوقا 22:3-6

خداوند یسوع مسیح کی گرفتاری کے دن قریب چلے آ رہے تھے۔ کاہن اور بزرگ آپس میں گٹھ جوڑ کر رہے تھے کہ وہ کس طرح اُس کو قتل کر سکتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح کے اپنے ہی ایک شاگرد کی طرف سے اِس مسئلہ کا حل سامنے آ گیا۔ یہوداہ اسکریوتی نے سردار کاہنوں کے پاس آ کر پوچھا۔ ''اگر میں اُسے تمہارے حوالہ کر دوں تو مجھے کیا دو گے؟'' (متی 26:14) ہمیں یہ اِس بات کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ یہوداہ شخصی طور پر کون تھا۔ یوحنا رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ تھیلی میں سے روپیہ پیسہ چوری کر لیتا تھا۔ (یوحنا 12:5-6) یہ تو کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ یہوداہ زر دوست تھا۔ شیطان کو اُس کی کمزوری کا علم تھا۔

یہ بہت اہم بات ہے کہ ہم یہاں پر شیطان کی مکاری کو سمجھیں۔ غور کریں کہ شیطان نے یہوداہ کو سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس لانے کے وسیلہ سے اُن کے مسئلہ کا حل پیش کیا۔ سردار کاہنوں اور بزرگوں کے لئے اِس بات پر ایمان رکھنا کس قدر آسان ہو گیا ہوگا کہ واقعی وہ خدا کی مرضی کو پورا کر رہے ہیں کیوں کہ اُن کی مشکل بڑے معجزانہ طریقہ سے حل ہوئی تھی۔ اور غیر متوقع طور پر اُن کے لئے یسوع کی گرفتاری کا معمہ حل ہو گیا ہے۔ میں کئی ایک ایسے افراد سے ملا ہوں جو اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ چونکہ فلاں دروازہ اُن کے لئے کھل گیا ہے اِس لئے وہ عین خدا کی مرضی میں چل رہے ہیں۔ یہاں پر میں واضح طور پر کچھ بیان کرنا چاہوں گا۔ شیطان بھی اِس طور سے دروازے کھولتا ہے کہ بالکل ایک کرشمہ دکھائی دیتا ہے۔ ہر کھلنے والا دروازہ خداوند کی طرف سے نہیں ہوتا۔ ہمیں بہت امتیاز اور روحانی فہم و ادراک کی ضرورت ہے کہ ہم اِس بات کو سمجھیں کہ ہمارے لئے کون دروازے کھول رہا ہے۔

اِس واقعہ سے پہلے، یہوداہ نے اُس عورت کو بھی یسوع کے سر پر عطر انڈیلتے ہوئے دیکھا تھا۔ اُسے بہت مایوسی ہوئی ہوگی۔ وہ سوچتا ہوگا کہ وہ عطر کس طرح مہنگے داموں فروخت کر کے روپیہ پیسہ حاصل کیا جا سکتا تھا اور پھر اُسے بھی اُس میں سے کچھ حاصل ہو جانا تھا۔ یہوداہ اُس ضیاع کے خلاف بول پڑا۔ عطر انڈیلنے کے اِس واقعہ

کے بعد ہی یہوداہ یسوع کو چھوڑ کر سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس یہ پوچھنے گیا کہ اگر وہ اپنے مالک کو پکڑوا دے تو اُسے کیا ملے گا۔

لگتا ہے کہ اِس واقعہ سے یہوداہ کا دل شیطان کے لئے کھل گیا۔ جب اُس نے یسوع کو یہ وضاحت کرتے ہوئے سنا کہ اُس نے اُسے عطر سے مسح کرنے سے ایک اچھا اور بھلائی کا کام کیا ہے تو اُس کا قہر بھڑک اُٹھا ہوگا۔ کام کرنے کے لئے یہوادہ دشمن کے لئے ایک زرخیز زمین کی مانند تھا۔ لوقا 22:3 میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ شیطان یہوداہ میں داخل ہوگیا۔ اُسی وقت سے یہوداہ دشمن کے ہاتھوں میں ایک وسیلہ بن گیا۔ شیطان کو صرف دُرست زمین درکار تھی۔ یہوداہ نے اُسے اپنے دل کی زمین فراہم کر دی۔

یہ قابلِ غور بات ہے کہ شیطان یہوداہ میں سما گیا۔ اکثر و بیشتر تو اِس طرح کا کام اُس کی بدروحوں میں سے کوئی ایک بدروح بھی کر سکتی تھی۔ لیکن اِس اہم کام کو شیطان نے خود سرانجام دیا۔ اِس سے ہمیں شیطان کے نزدیک اِس واقعہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اِس اہم کام کی انجام دہی کے لئے وہ اپنی بدروحوں پر بھروسہ اور اعتماد نہیں کر سکتا تھا۔ اُسے شخصی طور پر اِس کام کو سرانجام دینا تھا۔

اِس واقعہ کا آغاز روپے پیسے کے لئے یہوداہ کی کمزوری سے ہوا۔ یہوداہ نے اپنی اِس کمزوری پر غلبہ نہیں پایا تھا اور یوں دشمن کو بھی اُس میں داخل ہونے کا اچھا موقع مل گیا۔ اِس سے ہمیں اپنی کمزوریوں پر غالب آنے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ کبھی بھی اپنی زندگیوں میں رہ جانے والے گناہوں سے چشم پوشی نہ کریں۔ دشمن آپ کی کمزوریوں کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ کبھی بھی ابلیس کو اپنی زندگی میں داخل ہونے کا موقع نہ دیں۔

یہوداہ خداوند یسوع مسیح کے ساتھ رہا اور شاگردوں کے ساتھ خدمت گزاری کا کام بھی کرتا رہا۔ تو بھی اُس کا دل خدا سے بہت دُور تھا۔ ظاہری طور پر تو وہ دوسروں جیسے ہی کام کرتا تھا۔ اُس کے پاس چنے گئے شاگرد کا رُتبہ اور مقام تھا۔ وہ خداوند سے پیار نہیں کرتا تھا۔ وہ یسوع سے مفاد کی بنا پر اُس کی خدمت کرتا تھا۔ یا پھر اِس وجہ سے کہ تھیلی اُس کے پاس ہوتی تھی اور وہ اِس تاک میں تھا کہ کب موقع ملے اور اُس میں سے کچھ نکال لے۔ یہ بہت حیران کن بات ہے کہ خداوند نے اُس کے ساتھ خدمت کا چناؤ کیا۔ اُس کے اپنے شاگردوں میں سے ہی ایک شخص تھا جس نے اُسے پکڑوانا تھا۔ یہ چھوٹی سی جماعت کامل نہیں تھی۔ یہوداہ بھی تو اِس جماعت کا حصہ تھا۔ خداوند کو اِس بات کا علم تھا کہ یہوداہ اُسے پکڑوائے گا۔ خداوند نے اپنی خدمت کے دوران اُسے بہت

عزت اور وقار بخشا۔ کتنی ہی بار ہم نے چھوٹے موٹے تعلیمی اختلافات کی بنا پر یا پھر مختلف طرزِ زندگی کی وجہ سے دوسروں کے ساتھ خدمت کرنے سے انکار کیا؟ اگر چہ یہ بہت اہم بات ہے کہ ہم دیانتداری اور راستبازی کو قائم رکھیں لیکن ہمیں یہاں پر اِس بات کو بھی ذہن میں رکھنا ہوگا کہ خداوند یسوع مسیح کے اپنے شاگردوں میں سے ہی ایک شخص تھا جو کہ چور اور غدار نکلا۔ اگر چہ خداوند یسوع مسیح اِس کے تعلق سے سب کچھ جانتے تھے تو بھی اُس کے ساتھ خدمت کرتے رہے۔ دوسروں کے ساتھ اپنے برتاؤ میں ہمیں اور زیادہ رحم اور ترس کی ضرورت ہے۔

سردار کاہنوں کو یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ یہوداہ یسوع کو پکڑوانے کے لئے راضی ہوگیا ہے۔ وہ اُسے اِس کام کے لئے چاندی کے تیس سکے دینے کو راضی ہو گئے۔ اُنہوں نے وقت ضائع کئے بغیر اپنا کام کیا۔ اُنہوں نے فوری طور پر سکے گن کر یہوداہ کے ہاتھ میں تھما دیئے۔ یہوداہ رقم لے کر اُن کا کام کرنے پر متفق ہوگیا۔ وہ وہاں سے چلا گیا اور موقع کی تلاش میں رہا کہ کب یسوع کو پکڑوائے۔

یہ کہانی ہمیں اپنے دَور کی روحانی قیادت کی حالت کے تعلق سے بھی کچھ بتاتی ہے۔ ہم یہاں پر اہم قیادت کو یہوداہ کو یسوع کو پکڑوانے کا معاوضہ دیتے ہوئے دیکھتے ہیں تا کہ وہ اُسے قتل کر ڈالیں۔ یہ لوگوں کے قائد تھے۔ اُن پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ انتہائی بدکار لوگ تھے۔

کسی انسان کی اندر کی حالت اور باہر کی حالت میں آسمان اور زمین کا فرق پایا جاتا ہے۔ یہوداہ خداوند کے دوسرے شاگردوں کے ساتھ چلتا پھرتا تھا۔ اُس کا شمار اُس کے چنے ہوئے شاگردوں میں ہوتا تھا۔ تو بھی اُس کا دل خدا کے ساتھ راست نہیں تھا۔ خداوند کا شاگرد ہونے کے باوجود وہ شیطان سے معمور تھا اور بالآخر اُس نے یسوع کو پکڑوا دیا۔ اِسی طرح آج کے دَور کے مذہبی قائدین بظاہر بہت روحانی معلوم ہوتے ہیں لیکن اندر سے وہ جھوٹے اور خونی ہوتے ہیں۔ خدا ہماری ظاہری حالت سے دھوکہ نہیں کھاتا۔ وہ ہمارے دل کی گہرائیوں میں دیکھنے کی قدرت رکھتا ہے اور ہمارے اندر کی حالت کو بے نقاب کر دیتا ہے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کے تعلق سے ہم اِس حصہ سے کیا سیکھتے ہیں؟ آپ کی کمزوریاں کیسے شیطان کے ہاتھوں میں ایک آلہ کار ہو سکتی ہیں؟

☆۔ یہ حوالہ ہمیں ایسے لوگوں کے ساتھ کام کرنے کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے جن کے ساتھ ہم پورے طور پر متفق نہیں ہوتے؟ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یسوع نے کیوں یہوداہ کو اپنے شاگرد کے طور پر اپنے ساتھ رکھا؟

☆۔ یہوداہ نے شاگردوں کے ساتھ مل کر کام تو کیا لیکن وہ دلی طور پر اُن کے ساتھ نہ تھا۔ مذہبی راہنماؤں کا شمار معاشرے کے معززین میں ہوتا تھا لیکن اُنہوں نے یسوع کے قتل کی خفیہ طور پر سازش کی۔ اس سے ہمیں ظاہری صورت یا ظاہری اعمال کی بنیاد پر کسی کو پرکھنے کے تعلق سے کیا سیکھنے کو ملتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کی کمزوریاں آپ پر واضح کرے۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی کے کمزور حصوں میں آپ کو زور بخشے۔

☆۔ کیا آپ کو مکمل یقین دہانی حاصل ہے کہ آپ خدا کے فرزند ہیں؟ جس طرح سے خدا آپ کو اپنے پاس لایا ہے اُس کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں۔

☆۔ چند لمحات کے لئے اپنے راہنماؤں کے لئے دُعا کریں کہ وہ اپنے ایمان میں مخلص اور دل سے پاک ہوں۔

باب 23

فسح کی تیاری

متی 26:17-19 ☆ مرقس 14:12-16 اور لوقا 22:7-13 پڑھیں

جب فسح کے دن قریب آ رہے تھے۔ خداوند کے شاگردوں نے اُن سے پوچھا کہ وہ کہاں چاہتا ہے کہ اُس کے لئے فسح کھانے کی تیاری کی جائے۔ خداوند نے اُنہیں کہا کہ وہ شہر میں جائیں۔ جب وہ وہاں پر پہنچیں گے تو اُنہیں ایک شخص پانی کا گھڑا اُٹھائے ہوئے ملے گا۔ بہت سے ممالک میں پانی بھر کر لانا عورتوں کا کام ہوتا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ کسی مرد کو پانی کا گھڑا اُٹھائے ہوئے دیکھنا بڑا معیوب سے لگا ہو۔ شاگردوں کو اُس کے پیچھے پیچھے جانا تھا۔ اُس شخص نے ہی اُنہیں گھر میں لانا تھا۔ اُنہیں گھر کے مالک سے مل کر اُسے اطلاع دینا تھی کہ خداوند اُس کے گھر پر فسح کرنا چاہتا ہے۔ اور پھر اُس گھر کے مالک نے اُنہیں ایک بہت بڑا بالا خانہ دکھانا تھا جو پہلے سے آراستہ اور تیار کیا گیا تھا۔ شاگردوں کو وہاں پر ہی فسح کے لئے ضروری انتظامات کرنے تھے۔

بہت اہم ہے کہ ہم دیکھیں کہ یہاں پر کیا ہو رہا ہے۔ جب خداوند کے شاگردوں نے اُس کے ساتھ مشورت کی تو اُس نے اُنہیں اپنا منصوبہ بتا دیا۔ شاگرد اپنے طور پر بھی کوئی پروگرام مرتب کر سکتے تھے۔ لیکن اُس دن جو خداوند نے پروگرام بنا رکھا تھا ویسا بہتر پروگرام تو اُن کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ فسح کے لئے کسی اچھی جگہ کی تلاش کے لئے بہت فکرمند ہوں۔ خداوند ہمارے لئے بھی خاص منصوبے رکھتا ہے۔ اُن شاگردوں کی طرح ہمیں بھی اُس سے صلاح لینی چاہئے تاکہ وہ اپنے مقصد اور مرضی کو ہم پر عیاں کرے۔

آگے چل کر ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند کے شاگردوں نے سب کچھ ویسے ہی پایا جیسا کہ خداوند نے اُنہیں بتایا تھا۔ وہ اُس دن کس قدر حیران ہوئے ہوں گے کہ خداوند نے کس عجیب طور سے اُن کی راہنمائی کی ہے۔ شاگردوں کو فسح کے تعلق سے خدا کی شریعت کی سچائی کا فہم و ادراک تھا۔ اُنہیں یہ بھی معلوم تھا کہ اُس کے لئے کیا چیزیں درکار ہوتی ہیں تو بھی اُنہوں نے خداوند سے مشورت کی۔ اس اصول کا اطلاق آج بھی ہوتا ہے۔ خدا نے ہمیں راہنمائی کے لئے نہ صرف اپنا کلام دیا ہے بلکہ ہماری مشورت کے لئے اپنا پاک روح بھی بخشتا ہے جو روزمرہ کی خاص صورتحال میں خدا کے کلام کی سچائیوں کا اطلاق کرنے میں ہماری مدد اور

راہنمائی کرتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح بالخصوص ہم پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہم اُس سچائی کا اطلاق کس طرح اپنی صورتحال اور اپنی زندگی پر کر سکتے ہیں جو اُس نے پہلے ہی ظاہر کر دی ہے۔ وہ ہم میں سے ہر ایک کے لئے خصوصی مقصد اور منصوبہ رکھتا ہے۔ وہ ہماری زندگی میں جہاں نئے طور سے سچائی کا اطلاق کرنے کی ضرورت ہوگی وہاں پر ایک منفرد طور سے نشان دہی کرے گا۔ یہ کس قدر اہم ہے کہ ہم نہ صرف خدا کے کلام کی سچائی کو سمجھیں بلکہ شاگردوں کی طرح وقت نکال کر اُس سے پوچھیں کہ وہ کس طرح چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں کلام کی صداقتوں کو عملی طور پر اپنائیں۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔خدا کے کلام کو جاننے اور اُس کے اطلاق کے ساتھ اُس کی راہنمائی کو سننے میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کے کلام کی صداقتوں کو سیکھے اور کلامِ مقدس کی تعلیم حاصل کرے، لیکن پھر بھی اُن صداقتوں اور تعلیم کا خاص طور پر عملی اطلاق کرنے کے لئے روح القدس کی راہنمائی کے لئے حساس نہ ہو؟

☆۔یہ کس قدر ضروری ہے کہ ہم اِس بات کے لئے خداوند کے طالب ہوں کہ کیسے ہم نے کلام کی سچائی کا عملی اطلاق اپنی زندگی میں کرنا ہے؟ کیا کبھی خدا نے خاص طور پر اُس سچائی کا اطلاق کرنے کیلئے آپ کی راہنمائی کی جس کی تعلیم اُس نے آپ کو دی۔وضاحت کریں۔

☆۔کلامِ مقدس کے اطلاق اور اُس کو سمجھنے میں روح القدس کا کیا کردار ہوتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے ایسے اوقات کے لئے معافی مانگیں جب آپ نے اپنی درپیش صورتحال میں خدا کے کلام کا اطلاق کرنے کے لئے اُس سے حکمت نہ مانگی۔

☆۔اپنی زندگی میں اُس کی راہنمائی کے لئے اپنے ذہن اور دل کے کھل جانے کے لئے خداوند سے دُعا کریں۔

☆۔خداوند نے جس طور سے آپ کی ہدایت اور راہنمائی کرنے کا وعدہ کیا ہے اُس کے لئے اُس کا شکریہ ادا کریں۔پاک روح کے لئے بھی اُس کا شکریہ ادا کریں جو ہماری زندگی میں کلام کی صداقتوں کے اطلاق میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

باب 24

غدار

متی 26:20-25 ☆ مرقس 14:17-21 پڑھیں

شاگرد فسح کی تیاری کر رہے تھے۔خداوند نے واضح طور پر اُس گھر تک اُن کی راہنمائی کر دی تھی جہاں پر اُنہوں نے عید فسح منانی تھی۔اب شاگرد خداوند یسوع مسیح کے ساتھ عید فسح کا کھانا کھانے کے لئے یسوع کے ساتھ اکٹھے ہوئے تھے۔

شام کے اُس کھانے کے دوران،خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُن میں سے ایک اُسے پکڑوائے گا۔وہ غدار بھی اُن کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔شاگرد فی الفور خداوند اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔''وہ بہت ہی دلگیر ہوئے اور ہر ایک اُس سے کہنے لگا اَے خداوند کیا میں ہوں؟''(متی 26:22)یہ بہت تذبذب اور بے چینی کا سماں تھا۔ہر کوئی کمرے میں اِدھر اُدھر نظریں دوڑا رہا تھا تا کہ معلوم کرے کہ وہ کون ہے۔ہر کوئی یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ اِس بات سے بری ہے۔خداوند نے اُن کی پریشانی کو ختم کرنے کے لئے اُنہیں بتایا کہ''جس نے میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالا ہے وہی مجھے پکڑوائے گا۔''طباق میں ہاتھ ڈالنا دوستی اور قربت کو ظاہر کرتا ہے۔بالفاظ دیگر خداوند یہ کہہ رہے ہیں کہ اُن کا دوست ہی اُسے پکڑوائے گا۔

خداوند یسوع مسیح نے وہ کچھ دیکھا جو شاگرد دیکھنے سے قاصر رہے۔اُن کے درمیان ایک غدار تھا۔اُس غدار نے اُن کے ساتھ کھایا پیا اور اُن کے ساتھ مل کر خدمت گزاری کا کام کیا تھا۔لیکن اصل میں وہ اُن میں سے تھا ہی نہیں۔اُس دن جب شاگردوں نے کمرے میں اِدھر اُدھر نظر دوڑائی تو وہ یہ معلوم نہ کر پائے کہ وہ کون ہے۔ہمیں خدمت کے کام میں کس قدر حکمت اور امتیاز کی ضرورت ہوتی ہے۔ہم خداوند کی حکمت اور راہنمائی کے بغیر روحانی طور پر دیکھنے کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح نے غدار کو آگاہ کیا کہ جو کچھ وہ کرنے جا رہا ہے بہت پہلے سے اُس کے بارے میں لکھ دیا گیا تھا۔خدا جانتا تھا کہ غدار کیا کرے گا۔اور خدا کو یہ بھی معلوم تھا کہ دُنیا کی نجات کا انتظام بھی اِسی طریقہ سے ہوگا۔اِس بات میں یسوع کو پکڑوانے والے کے لئے کوئی عذر موجود نہیں ہے۔اور نہ ہی اُسے اِس بات کی .نا

پر کوئی معافی مل سکتی ہے۔ اُس غدار نے جو کچھ کیا اُسے اُس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اُس کی غداری کی سزا بہت سخت تھی۔ خداوند نے اُسے بتایا کہ اگر وہ پیدا ہی نہ ہوتا تو یہ اچھا تھا۔

خدا بھلائی پیدا کرنے کے لئے گناہ کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔ وہ سخت برائی کو بھی بھلائی میں بدلنے کی قدرت رکھتا ہے۔ مصلوبیت اِس کی ایک واضح مثال ہے۔ شیطان نے خداوند یسوع کو مارنے کے لئے جو کچھ بھی کیا اِس سب کچھ کو خدا نے ہماری نجات کے لئے استعمال کر لیا۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا برائی کا حصہ دار ہے۔ اگرچہ وہ برائی کو بھلائی میں بدلنے کی قدرت رکھتا ہے تو بھی اُس کا برائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اُس نے ہماری گناہ آلودہ زندگی کو لے کر اُسے خوبصورت زندگی میں بدل دیا۔ وہ آپ کی غلطیوں اور برائیوں کو لے کر اُن کی اصلاح کر سکتا ہے تاکہ وہ کسی بھلائی کے منصوبے کے لئے استعمال ہو سکیں۔

چونکہ خدا ہماری ابتری اور بدحالی کو سکون اور اطمینان میں بدل سکتا ہے اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم جو چاہیں کرتے پھریں۔ یہوداہ کو اپنی غداری کی بہت بڑی قیمت چکانا پڑی۔ اگرچہ خدا ہماری بُری صورتحال سے اچھائی پیدا کر سکتا ہے اور ہماری ناکامیوں کو بھی استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو بھی ہمیں اعمال و افعال کے نتائج سے پیدا ہونے والے نقصانات کا خمیازہ بھگتنا پڑ سکتا ہے۔ بعض اوقات ہمارے ضمیر پر اِس کی خلش باقی رہ جاتی ہے۔

ایک دفعہ مجھے فلپائن کے نیشنل قید خانہ میں ایک سو پچاس پاسبانوں اور مسیحی کارکنوں سے ایک کانفرنس میں خطاب کا شرف حاصل ہوا۔ خدا قیدیوں میں سے ایسے مَردوں کو اُٹھا رہا تھا جنہوں نے اُن دس کلیسیائیوں کی قیادت کی باگ ڈور سنبھالی جو قید کی حدود میں قائم کی گئیں تھی۔ یہ قیدی انسانوں کے خلاف بڑے جرائم کرنے پر یہاں پر قید کی سزا کاٹ رہے تھے۔ وہ یہاں پر اپنی سیاہ کاریوں کی خلش کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے۔ وہ لوگ جو اُن کی درندگی کا نشانہ بنے تھے اُن کی زندگیاں تباہ ہو کر رہ گئیں تھیں۔ اُن کے نقصان کی تلافی تو نہیں ہو سکتی تھی۔ جن لوگوں کو قتل کر دیا گیا تھا وہ کبھی بھی اپنے خاندانوں اور گھرانوں کو واپس نہ لوٹ سکتے تھے ۔ گزرے سالوں میں منشیات فروشی کے دھندے سے جو تباہ کاریاں ہوئیں اُن کا ازالہ تو نہیں ہو سکتا تھا۔ اگرچہ اُن جرائم پیشہ لوگوں کے ذہنوں میں اپنی بدکاریوں کے اَن مٹ نقوش باقی رہیں گے، پھر بھی خدا کا فضل اُن کی زندگیوں میں ظاہر ہوا۔ خدا قیدیوں میں سے لوگوں کو کھڑا کر رہا تھا جنہیں قید میں ایک اہم ذمہ داری سے نبرد آزما ہونا تھا۔ خدا نے وہاں پر قیدیوں میں سے پاسبانی خدمت کرنے والے قائدین کھڑے کئے جو ا۔ بنے

ساتھی قیدیوں کے درمیان خدا کے کلام کی منادی کر سکیں۔خدا نے اُنہیں بڑے خاص طور پر استعمال کیا۔اُن کے اپنے تجربات نے دوسرے قیدیوں کے درمیان مؤثر خدمت گزاری کے کام میں اُن کی مدد و معاونت کی۔وہاں پر فضل اور معافی کا بہاؤ تھا۔تو بھی وہ عمر بھر کے لئے قید خانہ کے ہو کر رہ گئے تھے۔اُنہیں اپنے جرائم کی قیمت ادا کرنا تھی۔لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی ناکامیوں کے باوجود خدا کے نجات بخش فضل اور خدمت کے لئے اُس کی بلاہٹ کو بھی دیکھ رہے تھے۔اگر چہ خدا ہمیں معاف کر دیتا ہے اور ہماری ناکامیوں کو بھی بڑی کامیابیوں کے لئے استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو بھی ہمیں اپنے اعمال و افعال کی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔خداوند کو پکڑوانے پر یہوداہ کو ایک بھاری قیمت چکانا پڑی۔

غور کریں متی 25:26 کے مطابق یہوداہ بھی اُن شاگردوں میں تھا جنہوں نے خداوند سے یہ کہا تھا۔''اے خداوند کیا میں ہوں؟''

ایسا کہنے سے اُس نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ ایک دھوکہ باز شخص ہے۔خدا نے اُس کو بے نقاب کیا اور اُسے اپنی بد اعمالی کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔یہاں پر ہم بدی پر خدا کی حاکمیت اور اختیار کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ آپ کو اِس سے کیا تسلی ملتی ہے؟

☆۔خدا نے کیسے آپ کی زندگی میں بُری صورتحال کو آپ کی بھلائی کے لئے استعمال کیا؟

☆۔کیا آپ کے ماضی میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جنہیں آپ تبدیل کرنے کے خواہش مند ہیں؟ خداوند میں آپ کو کیا تسلی ملتی ہے اور اِس باب میں ہم نے کیا دیکھا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خدا کا شکر کریں کہ ہمارا خدا حاکمِ اعلیٰ ہے۔(بادشاہوں کا بادشاہ)

☆۔ایسے گزرے وقتوں کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں جب اُس نے آپ کو معاف کیا اور آپ کی خامیوں کے باوجود آپ کو استعمال کیا۔

☆۔آپ کو اپنی زندگی میں کیا تبدیل کرنے کی ضرورت ہے؟ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو فتح بخشے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو ماضی کی ناکامیوں اور بھیانک یادوں کو بھول جانے کی توفیق دے۔

باب25

اَعشائے ربانی

متی26:26-29 ☆مرقس14:22-25 ☆لوقا 22:14-23 پڑھیں

جب شاگرد فسح کی میز پر خداوند کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو اُنہوں نے روٹی لی، شکر کیا اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دی۔اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ یہ روٹی اُن کا بدن ہے جو اُن کے لئے توڑا جاتا ہے۔اِسی طرح اُنہوں نے پیالہ بھی لیا اور شکر کر کے اپنے شاگردوں کو دیا تاکہ وہ اُس میں سے پئیں۔خداوند نے اُنہیں بتایا کہ یہ وہ عہد کا خون ہے جو اُن کے گناہوں کی معافی کے لئے بہایا جاتا ہے۔ہمیں خداوند یسوع مسیح کی اِن باتوں میں بہت سی اہم تفصیلات دیکھنے کی ضرورت ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ یہ روٹی اُس کا بدن ہے جو اُن کے لئے توڑا جاتا ہے۔ہمیں یہاں پر یہ دیکھنا ہے کہ وہ روٹی حقیقی طور پر مسیح کا بدن نہیں تھا۔یہاں پر خداوند علامتی زبان استعمال کر رہے تھے۔خداوند اپنے شاگردوں کو واضح کر رہے تھے کہ وہ اُن کے لئے اپنی جان دے گا۔خداوند نے اکثر و بیشتر روزمرہ کی مثالوں سے تعلیم دی۔یہاں پر اُنہوں نے اپنے آپ کو ایک روٹی سے تشبیہ دی۔

خداوند یسوع مسیح نے یہاں پر روٹی کو زندگی کی علامت کے طور پر لیا۔اور روٹی توڑنے کو اِس بات سے منسلک کیا کہ وہ اِس روٹی کی طرح توڑا جائے گا۔ہمیں یہاں پر اِس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ روٹی اگرچہ توڑی جاتی ہے تو بھی وہ اپنے کھانے والوں کو زندگی بخشتی ہے۔ہم روٹی کو کھانے کے لئے توڑتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ یسوع کو توڑا گیا۔وہ اِس لئے توڑا گیا تاکہ ہم زندگی پائیں اور بطور ایماندار اُس پر توکل اور بھروسہ کریں۔زندگی کی روٹی ہمیں بھی زندگی عطا کرتی ہے۔خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو یہ بتا رہے تھے کہ وہ اِس لئے توڑا جائے گا تاکہ وہ زندگی پائیں۔شاگردوں کے لئے اِس بات کو سمجھنا مشکل تھا۔

خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ پیالہ جو وہ اُنہیں پیش کرتا ہے اُس کے خون کی علامت ہے۔جو بہتوں کے لئے بہایا جائے گا۔یسوع کا خون صلیب پر بہایا جانا تھا۔خون اُس کی دُکھ بھری موت کی یاد تازہ کرتا ہے۔یہ خون ہمیں قربانی کی اُس بڑی قیمت کی یاد بھی دلاتا ہے جو ہمارے گناہوں کے لئے ادا کی گئی۔ہر

بار جب ہم اعشائے ربانی کی رسم کرتے ہیں تو اپنے آپ کو یاد دلاتے ہیں کہ یسوع مسیح ہمارے لئے ایک قیمت چکانے کے لئے تیار ہوا۔ اُنہوں نے ہمارے گناہوں کی معافی کے لئے اپنا خون بہایا اور اپنی جان قربان کر دی۔

ایک اور بات قابلِ توجہ ہے کہ یسوع نے اپنے خون کے بارے میں کہا ''عہد کا خون'' بالفاظ دیگر، اِس خون نے خدا اور اُس کے لوگوں کے درمیان ایک عہد پر مہر کر دی۔ صلیب پر جانے کے وسیلہ سے، خداوند یسوع مسیح خدا اور بنی نوع انسان کے درمیان ایک عہد پر مہر کر رہے تھے۔ اُس کا خون بہنے سے ہی گناہوں کی مکمل معافی کا وعدہ حاصل ہوا اور اُن سب لوگوں کے لئے نجات کا انتظام ہوا جو اُس عہد میں شامل ہوں گے۔ پہلی فسح کے روز، مصر میں ایک برّہ ذبح کیا گیا اور اُس کے خون کو گھروں کی چوکھٹوں پر لگایا گیا۔ جب موت کا فرشتہ اُس سر زمین پر سے گزرا اور اُس نے خون کو دیکھا تو وہ گھرانے خدا کی عدالت سے بچ گئے۔ عہد یہ ہے، وہ سب جو یسوع کے خون کے نیچے آتے ہیں اُنہیں معاف کیا جائے گا اور وہ خدا کی عدالت سے بچ جائیں گے۔ مسیح یسوع کے خون نے بنی نوع انسان اور خدا کے درمیان ایک عہد پر مہر کر دی ہے۔ کوئی چیز بھی اِس عہد کے تحت کئے گئے معاہدے میں ردوبدل نہیں کر سکتی۔ وہ سب جو خداوند یسوع مسیح کے کام پر بھروسہ کرتے ہیں جب اُس نے قربانی کے طور پر ہمارے گناہوں کے لئے اپنا لہو بہایا اُن سب کو معاف کیا جائے گا اور وہ خدا کی نجات کو دیکھیں گے۔

غور کریں کہ کس طرح خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ لو اِس پیالہ میں سے پیو۔ یہ بات توجہ طلب ہے۔ اُس پیالہ میں سے پینے سے وہ خداوند کی موت سے مشابہت پیدا کر رہے تھے۔ عہد دو پارٹیوں کے درمیان ایک باہمی معاہدہ ہوتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح ہمیں نجات اور گناہ پر فتح کی ضمانت دے رہے تھے۔ اُس کے خون کی علامت کو پینے کے وسیلہ سے، شاگردوں نے اُس نجات کی شرائط کو قبول کرنے کا چناؤ کیا۔ اُنہوں نے اپنی صلیب اُٹھا کر اُس کے پیچھے ہو لینے کا چناؤ کیا۔ وہ اپنے لئے یسوع کے صلیبی کام کو قبول کر رہے تھے۔

خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانا کھانے کے منتظر تھے۔ خداوند نے اُنہیں بتایا کہ یہ اُن کے ساتھ آخری کھانا ہے اور پھر وہ آسمانی باپ کی بادشاہت میں دوبارہ اکٹھے کھانا کھائیں گے۔

اعشائے ربانی بہت سی علامات سے بھری ہوئی ہے۔روٹی اُس کے بدن کو پیش کرتی ہے جو ہمارے لئے توڑا گیا۔ پیالہ اُس کے خون کی علامت ہے۔ جو ہمیں اُس کی دردناک قربانی دینے والی موت کی یاد دلاتا ہے۔ اِس کے ساتھ ہی یہ خون ہمیں ہمارے گناہ کے بھیانک ہونے کی یاد بھی دلاتا ہے۔ یہ خون ہمیں ایک بھاری قیمت چکا کر ہمیں معاف کرنے کے لئے خدا کے رحم اور ترس کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ پیالہ جو مسیح کے خون کی علامت ہے۔ ہمیں اُس کے عہد کی یاد دلاتا ہے جو مسیح نے قائم کیا ہے۔اُس نے اپنی موت کی قیمت چکا کر ہم سے نجات اور گناہ پر فتح کا وعدہ کیا۔روٹی کھانے اور پیالہ میں سے پینے سے ہم مسیح کے صلیبی کام کو قبول کرتے ہیں۔صرف یہی نہیں بلکہ اِس سے ہم مسیح کے اُس کام کی روشنی میں زندگی بسر کرنے کے لئے ایک عہد بھی کرتے ہیں جو اُس نے ہمارے لئے صلیب پر سرانجام دیا ہے۔وہ لوگ جو اِس علامت میں حصہ لیتے ہیں، اُن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے لئے صلیب پر کئے گئے مسیح کے کام پر غور کرتے ہوئے مسیح کے لئے مثبت رد عمل کا اظہار کریں۔

یاد رکھیں کہ یہ پہلی فسح مسیح کے مرنے سے قبل منائی گئی۔ یہ پہلی فسح صلیب پر ہونے والے کام کا اعلان تھی۔ اِس سے شاگردوں کو آنے والے دنوں میں اور بھی بہتر طریقہ سے خداوند کی موت کی نوعیت کو سمجھنے میں مدد ملی۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆ ۔عہد کیا ہوتا ہے؟ جب یسوع نے صلیب پر جان قربان کی تو اُس نے ہمارے ساتھ کون سا عہد باندھا؟
☆ ۔کس طرح روٹی کھانا اور پیالے میں سے پینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم اُس عہد سے متفق ہیں جو یسوع نے قائم کیا ہے؟ اُس عہد میں ہماری کیا ذمہ داری ہے کہ یسوع ہمارے گناہوں کے لئے قربان ہو گیا تا کہ ہم گناہوں کی معافی حاصل کر سکیں؟
☆ ۔کیا آپ اُن لوگوں میں سے ہوں گے جو آسمان پر ضیافت کی میز پر بیٹھے ہوں گے؟ آپ کیسے جانتے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔خداوند کا شکر ادا کریں کہ اُس نے آپ کے ساتھ کئے گئے وعدوں پر اپنے خون سے مہر کی ہے۔ اُس کا شکریہ ادا کریں کہ وہ اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار اور رضا مند ہوا۔
☆ ۔جو عہد خدا نے آپ سے باندھا ہے، خداوند سے درخواست کریں کہ وہ اُس میں آپ کو توفیق دے کہ آپ اپنے حصہ کی وفاداری نبھا سکیں۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ واضح طور پر آپ کو دکھائے کہ اُس میں آپ کا کیا کردار ہو گا۔
☆ ۔خداوند کا شکر کریں کہ اُس نے اپنے توکل کرنے والوں کو ایک خوبصورت اُمید بخشی ہے۔
☆ ۔اگر آپ کو اپنی نجات کی یقین دہانی نہیں ہے، ابھی چند لمحات کے لئے دُعا میں سرنگوں ہو جائیں اور اپنا دل یسوع کے لئے کھول دیں۔ اِس بات کو پہچانیں کہ آپ نے گناہ کیا ہے اور پھر اُس معافی کو حاصل کریں جو خداوند اپنی صلیبی موت کے وسیلہ سے پیش کرتا ہے۔

باب 26

سب سے بڑا کون ہے؟

لوقا22: 24-30 پڑھیں

شاگردوں میں اب بھی کئی ایک غلطیاں پائی جاتی تھیں۔ ابھی اُن کی زندگیوں میں بہت سا کام ہونا باقی تھا۔ پاک روح نے اُن کی زندگی میں اُس کام کو جاری رکھا جس کا آغاز خداوند یسوع مسیح نے اُن کی زندگیوں میں کیا تھا۔ ابھی تک اُن کی زندگی میں اب بھی کافی کانٹ چھانٹ کی ضرورت تھی۔ مذکورہ حوالہ میں مقدس لوقا نے ایک جھگڑا بیان کیا ہے جو شاگردوں کے درمیان واقع ہوا۔ دشمن اُن میں بے اتفاقی اور ناچاقی کے بیج بونے کی کوشش کر رہا تھا۔

بحث اِس نکتہ پر شروع ہوئی کہ اُن میں بڑا کون ہے۔ یہ بحث بچوں جیسے روّیے کی عکاسی کرتی ہے تو بھی کئی ایک ایسے ہی تفرقات ایمانداروں میں شروع ہو جاتے ہیں۔ شیطان کو معلوم ہے کہ ہم کس قدر لوگوں کے منظورِ نظر ہونا اور خودنمائی چاہتے ہیں۔ ہمارے اندر یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ ہمیں اہمیت دی جائے۔ کتنی بار ہم اپنے ساتھیوں پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں؟ ہم یہ چاہتے ہیں کہ سب سے بڑی کلیسیا ہماری ہو۔ ہم مسیح کے لئے زیادہ تر فیصلہ جات خود ہی کرنا چاہتے ہیں۔ میں اکثر و بیشتر ایسے اجلاس میں شرکت کرتا ہوں جس میں زیادہ تر یہی بات چیت ہوتی ہے کہ اُنہوں نے کس قدر کامیابیاں سمیٹی ہیں۔ سب سے اوّل ہونے کی آزمائش واقعی ایک بڑی آزمائش ہے۔ آپ اِس بات کو یقینی طور پر جانیں کہ ابلیس اِس بات کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح کچھ دیر اپنے شاگردوں کی بات چیت سنتے رہے۔ اُنہوں نے کہا کہ غیر قوموں کے بادشاہ اپنی رعایا پر اِس طور سے حکمرانی کرتے ہیں۔ بالفاظ دیگر خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کو یہ کہہ رہے تھے کہ جس طرح کا روّیہ اُن میں دیکھا جا رہا ہے غیر ایمانداروں میں ایسے روّیہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اُنہوں نے لوقا22: 26 میں اُنہیں بتایا کہ اُن میں سب سے بڑا سب سے چھوٹے کی مانند ہوگا۔ جو اُن میں سب سے بڑا ہے وہ سب کا خادم بنے۔ اِس تصور کو سمجھنا ایمانداروں کے لئے بہت مشکل تھا۔ وہ دُنیاوی طریقہ اور نظام کے

اِس قدر عادی ہو چکے تھے کہ یسوع کا ''بڑے پن'' کا تصور اُنہیں بڑا اجنبی سا لگا۔

یہ تصور تو آج ہمارے دَور میں بھی غیر مناسب سا لگتا ہے۔ جب ہم ''عظیم'' کے بارے سوچتے ہیں تو ہم ایک چھوٹے بچے کا خیال اپنے ذہن میں نہیں لاتے۔ جب ہم ''حکمران'' کے بارے سوچتے ہیں تو ہمارے ذہنوں میں خادم کا خیال نہیں آتا۔ خدا کی بادشاہی میں بڑا ہونے کے لئے ہمارے اندر ایک چھوٹے بچے جیسا بھروسہ اور فروتنی ہونی چاہئے۔ ہم میں سے عظیم وہ ہے جسے اپنی نااہلیت اور ناتجربہ کاری کا علم ہو اور وہ آسمانی باپ کی محبت پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے ایمان سے قدم اُٹھانے کے لئے تیار ہو۔ ہم ایسے بہت سے ایمانداروں سے مل چکے ہیں جو خداوند خدا پر بہت بڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اُن کے نام اخبارات میں شائع نہیں ہوتے تو بھی وہ ایمان کے سورما ہیں اور خدا پر اعتماد اور بھروسہ رکھتے ہیں۔ اگر آپ خدا کی بادشاہی میں عظیم بننا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو یہ سیکھنا ہوگا کہ کس طرح خدا پر توکل اور بھروسہ کرنا ہے اور کسی طور پر بھی اپنی حکمت اور دانائی کے بل بوتے پر زندگی نہیں گزارنی۔ آپ کو ایک معصوم بچے کی طرح سب کچھ اُسی سے حاصل کرنا ہوگا اور اپنے آپ کو خالی کر کے اُس کے پاس آنا ہوگا۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جو اُن میں سب سے بڑا بننا چاہے اُسے سب کا خادم بننے کی ضرورت ہے۔ قیادت کے لئے اُنہیں ایک نمونہ سے سیکھنے کی ضرورت تھی۔ خداوند یسوع مسیح نے ہمارے درمیان زندگی بسر کی۔ خداوند یسوع مسیح نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ وہ پیچھے آرام سے بیٹھ گئے ہوں اور دوسرے کام کرتے رہے۔ بلکہ اُس نے اُن کی خدمت کی۔ وہ اُسے صلیب پر لے گئے۔ اگر آپ ایک حقیقی قائد ہیں تو آپ ایک زبردست خادم ہوں گے۔ بہت سے کلیسیائی راہنما اپنے رُتبے کے باعث ملنے والی عزت اور جلال کی وجہ سے خدمت کرتے ہیں۔ وہ بروز اتوار اپنا روایتی لباس زیب تن کر کے لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن وہ یسوع کی طرح نیچے جھک کر اُن لوگوں کے پاؤں نہیں دھوتے جن کے درمیان وہ خدمت گزاری کا کام کرتے ہیں۔ وہ حقیقی راہنما نہیں ہوتے۔ خداوند یسوع مسیح حقیقی راہنما اور کامل نمونہ ہیں۔ اگر آپ ایک راہنما بننے کے خواہش مند ہیں تو پلپٹ/ڈائس سے نیچے اُتر آئیں اور یسوع کی طرح تولیہ کمر سے باندھ کر اپنے لوگوں کی خدمت کرنا شروع کر دیں۔

لوقا 22:28 میں خداوند نے اپنے شاگردوں کو یاد دلایا کہ وہ کس طرح اُس کے دُکھوں اور آزمائشوں میں اُس کے ساتھ کھڑے رہے۔ وہ دُکھ سکھ میں اُس کے شانہ بشانہ چلتے رہے۔ اب تھوڑی دیر کے بعد خداوند نے اُن

سے جدا ہو جانا تھا۔اُن کی غیر موجودگی میں، اُنہیں خدا کی بادشاہی میں قیادت کی ذمہ داریاں سونپی جانا تھیں۔وہ اُس کے ساتھ بادشاہی کے تخت پر بیٹھیں گے۔اُنہیں خدا کے فرزند ہوتے ہوئے بارہ قبیلوں کے انصاف کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔اُنہوں نے اُس کے ساتھ ایک میز پر کھانا کھایا تھا اور اب اُنہیں یہ شرف واستحقاق بھی ملنا تھا کہ وہ لوگوں کے سامنے اُس کی گواہی پیش کریں۔جو خدا کے ساتھ گہرے رشتہ میں منسلک ہوتے ہیں اُنہیں ہی میز پر بیٹھنے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔وہ اُسے شخصی طور پر جانتے ہیں اور اُس کے ساتھ بات چیت بھی کرتے ہیں۔چونکہ وہ اُس کے ساتھ گہری رفاقت میں اُس کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے ہیں اسی لئے وہ اِس قابل ہوتے ہیں کہ وہ دُنیا میں اُس کی گواہی دے سکیں۔وہ اِس لئے اُس کی خدمت گزاری کا کام کرسکتے ہیں کیوں کہ وہ باقاعدگی سے ایک گہرے دوستانہ رشتے میں بندھے ہوئے اُس کے ساتھ میز پر بیٹھتے ہیں۔اگر آپ ایک اچھے راہنما بننا چاہتے ہیں تو پھر لازم ہے کہ آپ گہرے طور پر اُسے جانیں اور اُس کے مقاصد کو بھی اپنی زندگی میں پہچانیں۔اگر آپ اُس کے گواہ بننا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو گہرے طور پر اُسے جاننا ہوگا۔اِس کے لئے آپ کو دُعا اور خدا کے کلام میں وقت گزارنا ہوگا۔ایک اچھا راہنما ایک خادم ہی ہوتا ہے۔ایک اچھا قائد خداوند کو جانتا ہے۔

حقیقی مسیحی راہنما، چھوٹے بچوں کی طرح خدا پر توکّل اور بھروسہ کرنا جانتے ہیں۔اُن میں تکبر نہیں پایا جاتا۔خداوند یسوع مسیح کی طرح وہ بڑے حلیم اور فروتن خادم اور پھر راہنما بنتے ہیں۔وہ اُس کے ساتھ میز پر بیٹھ کر باقاعدگی سے اُس کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں۔کیا آپ کی قیادت میں یہ انداز موجود ہے؟

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ یہاں پر ہم حقیقی قیادت کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟
☆۔ اِس حوالہ میں خداوند یسوع مسیح کے مطابق ایک حقیقی قائد کے کیا اوصاف ہوتے ہیں؟
☆۔ ایک مسیحی قائد کس طرح ایک دُنیا کے قائد سے مختلف اور منفرد ہوتا ہے؟
☆۔ کیا آپ کو کبھی ایسی آزمائش کا سامنا ہوا ہے کہ آپ خود کو دوسروں کی سامنے اچھا بنائیں؟ یہ بات کس طرح آپ کی خدمت میں عیاں ہوتی ہے؟
☆۔ ایک قائد کے لئے یہ کس قدر اہم ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح کو گہرے طور پر جانے؟ وضاحت کریں۔

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ ایسے وقتوں کے لئے خدا سے معافی مانگیں جب آپ کے اندر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ آپ ایک خادم راہنما ہونے کی بجائے دُنیاوی لحاظ سے عظیم راہنما بن جائیں۔
☆۔ شکر گزاری کریں کہ خداوند نے اِس زمین پر ایک خادمانہ روّیہ ظاہر کیا۔ دُعا کریں کہ خداوند آپ میں بھی ویسا ہی روّیہ پیدا کرے۔
☆۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ میں ایک جلتی ہوئی خواہش پیدا کرے تاکہ آپ اُسے گہرے طور پر جان سکیں۔ اُس کا شکر کریں کہ وہ آپ کے ساتھ میز پر بیٹھ کر گہری رفاقت اور قربت میں بات چیت کرنا چاہتا ہے۔ اُس سے التماس کریں کہ وہ آپ کی مدد کرے تاکہ آپ اُسے اور بھی گہرے طور پر جان سکیں۔

باب 27

پطرس کے انکار کی پیش گوئی

متی 26:31-35 ☆ مرقس 14:27-31 ☆ لوقا 22:31-38 پڑھیں

خداوند نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنے شاگردوں کو یہ بتایا تھا کہ اُن میں سے ایک اُسے پکڑوائے گا۔ یہ بات سن کر اُس جماعت میں ایک تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ مذکورہ حوالہ میں خداوند نے ایک اور ایسی بات کہہ دی جو ہوش اڑا دینے والی خبر تھی۔

خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں بتایا کہ وہ سب اُسے چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ اُنہوں نے اِس موضوع پر بات کی تھی کہ اُن میں سے کون بڑا ہے۔ اِس کی روشنی میں تو یہ بات اور بھی زیادہ قابل توجہ تھی۔ شاگردوں کو تو بہت زیادہ خود اعتمادی تھی۔ خداوند جانتے تھے کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔ اپنے بارے میں اپنی بساط سے زیادہ اعلیٰ سوچ رکھنا بہت آسان ہوتا ہے۔ کئی بار ہمیں اپنی بہ نسبت دوسروں کی خطاؤں پر زیادہ تعجب ہوتا ہے۔ ''وہ سب خداوند کو چھوڑ گئے۔'' اُن شاگردوں کے لئے اِس بات کو سمجھنا تو بہت مشکل تھا کہ اُن میں سے ایک نے خداوند کو پکڑوانا ہے، یہ خبر پہلے ہی اُن کے لئے بڑی پریشانی کا باعث ہوئی تھی۔ ہوسکتا ہے کہ اُن کے دلوں میں اُس غدار کے تعلق سے ایک عدالت کرنے والی روح پائی جاتی ہو اور اُنہیں اِس بات پر فخر ہو کہ کم از کم وہ یسوع کو پکڑوانے والے نہیں ہیں۔ یسوع کی یہ بات سن کر کہ وہ سب اُسے چھوڑ جائیں گے اُنہیں اور بھی جھٹکا لگا ہوگا۔

جب بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے تب ہی ہمیں کہیں جا کر معلوم ہوتا ہے کہ دراصل ہمارے دل کی گہرائیوں میں کیا ہوتا ہے۔ ہم نے کتنی ہی بار پچھتاوے کو ظاہر کرنے والے الفاظ بولے ہیں؟ بعد ازاں ہمیں اِس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ ایسی باتیں کہاں سے آ گئیں۔ وہ تو ہمارے دل کی گہرائیوں ہی میں موجود تھیں۔ ہمارے پاس سستی اور لاپرواہی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ شیطان ہماری کمزوریوں اور خامیوں سے غافل نہیں ہے۔ وہ ہماری انسانی فطرت کی برائی سے واقف ہے اور وہ اُسے منظرِ عام پر لانے کے لئے سرتوڑ کوشش کرے گا۔

متی 26:31 پر غور کریں کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ اُسی رات اُس کے سبب سے

ٹھوکر کھائیں گے۔ وہ رات تو ایک زبردست رات تھی۔ اُس رات اُنہوں نے خداوند کے ساتھ عید فسح کا کھانا کھایا تھا۔ وہ اُس کے ساتھ دسترخوان پر بڑی اچھی رفاقت میں تھے۔ یہ جاننا کس قدر پُرتکلف دہ تھا کہ وہ اُسی رات اُسے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ یہ کس قدر ناممکن سی بات معلوم ہوتی تھی؟ ایسی سوچ ورویہ اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ ہم میں سے کوئی بھی گر جانے کی توقع نہیں کرتا۔ تاہم یہ بات ہماری فطرت میں موجود ہے کہ ہم آزمائش میں پڑیں اور عین ممکن ہے کہ ہم آنے والی آزمائشوں میں گر بھی جائیں۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُن کے اِس طرح چھوڑ کر چلے جانے کا بیان زکریاہ 7:13 میں موجود ہے۔ چرواہے کو مارا جائے گا اور بھیڑیں پراگندہ ہو جائیں گی۔ خداوند یسوع چرواہا تھا۔ جب اُسے گرفتار کیا گیا تو اُس کے شاگرد اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔ جب وہ اُس کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے اُس کی رفاقت اور اچھے کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے اُس وقت تو وفاداری ظاہر کرنا بہت آسان معلوم ہوتا تھا۔ لیکن جب دشمن حملہ آور ہوا تو اُن کی زندگیاں خطرے سے دوچار ہو گئیں۔ خداوند اُن سے دُور ہو گئے اور وہ سب پراگندہ ہو گئے۔

جب خداوند نے اُن سے جدا ہو جانا تھا تو اُن سب کو قتل کر دیا جانا تھا۔ خداوند نے اُنہیں بتا دیا تھا کہ وہ اُن سے پہلے گلیل کو جائے گا۔ (متی 32:26) ہم تصور کر سکتے ہیں کہ شاگردوں کے لئے اِس بات کو سمجھنا کس قدر مشکل ہوا ہوگا۔ اگرچہ اُنہیں اُس وقت تو اِن باتوں کی سمجھ نہ لگی۔ لیکن خداوند نے اِس لئے یہ باتیں کہیں تاکہ وقت آنے پر اُنہیں معلوم ہو کہ اُنہوں نے کیا کرنا ہے۔

اُس شام خداوند نے جو بات کہی تھی پطرس کے لئے بہت ہتک آمیز تھی۔ اُس نے خداوند کو بتایا کہ باقی شاگرد تو اُسے چھوڑ کر چلے جائیں گے لیکن وہ ایسا نہیں کرے گا۔ یہ باتیں ایسے شخص کے منہ سے نکلیں جسے اپنے آپ پر بڑا اعتماد تھا۔ ہوسکتا ہے کہ آپ بھی پطرس کی مانند بہت پُراعتماد محسوس کرتے ہوں۔ دوسروں پر تنقید کرنے والے ایسے رویّے کے ساتھ نظر کرنا بہت آسان معلوم ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے "میں تو ایسا نہیں کروں گا۔" یا "میں تو اِس طرح نہیں کروں گا۔" ہمیں اپنے آپ پر بڑا اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے۔ امثال کا مصنف ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ "ہلاکت سے پہلے تکبر ہے۔" (امثال 18:16)

زنجیر میں سے ایک کُھری (link) بھی نکل جائے تو وہ ٹوٹ جاتی ہے۔ اگر آپ کی زنجیر میں ایک کُھری (link) بھی کمزور ہے۔ جہاں سے دشمن نے اُس کو کھینچنا شروع کر دیا تو خواہ دیگر کھریاں کتنی ہی مضبوط کیوں نہ

ہوں،صرف ایک کمزور گھری کے سبب سے آپ بھی اپنے بھائیوں اور بہنوں کی طرح گر سکتے ہیں۔آپ کی مضبوطی بھی زنجیر کی ایک گھری کی طرح ہوتی ہے۔پطرس خواہ کتنا بھی مضبوط تھا تو بھی اُس میں کمزوری پائی جاتی تھی۔ جب شیطان نے اُس کی زنجیر کو کھینچا وہ بھی دوسروں کی مانند گر گیا۔

خداوند کو معلوم تھا کہ پطرس کے ساتھ کیا واقع ہوگا۔اُس کی باتیں زبردست تھیں،لیکن اُس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اِس قدر نیچے گر جائے گا۔خداوند یسوع مسیح نے پطرس کو بتایا کہ شیطان اُس کے تعاقب میں ہے۔شیطان اُسے گیہوں کی طرح '' پھٹکنا'' چاہتا تھا۔(لوقا22:31) پھٹکنے کا عمل کوئی خوشگوار عمل نہیں تھا۔خداوند پطرس کو یہ بتا رہے تھے کہ شیطان اُسے ایک زبردست جھٹکا دینے کو ہے۔ایسا کہ اُس کے اوسان خطا ہو جائیں گے۔وہ اُس کو پھٹکنا چاہتا تھا۔شیطان کو ایسا کرنے کے لئے اجازت درکار تھی۔خداوند نے پطرس کو بتایا کہ شیطان نے اُس کو'' پھٹکنے'' کے لئے خدا سے اجازت مانگ لی ہے۔اور یہ اجازت نامہ اُسے مل گیا۔(ایوب 1:6-12)

خدا نے شیطان کو اجازت دے دی کہ وہ پطرس کو'' پھٹکے''لیکن خداوند نے پطرس کو بتایا کہ اُس نے اُس کے لئے دُعا کی ہے تا کہ اُس کا ایمان جاتا نہ رہے۔خدا ہمیں دُکھوں اور آزمائشوں سے گزرنے دیتا ہے لیکن وہ ہمیں چھوڑتا نہیں۔غور کریں کہ خداوند نے پطرس کو بتایا کہ جب وہ آزمائش سے گزر جائے تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرے۔یہاں پر ہمارے جائزے کے لے ایک اہم نکتہ موجود ہے۔

اگرچہ پطرس کو اپنے ایمان کی آزمائش کا سامنا ہونے والا تھا،لیکن خداوند پطرس کے لئے دُعا کر رہے تھے۔خداوند یسوع مسیح کی دُعا نے پطرس کو سنبھالا۔نہ صرف خداوند کی دُعا سے اُسے قائم رہنے میں مدد ملی بلکہ اُس کی دُعا نے آزمائش کی گھڑی اُسے میں تقویت بخشی اور وہ مضبوط ہوا۔اُس آزمائش نے بالاخر اُسے تیار کرنا تھا تا کہ جب وہ اُس آزمائش سے گزر جائے تو اپنے بھائیوں اور بہنوں کی تقویت اور مضبوطی کا باعث ہو سکے۔اگرچہ شیطان نے پطرس کے ایمان کو تباہ کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔تو بھی خداوند نے اُسے محفوظ رکھا اور شیطان کی ساری کاوشیں پطرس کی مضبوطی کے لئے استعمال ہوئیں۔اور وہ آسمان کی بادشاہی کی خدمت کے لئے تیار ہو گیا۔بھروسہ رکھیں خدا آپ کو بھی اِسی طور سے تیار اور مسلح کر رہا ہے۔

ایسا لگتا نہیں کہ پطرس کو خداوند یسوع کی بات سے جھٹکا لگا ہو۔کیوں کہ اُس نے خداوند کی بات سن کر کہا کہ وہ اُس کی خاطر قید ہونے کے لئے بھی تیار ہے۔بلکہ وہ تو اپنے خداوند کے لئے جان قربان کرنے کے لئے بھی

تیار تھا۔ خداوند یسوع مسیح کی بات سے پطرس کے اعتماد میں کوئی کمی محسوس نہ ہوئی۔ یہی چیز تو خدا پطرس میں سے توڑنا چاہتا تھا۔ پطرس کو اپنے آپ پر بڑا اعتماد تھا۔ یسوع کے انکار سے پطرس کا اپنے آپ پر اعتماد اور بھروسہ ختم ہونا تھا اور اُس نے ایک بہتر انسان بن کر اور بھی مؤثر خادم بننا تھا۔ بعض اوقات خدا ہمیں تبدیل کرنے کے لئے مشکل طریقے بھی استعمال کرتا ہے لیکن بالآخر ہم اُس کے ساتھ اور بھی گہرے رشتے اور تعلق میں بندھ کر مؤثر خادمین بن جاتے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح نے پطرس کو بتایا کہ صبح ہونے سے قبل، وہ ایک بار نہیں بلکہ تین بار اُس کا انکار کرے گا۔ اگرچہ خداوند نے پطرس کو بتا دیا تھا کہ ایسا ہوگا لیکن پطرس کو خداوند کی کہی ہوئی بات کا یقین نہ آیا۔ وہ اپنی بات پر قائم رہا کہ وہ کبھی بھی یسوع کا انکار نہیں کرے گا۔ اِسی طرح دوسرے شاگردوں نے بھی یسوع کو بتایا کہ وہ اُس کا انکار کریں گے اور نہ ہی اُسے چھوڑ کر بھاگیں گے۔ اُنہیں ایک حیرت انگیز تجربہ کا سامنے ہونے والا تھا۔

جب ہم کلام کے اِس حصہ کا جائزہ لے رہے ہیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اپنی طاقت اور صلاحیت پر بھروسہ اور اعتماد کرنا کس قدر آسان ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ شاگرد بھی جو خداوند کہ اِس قدر قریب تھے ایمان سے گر گئے۔ یہ حوالہ ہمارے لئے ایک تنبیہ اور آگاہی ہے۔ اُن شاگردوں کی طرح ہمارے لئے گر جانا بھی کس قدر آسان ہو سکتا ہے۔ ہمیں ہر وقت ہوشیار اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ اور اگر ہم نے اُس کے مقصد کے لئے ایک وفادار اور پھل دار زندگی بسر کرنی ہے تو پھر ہمیں صرف اور صرف اُسی کی طاقت پر بھروسہ کرنا ہوگا۔

چندغور طلب باتیں

☆۔یہاں پر ہم اپنے آپ پر توکل اور بھروسہ کرنے کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟
☆۔آپ کے لئے گر جانا کس قدر آسان ہوگا؟
☆۔آپ کن کن حصوں میں بہت زیادہ کمزور ہیں؟ اُن کمزور حصوں کو مضبوط کرنے کے لئے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟
☆۔ہماری کمزوریوں، دُکھوں اور ناکامیوں کے باوجود خداوند یسوع مسیح ہمیں مضبوط اور مسلح کرنے کی قدرت رکھتا ہے، ہم یہاں پر اِس حوالہ سے کیا سیکھتے ہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے کہیں کہ آپ پر ظاہر کرے کہ آپ زندگی کے کن حصوں میں کمزور ہیں۔خداوند سے کہیں کہ آپ کو دکھائے کہ آپ نے کس طرح اُن کمزور حصوں کو مضبوط کرنا ہے تاکہ آپ گر نہ جائیں۔
☆۔خداوند کا شکر ادا کریں کہ وہ شیطان کی کاوشوں کو بھی ہمیں مضبوط اور مسلح کرنے کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔
☆۔کیا آپ کو اِس وقت کسی آزمائش کا سامنا ہے۔؟اِس بات کو سمجھنے کے لئے چند لمحات کے لئے دُعا میں جھکیں کہ خدا ہی آپ کی درپیش صورتحال کو آپ کو مضبوط کرنے اور اپنے قریب لانے کے لئے استعمال کرے گا۔اِس بات کے لئے اُس کے شکر گزار ہوں کہ وہ آپ کی زندگی میں آنے والی ہر ایک صورت حال پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ برائی کو آپ کی بھلائی کے لئے استعمال کرے گا۔

باب28

زادِراہ

لوقا22:35-38 پڑھیں

لوقا10 باب میں خداوند نے 72 شاگردوں کو ایک خدمتی دَورے پر بھیجا۔ اِس موقع پر اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ اپنے ساتھ بٹوا، جھولی Bag اور جوتے نہ لیں۔ اُنہیں راستے میں کسی کو سلام بھی نہیں کرنا تھا۔ اِس کی بھی ایک وجہ تھی۔ خداوند چاہتے تھے کہ اُس کے شاگرد اُس کی فراہم کرنے والی قدرت اور راہنمائی پر توکل اور بھروسہ کریں۔ یہاں پر لوقا22 باب میں، خداوند نے اپنے شاگردوں سے اسی وقت کے تعلق سے پوچھا۔ ''جب میں نے تمہیں بٹوے اور جھولی اور جوتی بغیر بھیجا تھا کیا تم کسی چیز کے محتاج رہے تھے؟'' (لوقا22:35)

خداوند نے اُنہیں بتایا کہ اِس بار جب وہ جائیں تو اپنے ساتھ بٹوا، جھولی Bag اور تلوار لے کر جائیں اور اگر کسی کے پاس نہ ہو تو وہ اپنی پوشاک بیچ کر اپنے لئے تلوار مول لے۔ اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ صورتحال کس قدر تبدیل ہوگئی تھی۔ تلوار کو اپنے دفاع کے لئے استعمال کیا جانا تھا۔ جس ایمان کا اقرار شاگرد کر رہے تھے اُسے قبول نہیں کیا جانا تھا۔ جب اُنہوں نے خداوند یسوع اور اُس کی محبت کے بارے لوگوں کو بتانا تھا تو اُنہیں کئی ایک دشمنوں کا سامنا ہونا تھا۔

خداوند یسوع مسیح یہاں پر انجیل کی منادی کے لئے طاقت کے استعمال کی حمایت نہیں کر رہے۔ درحقیقت اُنہوں نے یہ تعلیم دی تھی کہ اگر کوئی اُن کے ایک گال پر طمانچہ مارے تو ایمانداروں کا شیوہ یہی ہونا چاہئے کہ وہ دوسرا گال بھی اُس کی طرف پھیر دیں۔ وہ اپنے شاگردوں کو یہ بتا رہے تھے کہ ایسے وقتوں میں اُنہیں دیوار کے ساتھ لگانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور اُنہیں اپنا اور اپنی جائیداد و املاک کے دفاع کے لئے ضروری اقدامات کرنے ہوں گے۔ آئیں کچھ دیر کے لئے غور کریں کہ خداوند اپنے شاگردوں کو کیا تعلیم دے رہے ہیں۔

اپنے ساتھ بٹوا لینے سے شاگردوں نے اپنے مستقبل کے لئے اپنی ضروریات کا خیال رکھنا تھا۔ اُنہیں وقت سے پہلے منصوبہ بندی کرنا تھی۔ اگرچہ خدا ہماری تمام ضروریات کے لئے سب کچھ مہیا کرنے کی قدرت رکھتا

ہے۔ جو کچھ اُس نے ہمیں پہلے سے دے رکھا ہے اُس میں سے اپنے مستقبل کے لئے کچھ بچا رکھنے سے ہم کوئی گناہ نہیں کرتے۔ یہی تعلیم تو امثال کی کتاب میں بھی دی گئی ہے۔

''اَے کاہل! چیونٹی کے پاس جا، اُس کی روِشوں پر غور کر اور دانشمند بن۔'' (امثال 6:6-8)

امثال کی کتاب کا مصنف آنے والے وقت کے لئے رسد جمع کرنے پر چیونٹی کی حکمت کی تعریف کر رہا ہے۔ پولس رسول نے بھی اپنی آنے والی خدمت کے کام کے لئے وقت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خیمہ دوزی کا کام کرتے ہوئے روپیہ پیسہ کمایا۔

اپنے ساتھ تلوار لے کر یہ شاگرد اپنے تحفظ کا سامان مہیا کر رہے تھے۔ اگرچہ خدا ہماری اور ہماری جائیداد اور املاک کی محافظت کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو بھی وہ ہم سے یہ کہتا ہے کہ بطور ایک اچھے مختار ہم اُن سب چیزوں کی محافظت اور نگہبانی کریں جو خدا نے ہمارے سپرد کی ہوئی ہیں۔

خداوند اپنے شاگردوں کو یہ بتا رہے تھے کہ وہ اپنے مستقبل کے لئے ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ کیوں کہ بُرے دن آئیں گے۔ اُس وقت دشمن یسوع کو گرفتار کرنے کی تیاری میں مصروف تھا۔ اور جلد ہی خداوند کو اُن سے بچھڑ جانا تھا۔

جب شاگردوں نے خداوند کی باتیں سنیں تو اُنہیں بتایا کہ اُن کے پاس دو تلواریں ہیں۔ خداوند نے اُنہیں کہا کہ یہ کافی ہیں۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ جب خداوند یسوع مسیح کو گرفتار کیا گیا تو اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو یہ بتایا کہ وہ تلوار نہ چلائیں۔ (لوقا 22:50-51) اِس کا مطلب ہوا کہ اپنے دفاع کا بھی ایک وقت ہوتا ہے اور پھر خدا کے مقصد اور مرضی کے پیشِ نظر ہتھیار ڈال دینے کا بھی ایک وقت ہوتا ہے۔

ہم اِس حوالہ سے کیا سیکھتے ہیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ ایسے اوقات بھی ہوتے ہیں جب خدا ہمیں اپنا سب کچھ اُس کے سپرد کر کے اُس پر (خدا پر) توکل کرنے کے لئے بلاتا ہے کہ ہم اُس کی محافظت اور اُس کی فراہم کرنے والی قدرت پر بھروسہ رکھیں۔ جبکہ کچھ ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب وہ ہم سے کہتا ہے کہ ہم اپنے مستقبل کے لئے ضروری اقدامات کریں۔ خدا کی طرف سے رسد اور کمک مختلف طریقوں سے آ سکتی ہے۔ اپنے وسائل کو عقلمندی سے استعمال کرنا خدا پر عدمِ اعتماد نہیں ہوتا۔ اِس حوالہ میں، خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ بٹوا اور جھولی (بیگ) اپنے ساتھ لیں۔ بٹوے میں پیسے جمع رکھیں اور بیگ میں اپنے کپڑے رکھیں۔ خداوند نے اُنہیں چیلنج دیا کہ وہ اپنے مستقبل کے لئے ضروری انتظامات رکھیں۔ ایسے لوگوں کو

دیکھ کر اُن پر الزام لگانا کس قدر آسان ہوتا ہے جنھوں نے اپنے مستقبل کے لئے جمع پونجی بچا رکھی ہو کہ وہ خدا پر توکل اور بھروسہ نہیں رکھتے۔ یہ حوالہ ہمیں اِس پر غور کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اگر خدا نے آپ کو مستقبل کے لئے ابھی سے برکات اور وسائل سے نوازا ہے، اُن ساری چیزوں کے لئے اُس کی شکرگزاری کریں۔ اگر مستقبل کے لئے کوئی وسائل اور برکات نہیں تو اُس پر توکل اور بھروسہ کریں۔ اصل معاملہ یہ نہیں کہ خدا کیسے مہیا کرتا ہے بلکہ یہ بات زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ ہم اِس بات کو سمجھیں کہ وہ مہیا کرے گا۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ نے خدا کو اپنی ضروریات پوری کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ اُس کی بہم رسانی (مہیا کرنے) کی چند ایک مثالیں پیش کریں۔

☆۔ خدا کے مختلف طریقوں سے مہیا کرنے کے تعلق سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ خدا نے کیسے آپ کو مہیا کرنے کا چناؤ کیا؟ کیا آپ کو خدا نے ہر طرح کی برکت بخش دی ہے یا پھر اُس نے اِس بات کا انتخاب کیا ہے کہ آپ لحہ بہ لحہ اُس کے مہیا کرنے پر توکل اور بھروسہ کریں؟

☆۔ یہاں پر اِس حوالہ میں یسوع کیوں اپنے شاگردوں کو یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اپنی اپنی تلواریں لے لیں؟ کیا وہ یہاں پر خوشخبری کے پھیلاؤ کے لئے دہشت گردی کو ہوا دے رہے ہیں؟ بطور ایماندار ہمارے لئے کب اپنا دفاع کرنا درست اور جائز ہوتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ جن لوگوں کے پاس آپ سے زیادہ وسائل و برکات ہیں اُن کے لئے خدا جیسا روّیہ اپنانے کے لئے خدا سے توفیق اور فضل مانگیں۔

☆۔ خدا کا شکر کریں کہ وہ مختلف طریقوں سے ہمیں مہیا کرتا ہے۔

☆۔ خدا سے فضل چاہیں کہ آپ خدا کی طرف سے مہیا کئے گئے وسائل کو بڑی حکمت اور دانش سے استعمال کر سکیں۔

باب29

گتسمنی میں دُعا

متی 26:30-46 ☆مرقس14:26-42 لوقا22:39-46

خداوند یسوع کے ساتھ دسترخوان پر آخری شام ایک سنجیدہ، پریشان اور خاموش شام تھی۔خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتا دیا تھا کہ یہوداہ اُسے پکڑوائے گا۔اُنہوں نے شاگردوں کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ رات ہونے سے پہلے وہ اُسے چھوڑ کر چلے جائیں گے اور پطرس تین بار اُس کا انکار کرے گا۔اُنہوں نے یہ بتا دیا تھا کہ زمین پر اُن کے ساتھ یہ آخری فسح ہے۔ہم تصور کر سکتے ہیں کہ اُس شام شاگردوں کے ذہنوں میں طرح طرح کے خیالات، جذبات اور تصورات گردش کر رہے ہوں گے۔

متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ گیت گانے کے بعد بالا خانہ سے زیتون کے پہاڑ پر چلے گئے۔مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ خداوند اکثر و بیشتر اپنے شاگردوں کے ساتھ اِس جگہ پر جایا کرتے تھے۔اِس دفعہ خداوند دُعا میں وقت گزارنے کے لئے زیتون کے پہاڑ پر گئے۔

اپنے آسمانی باپ کے حضور تنہائی میں دُعا سے قبل خداوند نے اپنے شاگردوں کو وہ سب باتیں یاد دلائیں جو اُنہوں نے دسترخوان پر کہیں تھیں۔اُنہوں نے بتایا کہ اب سے کچھ ہی دیر بعد وہ اُسے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔یہ سب کچھ زکریاہ نبی کی پیش گوئی کے مطابق ہونا تھا جس میں اُس نے کہا تھا کہ چرواہے کو مارا جائے گا اور بھیڑیں پراگندہ ہو جائیں گی۔(زکریاہ13:7) خداوند نے یہ بھی بتایا کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔شاگردوں کو اِس سے پہلے گلیل کو جانا تھا جہاں پر خداوند نے اُن سے ملنا تھا۔ایک بار پھر یہ سب کچھ شاگردوں کی عقل و سمجھ سے بالاتر تھا۔

اُس رات خداوند نے جو کچھ بیان کیا پطرس نے اُن باتوں کی سخت مخالفت کی۔اُس نے دوسری بار خداوند سے کہا کہ اگرچہ سب اُسے چھوڑ جائیں وہ اُسے چھوڑ کر نہیں جائے گا۔اُسے اپنے پر بڑا اعتماد تھا۔اُسے اپنی ثابت

قدمی پر بھروسہ تھا کہ خواہ کیسے بھی حالات اور واقعات رونما ہوں وہ قائم رہے گا۔ جو کچھ خداوند کہہ رہے تھے پطرس کو اُن سب باتوں پر شبہ تھا۔ خداوند نے ایک بار پھر اُسے بتایا کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے وہ تین بار اُس کا انکار کرے گا۔ پطرس اِس بات پر بضد تھا کہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ (متی 34:26) پطرس نے کہا کہ وہ تو اُس کے لئے اپنی جان بھی قربان کرسکتا ہے۔ وہ کبھی بھی اُس کا انکار نہیں کرے گا۔ اِسی طرح سب شاگردوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ وہ کسی بھی صورت میں اپنے مالک اور خداوند کا انکار کرنے پر تیار دکھائی نہ دیتے تھے۔

وہ باغ گتسمنی میں پہنچے تو خداوند نے اُنہیں کہا کہ وہ وہاں پر کچھ دیر رُکیں جب کہ وہ تنہائی میں دُعا کرنے کے لئے آگے چلا گیا۔ اُس نے اپنے ساتھ پطرس، یعقوب اور یوحنا کو لے لیا۔ جب وہ شاگردوں سے تھوڑے فاصلہ پر چلے گئے تو اُن کا دل نہایت افسردہ ہوگیا، ایسا کہ گھبرانے لگا۔ ہمیں یہ تو معلوم نہیں کہ اُس شام شاگردوں نے کیا دیکھا۔ ایک بات تو صاف ظاہر ہے کہ اُنہوں نے اُس وقت خداوند کے غمزدہ دل کو گہرے طور پر دیکھا۔

اِس حوالہ میں ہمیں مزید کچھ دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تین لوگ دیگر شاگردوں کی بہ نسبت خداوند کے زیادہ قریب تھے۔ اکثر و بیشتر خداوند اُنہیں اپنے ساتھ الگ لے جاتے اور ایسی باتیں اُن پر ظاہر کرتے تھے جو وہ دوسرے شاگردوں پر ظاہر نہیں کرتے تھے۔ یوں لگتا ہے کہ خداوند کے دل میں اُن کے لئے ایک خاص مقام اور جگہ تھی۔ یوں لگتا ہے کہ دوسرے شاگردوں کی بہ نسبت خداوند اپنے آپ کو اُن پر زیادہ ظاہر کرتے تھے۔

ہمیں یہ تو معلوم نہیں کہ خداوند کتنی دیر پطرس، یعقوب اور یوحنا کے ساتھ ٹھہرے لیکن اُس کی پریشانی اور دُکھ میں اضافہ ہوتا چلا جارہا تھا۔ اب اُن کا دُکھ اِس قدر بڑھ گیا تھا کہ مرنے کی نوبت آ پہنچی تھی۔ خداوند نے اُنہیں کہا کہ وہ وہاں ٹھہریں اور جاگتے رہیں۔ جب خداوند نے یہ باتیں کہیں تو اِس سے اُن کا کیا مطلب تھا؟ لوقا 40:22 میں ہم پڑھتے ہیں کہ خداوند نے اُن سے کہا کہ وہ دُعا کرتے رہیں تاکہ آزمائش میں نہ پڑیں۔ یوں لگتا ہے کہ خداوند اپنے ان شاگردوں کو دُعا اور شفاعت کے لئے بلا رہے تھے۔ دشمن اُن پر چڑھا آتا تھا اور جلد ہی اُس نے آکر اُن پر ہاتھ ڈال لینا تھا۔ دُکھ اور پریشانی کی اِس گھڑی میں اُنہیں خدا کے چہرہ کا طالب ہونا تھا۔

دُکھ اور غم کی گھڑی میں، خداوند نے اپنے اُن تین شاگردوں کو بلا کر کہا کہ وہ اُس کے اور اپنے لئے دُعا میں ٹھہرے رہیں۔ اگر خداوند کو اُس وقت اپنے شاگردوں کی دُعا کی ضرورت تھی تو کس قدر ہمیں ضرورت کی

گھڑی میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی دُعا کی ضرورت ہوتی ہے۔ہمیں بھی خداوند یسوع کی طرح بوقت ضرورت اپنے بھائیوں اور بہنوں کی دُعائیہ مدد کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔

یہ بہت اہم ہے کہ ہم کچھ وقت نکال کر خداوند کے دُکھوں اور غم کا جائزہ لیں۔غور کریں کہ جب خداوند اپنے شاگردوں سے جدا ہوئے تو آگے بڑھ کر زمین پر گرے اور تنہائی میں اپنے باپ کے حضور فریاد کرنے لگے۔خداوند نے دُعا میں اُس جنگ کا مقابلہ کیا۔اُنہوں نے اپنے شاگردوں سے دُعا کے لئے کہا تھا لیکن اب وہ اکیلے باپ کے حضور میں دُعا کر رہے تھے۔ہمیں دوسروں کے ساتھ بھی دُعا میں وقت گزارنا چاہئے لیکن شخصی طور پر خدا کے ساتھ تنہائی میں بھی وقت گزارنا چاہئے۔

غور کریں کہ خداوند نے آسمانی باپ سے یہ دُعا کی کہ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ اُس پر سے ٹل جائے۔حقیقت تو یہ ہے کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔خداوند یہاں پر خدا کی قدرت کے بارے میں بات نہیں کر رہے۔وہ اُس کی مرضی اور اُس کے مقصد کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔وہ جانتے تھے کہ آسمانی باپ سب کچھ کر سکتا ہے۔لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ سب چیزیں خدا کی مرضی اور مقصد کے مطابق تھیں۔صلیب کا دُکھ اور آسمانی باپ کا اُس سے منہ موڑنا گہرے اور دلی رنج وغم کا باعث تھا۔اُس نے یہ ضرور کہا کہ یہ پیالہ اُس پر سے ٹل جائے لیکن وہ اُس سے پیچھے نہیں ہٹے۔

اپنے دُکھ اور رنج کی حالت میں بھی اُن کی آنکھیں اپنے آسمانی باپ پر لگی رہیں۔وہ اپنے باپ کی مرضی اور مقصد کو پورا کرنے کے خواہشمند تھے۔یہاں پر ہم خداوند کو رنجیدہ اور غمزدہ روح کے ساتھ دیکھتے ہیں۔اُس کا دل غم سے بھرا ہوا تھا۔یوں لگتا ہے کہ روح کی خوشی اُس وقت اُس سے جاتی رہی تھی۔یہ عین ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کی مرضی اور مقصد کے عین مطابق زندگی گزارتے ہوئے بھی غمزدہ اور رنجیدہ ہو۔مخلص اور صاف دل ایمانداروں کو بھی زندگی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔اِس رنج والم کے باوجود بھی خداوند یسوع کے دل کی یہ آہ پکار تھی کہ ''میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔''

کچھ وقت دُعا کرنے کے بعد، خداوند یسوع مسیح شاگردوں کے پاس آئے اور اُنہیں سوتے ہوئے پایا۔اُنہوں نے شاگردوں کو جاگتے نہ رہنے پر اُن کی سرزنش کی۔اور اُنہیں یاد دلایا کہ اگرچہ روح تو مستعد ہے لیکن جسم کمزور ہے۔(متی 41:26) اُن کے بدن کمزور اور ناتوان تھے۔ہمارے بدن کمزوری کی حالت میں توجہ مرکوز کرنے کے قابل نہیں رہتے۔اُس وقت شاگردوں کو ایسی ہی مشکل درپیش تھی۔وہ دُعا کرنا چاہتے تھے

اور اُس کے لئے بڑی جانفشانی سے کام لے رہے تھے۔ وہ دُعا کرنا چاہتے تھے لیکن وہ بہت تھکے ہوئے تھے۔ بطور ایماندار ہمیں اپنے بدنوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ ہمارے بدنوں کو مناسب نیند اور ورزش کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ خدا کی بادشاہی کے کام کے لئے مضبوط ہو جائیں۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو پھر سے کہا کہ وہ جاگیں اور اُس کے ساتھ مل کر دُعا کریں اور ایک بار پھر وہ آسمانی باپ کے حضور تنہائی میں دُعا کرنے کے لئے چلے گئے۔

خداوند یسوع کیوں دُعا چھوڑ کر ایک بار اپنے شاگردوں کو دیکھنے چلے گئے؟ ہمارے پاس اِس کا کوئی واضح جواب نہیں ہے۔ تاہم یہ تو دیکھنے کو ملتا ہے کہ خداوند یسوع نے جا کر اپنے شاگردوں کو جگایا۔ اور اُنہیں کہا کہ وہ دُعا کریں۔ کیا ہوسکتا ہے کہ اُن کا دُعا کرنا اِس قدر اہم ہو کہ اُنہیں اِس بات کا احساس ہی نہ ہو؟ کیا خداوند نے آسمانی باپ کے حضور دُعا کرتے ہوئے اپنے لئے دُعائیہ معاونت کی کمی محسوس کی؟ یہ بات بالکل عیاں ہے کہ خداوند کو اپنے شاگردوں کی دُعا کی ضرورت تھی۔ پس اُنہوں نے اُنہیں بیدار کیا کہ وہ اُس گھڑی اُس کے ساتھ مل کر دُعا کریں۔ اِس سے ہمیں دُکھ اور مشکل کی گھڑی میں دُعا کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اگر ہمیں مؤثر زندگی بسر کرنی ہے تو ہمیں اپنی راہیں خداوند پر چھوڑنا ہوں گی۔ اِس کے ساتھ ہی ہمیں خدا کی مرضی، مقصد اور منصوبے میں آگے بڑھتے ہوئے ایسے بھائیوں اور بہنوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو ہمارے ساتھ دُعا میں کھڑے ہوسکیں۔ کیا آپ کے پاس ایسے لوگ ہیں جو دُعا میں آپ کو تقویت دے سکیں۔

اپنے شاگردوں کو دُعا کرنے کا چیلنج دینے کے بعد، خداوند یسوع اپنے آسمانی باپ کی حضوری میں چلے گئے۔ اِس بار اُنہوں نے اپنے آپ کو آسمانی باپ کی مرضی کے تابع کیا۔ اِس بار جب خداوند یسوع بڑی دلسوزی کے ساتھ دُعا کر رہے تھے تو ایک فرشتہ اُن کی خدمت کے لئے بھیجا گیا۔ (لوقا43:22) ہمیں یہ تو معلوم نہیں کہ فرشتہ نے کیا کہا لیکن یہ بات واضح ہے کہ فرشتہ کے آنے سے خداوند یسوع مسیح کو تقویت ملی۔ اِس سے وہ جانکنی کی حالت سے باہر تو نہیں آئے لیکن اِس سے اُنہیں آنے والے دُکھ اور مصیبت کا سامنا کرنے کے لئے تقویت اور قوت ملی۔ خداوند یسوع مسیح جب اِس قدر جانکنی کی حالت میں تھے تو اُن کا پسینہ گویا خون کی بوندیں بن کر زمین پر گرنے لگا۔ خداوند سخت نفسیاتی، جذباتی اور روحانی اذیت سے گزر رہے تھے۔

ایک بار پھر یہ بات اہم ہے کہ خداوند یسوع مسیح کس قدر روح سے معمور تھے تو بھی اُنہیں خدا باپ کی مرضی کے لئے کشمکش اور جانفشانی سے گزرنا پڑا۔ ہم اکثر یہ محسوس کرتے ہیں کہ روح سے معمور ایمانداروں کو کبھی بھی ایسی

کشمکش سے نہیں گزرنا چاہئے۔
ہم روح کی زندگی کو جذبات اور روحانی درد سے بھری ہوئی زندگی کے طور پر نہیں دیکھتے۔ ہم تو صرف اِسی بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اگر ہم روح سے معمور ہیں تو پھر ہمیں ہر وقت خوش وخرم اور پرسکون رہنا چاہئے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ اِس حوالہ میں خداوند نے اِس بات کو واضح کردیا ہے۔
دُعا میں سے اُٹھ کر خداوند پھر اپنے شاگردوں کے پاس آئے اور ایک بار پھر اُنہیں سوتے ہوئے پایا۔ شاگردوں کی تعلق سے یہ بات بڑے صاف طور سے لکھی ہوئی ہے کہ وہ غم سے نڈھال تھے۔ (لوقا22:45) شاگرد اُس رات پیش آنے والے واقعات کے سبب سے بہت ذہنی دباؤ کا شکار تھے۔ ایسا کہ اُن کے بدن بھی بوجھل سے ہو گئے تھے۔
خداوند یسوع مسیح تیسری بار دُعا کرنے کے لئے تنہائی میں گئے اور پھر وہی دُعا کی جو اُنہوں نے پہلے دو بار کی تھی۔ ایک بار پھر جب وہ واپس آئے تو شاگردوں کو سوتے ہوئے پایا۔ اُنہوں نے شاگردوں کو جگا کر بتایا کہ وہ گھڑی آ پہنچی ہے۔ اُس کا پکڑوانے والا آ پہنچا تھا۔ اُن دنوں ہونے والے واقعات خداوند پر ناگہانی مصیبت کے طور پر نہیں آئے تھے۔ اگرچہ اُنہیں معلوم تھا کہ اب کیا ہونے والا ہے تو بھی وہ اپنے پر آنے والے دُکھ درد کے سبب سے بڑی جانکنی کی حالت میں تھے۔ اِس سے اُن کا دکھ درد کم نہ ہوا۔
ہماری زندگی میں بھی ایسے اوقات آتے ہیں جب ہمیں بھی اپنی زندگی میں خدا کی مرضی اور منشا کے لئے کشمکش اور ذہنی دباؤ میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ خداوند یسوع کو بھی خدا کے منصوبے کی خاطر ایک ذہنی دباؤ اور کشمکش کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ آسمانی باپ کی مرضی اور ارادے سے پیچھے ہٹ گئے۔ آخری وقت تک خدا کی مرضی پر چلنے کے لئے اُن کا دل آسمانی باپ کا وفادار رہا۔ لیکن اِس معرفت اور علم کے باعث اُن کا دُکھ درد کم نہ ہوسکا۔ کشمکش اور ذہنی دباؤ کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہم شک میں مبتلا ہیں یا پھر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ہمیں بہت زیادہ کشمکش اور ذہنی دباؤ کا شکار ہونا پڑے لیکن پھر بھی ہم آسمانی باپ کی مرضی اور مقصد کے تابع اور وفادار رہیں۔ ''میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔''

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔بعض اوقات خدا باپ کی مرضی سے ہم آہنگ ہونا کس قدر مشکل ہوتا ہے، یہاں پر ہم اِس تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔خدا کے مقصد کے لئے جدو جہد کرتے ہوئے دُعا میں دوسرے لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کی اہمیت کے تعلق سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔کیا کبھی ایسا ہوا کہ آپ کو خدا کی طرف سے سونپے گئے کام کو سرانجام دینے کے لئے بڑی کشمکش کا سامنا کرنا پڑا۔وضاحت کریں۔

☆۔کیا خدا کے مقصد کی انجام دہی کے لئے کشمکش سے دوچار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے وفادار نہیں؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔آج ایک بار پھر سے اپنی زندگی کے لئے خدا کے مقصد کے پیش نظر اپنے آپ کو خدا کے تابع کر دیں۔

☆۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی سے ہر اُس رکاوٹ کو دُور کر دے جو آپ کو اُس کی مرضی کو پورا کرنے سے روکتی ہے۔

☆۔ایسے تمام شفاعت کنندگان کے لئے خدا کا شکریہ ادا کریں جو آپ کی منسٹری اور آپ کی شخصی مسیحی زندگی کیلئے آپ کے پیچھے شفاعتی دُعاؤں کے ساتھ کھڑے رہے۔

☆۔خدا سے فضل مانگیں کہ وہ آپ کو اُس وقت بھی وفادار اور تابعدار رہنے کی توفیق دے جب آپ اُس کی مرضی اور مقصد کے لئے جانفشانی اور جدوجہد سے گزریں۔

باب30

یسوع کو دھوکے سے گرفتار کروایا جاتا ہے

متی 26:47-56 ☆ مرقس 14:43-52 ☆ لوقا 22:47-53 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح دُعا میں اُن دُکھوں کے تعلق سے جان کنی کی حالت میں تھے جن سے وہ گزرنے والے تھے۔ دُعا میں پُرسوز وقت کے بعد، خداوند یسوع اپنے شاگردوں سے بات چیت کرنے کے لئے واپس گئے۔ وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یہوداہ بھی باغ گتسمنی میں آ پہنچا۔ اُس کے ساتھ ایک بہت بڑی بھیڑ ہاتھوں میں لاٹھیاں، تلواریں اور ڈنڈے پکڑے ہوئے تھی۔ یہ بھیڑ سردار کاہنوں اور بزرگوں کی طرف سے بھیجی گئی تھی۔

یہوداہ نے خداوند یسوع کے قریب آ کر اُس کو چوما۔ یہ پہلے سے طے شدہ تھا کہ یہوداہ بھیڑ کو بتانے کے لئے کہ یہی یسوع ہے اُس کا بوسہ لے گا۔ جس شخص کا اُس نے بوسہ لینا تھا اُسی کو اُنہوں نے گرفتار کرنا تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے لوقا 22:48 میں اِس تعلق سے بات کی۔ ''یہوداہ کیا تو بوسہ لے کر ابنِ داؤد کو پکڑواتا ہے؟'' یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ گہری محبت اور قربت کے اظہار کو یہوداہ نے یسوع کو پکڑوانے کے لئے استعمال کیا۔ متی 26:50 میں خداوند یسوع مسیح یہوداہ کو 'دوست'' کہتے ہیں۔ یہوداہ کی اِس بے وفائی پر خداوند کے دل میں اُس کے لئے کوئی کڑواہٹ نہیں ہے۔ اُن کی محبت یہوداہ کے لئے قائم رہی۔

اِس نشان کے ساتھ ہی بھیڑ یسوع کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھی۔ جب ایسا ہوا تو خداوند یسوع کے ایک شاگرد نے ہاتھ بڑھا کر تلوار نکالی اور سردار کاہن کے ایک نوکر کا کان اڑا دیا۔ ایسا کرنے پر خداوند نے اُس شاگرد کی سرزش کی اور کہا کہ جو تلوار سے قتل کرتے ہیں تلوار سے قتل کئے جائیں گے۔ خدا کا یہ منصوبہ نہیں تھا کہ وہ جنگ تلواروں سے لڑی جائے۔ خداوند نے اُن سے کہا کہ اگر وہ چاہے تو وہ بارہ تمن فرشتوں کو طلب کر سکتا ہے۔ اُس دن آسمان کی ساری قوتیں یسوع کے اختیار میں تھیں۔ یہاں پر یہ حقیقت بہت اعلیٰ ہے۔ اگرچہ بارہ تمن فرشتے خداوند کے اختیار میں تھے تو بھی اُس شاگرد نے اُس بھیڑ کے خلاف تلوار اُٹھائی۔ کتنی بار ہم اُس شاگرد کی طرح اپنی طاقت پر انحصار کرتے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں خداوند کے نام اور اُس کی

ناموس (عزت) کا تحفظ کرنا چاہئے۔ خداوند اپنا دفاع خود کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

جس شاگرد نے سردار کاہن کے نوکر پر تلوار چلائی وہ ایسا کرنے سے معاملات مزید کشیدہ کر رہا تھا۔ وہ شاگرد نہ صرف خداوند یسوع کے اختیار اور قدرت کو سمجھتا تھا بلکہ وہ خدا کے مقصد اور منصوبے کے خلاف نبرد آزما تھا۔ خداوند نے اُس شاگرد سے کہا کہ کتابِ مقدس میں اِس وقت کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ ازل سے ہی خدا باپ کا یہ ارادہ ہے کہ وہ پکڑا اور قتل کیا جائے۔

مجھے اِس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ کتنی بار ہم اپنے آپ کو اُس شاگرد کی حالت میں دیکھتے ہیں۔ اپنے آپ کو درست سمجھتے ہوئے ہم خدا کے مقصد کے خلاف لڑ رہے ہوتے ہیں۔ اکثر و بیشتر ہم نے یہی محسوس کیا کہ صرف ہماری کمزور سی انسانی قوت اور حکمت ہی خدا کے اختیار کے ماتحت ہے۔ بعض اوقات ہمارا طرزِ عمل یہ ظاہر کرتا ہے کہ سب کچھ ہمارا مرہون منت ہے۔ ہم اپنے ہتھیار اُٹھا کر خدا کے مقصد کا دفاع کرتے ہیں گویا کہ ہم ہی واحد اُمید ہیں۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ خدا ہماری مشکلات سے کہیں بڑا خدا ہے۔ وہ اُس بہتان اور کفر پر غالب ہے جو ہمارے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے۔

اُس شاگرد کی سرزش کرنے کے بعد جس نے اپنی تلوار نکالی تھی، خداوند نے اُس شخص کے کان کو بحال کر دیا۔ ایک بار پھر ہم اُن کے لئے خداوند کے رحم و ترس کو دیکھتے ہیں جو اُسے پکڑنے کے لئے آئے تھے۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ اُس وقت اُس شخص کے کیا خیالات اور تصورات ہوں گے۔ کیا اِس واقعہ کے بعد بھی وہ اُسی طور پر خداوند کو گرفتار کرنے میں سرگرم عمل ہوا ہوگا؟ یہ دیکھنا کس قدر اہم ہے کہ خداوند اُن لوگوں کی بھی خدمت ہی کرتے ہیں جو اُنہیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ خداوند نے ہمارے لئے ایک نمونہ چھوڑا ہے تاکہ ہم بھی ویسا ہی کریں۔ خداوند نے بھیڑ سے مخاطب ہو کر کہا

''کیا تم تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مجھے ڈاکو کی طرح پکڑنے نکلے ہو؟ میں ہر روز ہیکل میں بیٹھ کر تعلیم دیتا تھا اور تم نے مجھے نہیں پکڑا۔'' (متی 55:26)

اُنہوں نے اُس سے کہا کہ وہ کیوں کر تلواریں اور لاٹھیاں لے کر اُسے پکڑنے کے لئے آئے۔ وہ ہر روز ہیکل میں اُن کے ساتھ ہوتا تھا لیکن اُنہوں نے اُس پر ہاتھ نہیں ڈالا تھا۔ یہاں پر اُنہوں نے اِس لئے خداوند کو گرفتار کیا تھا کیوں کہ وہاں پر عوام موجود نہ تھی۔ وہ لوگوں کے ردِ عمل سے خوفزدہ تھے۔

خداوند نے حاضرین کو یاد دلایا کہ کتابِ مقدس میں ایسی تمام تفصیلات کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ عہدِ عتیق کی پیش

گویاں اُس وقت خداوند یسوع کے لئے بڑی تسلی اوراطمینان کا باعث تھیں۔ جب خداوند نے دیکھا کہ یہ سب کچھ آسمانی باپ کی مرضی اورارادے کے مطابق ہےتو اُن پیش گوئیوں سے خداوندکو بہت تقویت ملی۔

جب خداوند باتیں کرر ہے تھےتو شاگردوں کے ذہنوں اوردلوں میں ہلچل جاری تھی۔اُنہوں نے محسوس کیا کہ وہ بڑے خطرہ میں ہیں۔یہ بھیڑ اپنے مذموم مقاصد کےتحت وہاں پہنچی تھی۔

جب ہر شخص کی توجہ خداوند یسوع پر تھی تو شاگردوں نے موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہاں سے دوڑ لگادی۔وہ اُسے بھیڑ کے رحم وکرم پر چھوڑ کروہاں سے بھاگ نکلے۔

مرقس 14 :51 بھاگ نکلنے والے ایک شاگرد کے بارے میں ہمیں بتا تا ہے۔جب اُس کا پیچھا کیا جار ہا تھا تو کسی نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے کتانی لباس کو پکڑلیا۔جب وہ اُسے پکڑے ہوئے تھے۔وہ اپنے کپڑے چھوڑ کر وہاں سے رات کی تاریکی میں ننگا ہی بھاگ نکلا۔اگر چہ یہ کہانی بڑی دلچسپ ہے۔تو بھی اِس سے ہمیں شاگردوں کے دلوں میں موجودخوف بھی نظر آتا ہے۔

بالکل ویسے ہی جیسے خداوند نے پیش گوئی کی تھی بوقت ضرورت ہرکوئی اُسے چھوڑ کر چلا گیا۔کوئی بات کہہ دینا بہت آسان معلوم ہوتا ہے لیکن کہی ہوئی بات پر پورا اُترنا آسان نہیں ہوتا۔کہہ دینا تو بہت آسان معلوم ہوتا ہے لیکن جب مشکلات اوردُکھ کی گھڑی آتی ہےتو پھر محض باتوں سے کام نہیں چلتا۔ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اُس شاگرد کی طرح معاملات ہاتھ میں لینا کس قدر آسان ہوتا ہے جس نے سردار کاہن کے نوکر کا کان کاٹ ڈالا تھا۔اُس کے طرزِعمل سے یہ ظاہر ہوگیا کہ وہ خداوند پرتوکل اوربھروسہ نہیں کرتا۔اُس کے ایسا کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوا۔اِس سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ وہ اِس بات کونہیں سمجھتا کہ اُس کی طاقت اورقوت سے کہیں بڑھ کر ایک اورقوت ہرطرح کی صورتحال پراختیاراورقدرت رکھتی ہے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆ ۔حالات اور چیزوں کو ہمارے دیکھنے اور خدا کے دیکھنے میں کیا فرق ہے؟ یہاں پر ہم اِس تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ آپ کی یہاں پر کیسے حوصلہ افزائی ہوتی ہے؟

☆ ۔کیا آپ نے خود کو کبھی اِس طور سے ایمان رکھتے ہوئے دیکھا ہے کہ خدا آپ کی مدد کے بغیر بے یارو مدد گار ہوگا۔ایسی صورت میں خدا کے بارے ہمارا نکتہ نظر کیسا ہوتا ہے؟

☆ ۔یہاں پر ہم شاگردوں کی تلوار اور بارہ تمن فرشتوں کے درمیان موازنہ دیکھتے ہیں جو خداوند یسوع کے کے اختیار میں تھے۔اِس سے ہمیں انسانی طاقت اور خدا کی قدرت کے درمیان کیا فرق سیکھنے کو ملتا ہے؟ آج آپ کس چیز پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں؟

☆ ۔اِس حوالہ میں یہاں پر شاگردوں کی باتوں اور اُن کے اعمال کے درمیان کیا فرق پایا جاتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆ ۔اِس بات کے لئے خدا کی شکرگزاری کریں کہ وہ آپ کو درپیش صورتحال پر قدرت اور اختیار رکھتا ہے۔

☆ ۔خدا سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں جب آپ نے اپنی تلوار پر بھروسہ کیا اور اُس کے مقصد کے تابع نہ ہوئے۔

☆ ۔خداوند کے شکرگزار رہوں کہ وہ آپ کے نہایت دُکھ بھرے حالات کو بھی آپ کی بھلائی کے لئے استعمال کرسکتا ہے۔

باب 31

یسوع پر مقدمہ اور پطرس کا انکار

متی 26:57-75 ☆ مرقس 14:53-72 اور لوقا 22:54-71 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح گرفتار ہو چکے ہیں۔ اُن کی پیش گوئی کے مطابق اِس نازک وقت پر سبھی اُس کو چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح کو کیفا سردار کاہن کے پاس لایا جاتا ہے۔ بزرگ اور شرع کے عالم بلا تاخیر فراہم ہو چکے ہیں۔ وہ خداوند یسوع کا کام تمام کرنے کے لئے (اُسے ہلاک کرنے) بے چین اور بے تاب ہیں۔

پطرس تھوڑے فاصلہ پر بھیڑ کے پیچھے پیچھے گیا۔ وہ چپکے سے دیکھنا چاہتا تھا کہ یسوع کے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ برامدہ تک خداوند یسوع اور بھیڑ کے پیچھے پیچھے گیا۔ وہ چپکے سے صحن میں داخل ہو گیا اور محافظوں کے ساتھ جا بیٹھا۔ یہاں پر پطرس کے تعلق سے ایک بات دیکھنے کو ملتی ہے کہ وہ بہت جرأت مند اور بہادر تھا۔ یقیناً وہ ایک خطرہ مول لے رہا تھا۔ اگر چہ سبھی شاگرد خداوند کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اور کسی نے بھی صحن تک آنے کی جرأت نہ کی۔ پطرس نے موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ وہ وہاں پر بیٹھ کر آگ تاپنے لگا۔ اور انتظار کرنے لگا کہ خداوند کا کیا انجام ہوتا ہے۔

مقدس لوقا بتاتے ہیں کہ پطرس آگ کے قریب بیٹھ گیا۔ ایک لونڈی نے اُسے پہچان لیا کہ وہ یسوع کے شاگردوں میں سے ایک ہے۔ پطرس نے اِس بات کا انکار کیا اور سب کو بتایا کہ وہ یسوع کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر کے بعد کسی اور نے بھی پطرس کو دیکھ کر کہا۔ ''تو بھی اُن ہی میں سے ہے'' (لوقا 22:58) ایک بار پھر پطرس نے اپنے اوپر لگنے والے الزام کی تردید کی۔ بالآخر ایک گھنٹہ کے بعد، ایک تیسرے شخص نے بھی یہی الزام لگایا۔ تیسری بار بھی پطرس نے یسوع کے ساتھ کسی قسم کا تعلق ہونے کی تردید کی۔

جب پطرس تین بار انکار کر چکا تو اُس نے مرغ کے بانگ دینے کی آواز سنی۔ خداوند یسوع مسیح نے بھی مرغ کے بانگ دینے کی آواز سنی اور مڑ کر پطرس کی طرف دیکھا۔ (لوقا 26:61) ہم صرف قیاس آرائی ہی کر سکتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کے اِس طرح دیکھنے سے پطرس نے کیسا محسوس کیا ہوگا۔

اُسے فی الفور خداوند کی وہ بات یاد آ گئی جو اُنہوں نے اُس کے تین بار انکار کرنے کے تعلق سے کہی تھی۔ وہ

شکستہ دل ہوکر برآمدہ سے باہر چلا گیا۔مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ باہر جا کر زارزار رویا۔(لوقا62:22)
غالباً پطرس نے اپنی زندگی میں ایک مشکل ترین سبق سیکھا۔شاید یہی وہ اہم ترین سبق تھا جو اُسے سیکھنا پڑا۔اُس روز پطرس نے سیکھا کہ اُس کی اپنی قوت ناتمام ہے۔اُس نے اُس خداوند کا انکار کیا تھا جس کی خدمت کا عہد کیا تھا۔وہ ایک فروتن شخص تھا۔وہ اِس مقام تک بہادر اور بےخوف شخص رہا لیکن گر گیا۔اُس کا حد سے زیادہ اپنے آپ پر اعتماد اُس کی گراوٹ کا باعث بنا۔

آئیں اب توجہ فرمائیں کہ اُس وقت خداوند یسوع مسیح کے ساتھ کیسا سلوک ہو رہا تھا۔ہمیں بتایا گیا ہے کہ سردار کاہن اور صدرِ عدالت خداوند کے خلاف جھوٹے شواہد کی تلاش میں تھے۔اُنہیں خداوند کے خلاف کوئی ایسی شہادت نہ ملی جس کی بنا پر اُسے سزائے موت دے سکتے۔وہ کوئی ایسا قابلِ یقین جھوٹا الزام بھی اُس کے خلاف نہ لا سکے جس سے وہ موت کی سزا کے لائق ٹھہرتا۔اگرچہ بہت سے جھوٹے گواہ سامنے آئے تو بھی کوئی ایسا ثبوت نہ ملا جس سے اُن پر فردِ جرم عائد ہوتی۔حتیٰ کہ گواہ بھی ایک دوسرے سے متفق نہ ہو سکے۔ہم یہاں پر یہودی ایمان کی حالت دیکھ سکتے ہیں۔جب روحانی راہنما جھوٹ اور فریب کا سہارا لے کر ایک معصوم شخص پر فردِ جرم عائد کرتے ہیں تو ایک حقیقی مسئلہ کھڑا ہوتا ہے۔

بالاخر دو ایسے گواہ آگے آئے جن کے پاس ایک قابلِ یقین الزام تھا۔اُنہوں نے راہنماؤں کو بتایا کہ خداوند یسوع نے کہا ہے کہ وہ ہیکل کو برباد کر کے اُسے تین دن میں کھڑا کر دے گا۔مرقس 59:14 بیان کرتا ہے کہ اِس بیان پر بھی وہ متفق نہ ہوئے۔اگر یہ عدالت تعصب سے پاک ہوتی تو شواہد کی کمی کے باعث مقدمہ خارج ہو جانا تھا۔لیکن یہ کوئی عام عدالت نہیں تھی بلکہ خداوند یسوع کے خلاف تعصب اور نفرت سے بھری ہوئی عدالت تھی۔اُنہوں نے اُس وقت تک اپنی کاوشیں جاری رکھیں جب تک کہ اُنہیں بالکل موزوں الزام نہ مل گیا جس کی بنا پر وہ اُس کو موت کی سزا سنا سکتے۔

سردار کاہن نے کھڑے ہو کر یسوع سے پوچھا،"یہ تیرے خلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟" (متی 62:26)خداوند یسوع مسیح نے کوئی جواب نہ دیا۔خداوند چاہتے تو بتا سکتے تھے کہ اُس کے خلاف اِس بیان کا کیا مفہوم ہے۔اُن کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ کسی زمینی ہیکل کو گرا کر تین دن میں دوبارہ تعمیر کریں گے۔دراصل ہیکل کا ذکر کرتے ہوئے،وہ اپنے بدن کا ذکر کر رہے تھے جو زندہ خدا کا مسکن ہے۔(خداوند یسوع مسیح کے بدن کو) برباد کیا گیا اور وہ تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے۔خداوند یسوع مسیح جانتے تھے

کہ اگر وہ اپنے بیان کی وضاحت کر بھی دیں تو اِس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ وہ لوگ کب خداوند کی بات سننے کے لئے تیار تھے۔ اِس لئے وہ خاموش ہی رہے۔

بڑی مایوسی کی حالت میں سردار کاہن نے اِس بات کا مطالبہ کیا کہ خداوند یسوع اُسے یہ بتائیں کہ آیا وہ مسیح /ابنِ خدا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے جواب دیا کہ ہاں وہ ابنِ خدا ہے۔ اور ایک دن آئے گا جب وہ اُسے قادرِ مطلق کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہوا دیکھیں گے۔ اور پھر اُسے بادلوں پر آتے ہوئے بھی دیکھیں گے۔ یہاں خداوند اپنی آمدِ ثانی کا ذکر کر رہے تھے۔

جب سردار کاہن نے یہ بیان سنا تو اپنے کپڑے پھاڑے (جو کہ ایک قہر و غصب کی علامت ہے) اُس نے خداوند یسوع مسیح پر کفر بکنے کا الزام لگایا۔ خداوند یسوع مسیح نے بہت سے گواہوں کے سامنے اِس بات کا دعویٰ کر دیا تھا کہ وہ مسیح یعنی خدا کا بیٹا ہے۔ یسوع کو موت کی سزا سنانے کے لئے سردار کاہن کو اب کسی اور گواہی اور ثبوت کی ضرورت نہ تھی۔ خداوند یسوع مسیح پر کفر کا الزام لگ چکا تھا۔ یہ ایک ایسا جرم تھا جس پر سزائے موت ہی سنائی جاتی تھی۔

فی الفور اُس کی سزا کے بعد، بھیڑ اُس پر ٹھٹھا مارنے اور اُس کی تضحیک کرنے لگی۔ اُنہوں نے اُس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اُس کے چہرے پر تھوکا۔ اور اُس کے مکے مارتے ہوئے اُس سے کہنے لگے کہ وہ نبوت سے بتائے کہ اُسے کس نے مارا ہے۔ خداوند یسوع مسیح خاموش رہے۔ اُنہیں (بھیڑ، سردار کاہن، بزرگوں کو) اِس بات کا علم ہی نہ تھا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

یہ کس قدر المناک داستان ہے۔ اِس سے بھی بڑھ کر یہ افسوس کا مقام ہے کہ یہی روّیے آج ہمارے دَور میں بار بار دہرائے جا رہے ہیں۔ آج مرد و زن اِس بات کو نہ سمجھتے ہوئے اُس کی تضحیک کر رہے ہیں کہ ایک دن وہ اُن کا منصف بن کر دوبارہ اِس دُنیا میں آئے گا۔ جو خداوند یسوع مسیح کو نہیں جانتے اُن کے لئے روزِ آخرت /یومِ حساب کیسا بھیانک ہوگا۔ ہم نے ایماندار ہوتے ہوئے بھی اُس سے کنارہ کشی کر لی ہے اور نہ ہی ہمیں اُس کے مقصد اور منصوبے میں کوئی دلچسپی رہی ہے۔ پطرس کی طرح، ہم نے اپنے افعال اور اعمال سے اُس کا انکار کیا ہے۔ ہماری زندگی میں ایسے وقت بھی آئے جب ہم نے کھڑے ہو کر اُس کو اپنا نجات دہندہ کہنے میں بھی شرم محسوس کی۔ ہوسکتا ہے کہ ہم جسمانی طور پر اُس کو مکے نہ ماریں اور اُس کے منہ پر نہ تھوکیں، لیکن آج بھی ہم اپنی باتوں اور روّیوں سے اُسے زخمی کرتے رہتے ہیں۔ کسی پر الزام تراشی میں جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ

پہلے اپنے آپ کا بغور جائزہ لیں۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔اِس باب میں پطرس کو کون سا اہم سبق سیکھنا پڑا؟ کیا ممکن ہے کہ ہم پطرس کی طرح گر سکتے ہیں؟
☆۔پطرس کی طرح اپنے آپ میں پُر اعتماد ہونا کیوں کر خطرناک ہوتا ہے؟
☆۔کس طرح بطور ایماندار ہم یسوع کو مار سکتے اور اُس کا انکار کر سکتے ہیں؟ کیا آپ سے کبھی ایسا گناہ ہوا ہے؟
☆۔یسوع کو پطرس کو ایسا سبق سکھانا پڑا جو اُس کی زندگی میں گہرے دُکھ کا باعث ہوا۔خدا نے مشکلات اور ناکامی کے وسیلہ سے آپ کو کون سا اہم سبق سکھایا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے التماس کرے کہ آپ پر یہ ظاہر کرے کہ آیا آپ بھی کسی نہ کسی طریقے سے اُس کا انکار تو نہیں کر رہے۔
☆۔ہمارے وفادار نہ رہنے کے باوجود جس طور سے خداوند نے اپنی محبت،شفقت،مہربانی اور ترس کو ظاہر کیا ہے اِس کے لئے اُس کا شکریہ ادا کریں۔
☆۔خداوند پر توکل اور بھروسہ کرنے اور حلیم اور فروتن ہونے کے لئے اُس سے فضل مانگیں۔
☆۔خداوند کا شکر کریں کہ وہ ہماری زندگی میں آنے والی مشکلات اور المناک واقعات کو بھی ہمیں اہم سبق سکھانے کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔دُعا کریں کہ خدا آپ کو ہر اُس چیز سے رہائی بخشے جو اُس کی عزت اور جلال کا باعث نہیں ہے۔

باب32

یہوداہ اسکر یوتی خودکشی کر لیتا ہے

متی 27:1-10 پڑھیں

انسانی نقطہ نظر سے خداوند یسوع کے لئے دائرہ تنگ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ سردار کاہنوں اور لوگوں کے بزرگوں کی طرف سے اُس پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اُنہوں نے اُس پر کفر کا الزام لگایا تھا۔ وہ آپس میں اِس موضوع کو زیر بحث لائے۔ اِس دوران خداوند یسوع کو مارا پیٹا جا رہا تھا۔ اُس کو ٹھٹھوں میں اڑایا جا رہا تھا اور ہر طرح سے اُس کی تضحیک کی جا رہی تھی۔ صبح سویرے ہی سردار کاہن اور بزرگوں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ یسوع کو سزائے موت دیں گے۔ اُنہیں سلطنت رومہ سے منظوری چاہیے تھی۔ کیوں کہ یہودیوں کو یہ اختیار حاصل نہیں تھا کہ وہ کسی کو سزائے موت دے سکیں۔ اِسی بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے وہ یسوع کو باندھ کر پیلاطیس کے پاس لے گئے جو کہ اُس وقت کا گورنر تھا۔ بعد ازاں ہم پیلاطیس کے سامنے خداوند یسوع مسیح کے مقدمہ کی صورتحال کا بھی جائزہ لیں گے۔

متی رسول ہماری توجہ یہوداہ کے حال پر مرکوز کرتے ہیں کہ اُس کے ساتھ کیا واقع ہوا۔ جب یہوداہ نے دیکھا کہ یسوع پر فردِ جرم عائد ہو گئی ہے اور اُسے سزائے موت سنا دی گئی ہے تو وہ بہت پچھتایا۔ اُس نے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس جا کر کہا کہ اُس نے گناہ کیا ہے جو ایک بے گناہ کو اُن کے حوالہ کیا کہ مارا جائے۔ وہ خون کا یہ روپیہ پیسہ نہیں لینا چاہتا تھا۔ اُس نے فرش پر وہ تیس سکے پھینکے اور جا کر پھانسی لے لی۔

ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ یہوداہ کی کمزوری روپیہ پیسہ تھا۔ وہ اکثر ہدیئے کی تھیلی سے بھی چرا لیا کرتا تھا۔ یہوداہ کے دل میں زر کی دوستی نے ابلیس کے لئے یہ موقع پیدا کیا کہ وہ اُس کے ذہن میں جگہ بنائے۔ یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ یہوداہ کو اِس بات کا احساس ہو گیا ہے کہ روپیہ پیسہ ہی زندگی کے تمام مسائل و مشکلات کا حل نہیں ہے۔ وہ صرف تیس سکوں کے لئے یسوع کو دھوکے سے پکڑوانے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔ جب سودا ہو گیا، پیسے لے لئے اور یسوع کے ڈیتھ وارنٹ (سزائے موت کا حکم) جاری ہو گئے تو اُسے محسوس ہوا کہ یہ سب کچھ کس قدر بُرا ہوا ہے۔ اُس نے تیس سکے تو لے لئے لیکن سب کچھ کھو دیا۔ چاندی کے وہ تیس سکے اُس کے لئے سکون

اور اطمینان کا باعث نہ ہو سکا۔ اُس کا روپیہ پیسہ اُس کے اندر موجود تلخی اور جرم چھپا نہ سکا۔ یہوداہ اب خون کی قیمت لینا نہیں چاہتا تھا۔ اُس کے اندر ایک پچھتاوا، تلخی اور خالی پن سا محسوس ہونے لگا تھا۔

دوسری چیز ہم یہاں پر دیکھتے ہیں کہ جب شیطان نے اپنا کام کر لیا تو یہوداہ کو استعمال شدہ ٹشو پیپر کی طرح پھینک دیا۔ شیطان کو یہوداہ کی بطور انسان کوئی پرواہ نہ تھی۔ یسوع کو پکڑوانے کے تعلق سے یہوداہ کو جس پچھتاوے اور جرم کا احساس ہوا، شیطان کو اُس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ یہوداہ نے شیطان کو استعمال کیا اور پھر جب اُس کا مقصد حل ہو گیا تو شیطان نے اُسے مرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ جی ہاں شیطان انسانوں کے ساتھ یہی سلوک کرتا ہے۔

غور کریں کہ نہ تو شیطان کو اور نہ ہی مذہبی راہنماؤں کو یہوداہ کے اُس باطنی کرب (دُکھ اور تکلیف) کا کوئی خیال تھا جس میں سے یہوداہ گزر رہا تھا۔ جب یہوداہ نے اُن کے پاس آ کر اعترافِ جرم کیا اور اُنہیں بتایا کہ وہ اُس خون کی قیمت کو نہیں لینا چاہتا (کیوں کہ اُس کے دل میں ایک گہری پشیمانی تھی) تو مذہبی راہنماؤں نے بڑا سادہ سا جواب دیا۔ ''ہمیں کیا؟ تو جان'' (متی 5:27) وہ اپنے باپ ابلیس کے فرزند تھے۔ وہ شیطان جیسا روّیہ رکھتے تھے۔

جب اُنہوں نے یہوداہ سے اپنا کام نکلوا لیا تو پھر اُس سے کوئی سروکار نہ رکھا۔ جب یہوداہ ہیکل میں سکے پھینک کر چلا گیا تو بعد ازاں اُنہوں نے سکے اُٹھا لئے۔ اُنہیں معلوم تھا کہ اُس روپے پیسے (خون کی قیمت) کو ہیکل کے خزانہ میں ڈالنا رواں نہیں۔ پس اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اُن سکوں سے پردیسیوں کے دفن کے لئے ایک کھیت خرید لیں۔ اُنہوں نے اُس کا نام ''خون کا کھیت'' رکھا۔ متی رسول اور یرمیاہ نبی ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ اس بات کی پہلے سے پیش گوئی کر دی گئی تھی۔

''اُس وقت وہ پورا ہوا جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا کہ جس کی قیمت ٹھہرائی گئی تھی اُنہوں نے اُس کی قیمت کے وہ تیس روپے لے لئے (اُس کی قیمت بعض بنی اسرائیل نے ٹھہرائی تھی) اور اُن کو کمہار کے کھیت کے لئے دیا جیسا خداوند نے حکم دیا تھا۔'' (متی 27:9-10)

یہ بات میرے لئے بہت حیرت کا باعث ہے کہ سردار کاہن اُس روپے پیسے کے استعمال کے تعلق سے اِس قدر محتاط تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے یسوع کے خلاف جھوٹی گواہیاں قبول کیں تھیں۔ وہ ایک بے گناہ کو قتل کرنے کے در پے تھے۔ اُنہوں نے دل کی تلخی اور حسد کے تحت یہ سب کچھ کیا تھا۔ یہ سب کچھ کرنے کے بعد

بھی وہ اِس بات کے دعویٰ دار تھے کہ وہ شریعت پرست ہیں۔وہ اندھے راہ دکھانے والے تھے۔وہ حق کی پہچان سے قاصر تھے۔وہ جھوٹ بولتے اور ہر طرح کے مکروفریب سے بھرے ہوئے تھے۔
لیکن پھر بھی اپنی دہ یکیاں اور ہدیہ جات ہیکل میں لانے کے لئے سرگرمِ عمل تھے۔وہ ایک بے گناہ کے قتل پر راضی تھے۔وہ ہر روز ہیکل میں عبادت کے لئے بھی مصروف و مشغول رہتے تھے۔لیکن اُنہیں یہوداہ کے دُکھ اور رنج کی کوئی پرواہ نہ تھی۔اُن کے قول و فعل میں تضاد بہت حیران کن ہے۔اگر غور کریں تو آج کے دوَر میں بھی ایسا ہی ہو رہا۔''اَوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت''

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ہم یہاں پر شیطان اور اُس کے لوگوں کو استعمال کرنے کے طریقہ کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟
☆۔یہوداہ کو روپے پیسے کے تعلق سے کیسا تلخ سبق سیکھنا پڑا؟ دیگر کون سی ایسی باتیں ہوتی ہیں جو ایسے ہی نتائج پیدا کرتی ہیں؟
☆۔کیا اُن سردار کاہنوں کی طرح آپ کی زندگی میں بھی قول و فعل میں تضادات پائے جاتے ہیں۔خاص طور پر کون سا تضاد پایا جاتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے کہیں کہ آپ کی زندگی میں پائے جانے والے تضادات کو آپ پر ظاہر کرے۔
☆۔خداوند کا شکر کریں کہ وہ اِس طور سے اطمینان اور تسلی دے سکتا ہے جس طور سے دُنیا کی کوئی چیز بھی آپ کو مطمئن نہیں کر سکتی۔
☆۔ہماری گمراہی اور بے وفائی کے باوجود جس قدر گہرے طور سے خدا ہم سے پیار کرتا ہے، اِس کے لئے اُس کا شکر ادا کریں۔

باب33

یسوع پیلاطس کے سامنے

متی 27:11-14 ☆مرقس 15:1-5 اورلوقا 23:1-5 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح گرفتار ہو چکے ہیں بلکہ سردار کاہنوں اور بزرگوں کی طرف سے اُنہیں سزا بھی ہو چکی ہے۔اُنہوں نے اُس پر کفر کی باتیں کہنے پر فردِ جرم عائد کی۔اُنہوں نے جھوٹی گواہی اور اُس کی تعلیم کی غلط تفسیر وتشریح کی بنا پر اُس پر مقدمہ چلا دیا۔سزائے موت پر عمل درآمد کے لئے وہ یسوع کو پیلاطیس کے سامنے لائے۔جو کہ اُس وقت کا رومی گورنر تھا۔یہ سب کچھ صبح سویرے ہوا تھا۔اُنہیں معلوم تھا کہ پیلاطیس کو اُن کے مذہبی عقائد میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے اِس لئے یسوع پر لگائے گئے کفر کے الزام کی بھی اُسے کچھ پرواہ نہ ہوگی۔

پیلاطیس کی توجہ حاصل کرنے کے لئے سردار کاہنوں اور بزرگوں کو یسوع کے خلاف اپنا الزام تبدیل کرنا پڑا۔ اگرچہ وہ پیلاطیس کے سامنے یسوع پر الزام لگا چکے تھے تو بھی اُنہوں نے یسوع پر قوم کو ورغلانے کا الزام لگا دیا۔لفظ ''ورغلانا'' کا مطلب ہے شرانگیزی/نقصان پہنچانا۔یہ لفظ سن کر پیلاطیس نے توجہ فرمائی۔یہودیوں نے یسوع پر سیاسی جرائم اِس لئے لگائے تھے تاکہ وہ اُس کے لئے سزائے موت کا پروانہ جاری کرواسکیں۔ایک بار پھر ہم مذہبی راہنماؤں کو یسوع کی موت کا سامان کرنے کے لئے بددیانتی کی حد سے گزرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

غور کریں کہ یہودی راہنماؤں نے یسوع پر کن جرائم کے الزامات لگائے۔اُنہوں نے اُس پر ٹیکس کی ادائیگی کی مخالف کا الزام لگایا۔یہ سراسر جھوٹ تھا۔خداوند یسوع مسیح نے تو واضح طور پر اپنے شاگردوں کو یہ تعلیم دی تھی کہ وہ قیصر کو جذیہ دیں۔(متی 22:21) اُنہوں نے اُس پر یہ الزام بھی عائد کیا کہ وہ بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔خداوند یسوع مسیح نے بادشاہ ہونے کا دعویٰ ضرور کیا تھا لیکن اِس مفہوم میں نہیں جس طور سے وہ پیلاطیس کے سامنے بیان کر رہے تھے۔وہ پیلاطس کو اِس بات پر قائل کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یسوع رومی سلطنت کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔خداوند یسوع مسیح کی سلطنت سیاسی بادشاہت نہیں تھی۔اُس کی

روحانی بادشاہت تو اُن سب کے دلوں میں قائم ہو جاتی ہے جو اُس کے آسمانی باپ کی مرضی کے تابع ہو جاتے ہیں۔

یوں لگتا تھا کہ اِن الزامات سے پیلاطیس نے اُن کی باتوں پر توجہ کرنا شروع کر دی۔ پیلاطس نے یسوع سے پوچھا کہ کیا وہ یہودیوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ دار ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اِس بات کا اقرار کرنے میں پس وپیش (جھجک) سے کام نہ لیا۔

پیلاطس نے بزرگوں اور سردار کاہنوں کے الزامات اور بھی زیادہ غور سے سننا شروع کر دیئے۔ جس قدر وہ سنتا چلا گیا اُسی قدر اُسے اِس بات کی سمجھ آنا شروع ہو گئی کہ معاملہ کیا ہے۔ پیلاطس دیکھ رہا تھا کہ یہودی یسوع پر الزامات کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ رومی گورنر نے اُن کے اندر چھپے قہر وغضب اور تلخی کو بھانپ لیا۔ اُس نے یسوع پر بھی نگاہ کی۔ پیلاطس کو اِس پر بہت تعجب ہوا کہ اتنے الزامات کے باوجود یسوع خاموش رہا۔

پیلاطس نے یسوع کی خاموشی کے بارے میں اُس سے پوچھا۔ ''تو کچھ جواب نہیں دیتا؟ دیکھ یہ تجھ پر کتنی باتوں کا الزام لگاتے ہیں۔'' (مرقس 15:4) خداوند یسوع خاموش ہی رہے۔ پیلاطس کو خداوند کی خاموشی پر بہت تعجب ہوا۔ اُسے بہت حیرت ہوئی کہ اِس قدر سنگین الزامات کی بوچھاڑ پر بھی یسوع خاموش تھا۔ ان سب چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پیلاطس یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ یہودی اصل میں کیا کر رہے ہیں۔ رومی گورنر کو کسی طور پر بھی یسوع رومی سلطنت کے لئے کوئی خطرہ محسوس نہ ہوئے۔ اُن لوگوں کے کہنے کے مطابق یسوع ایک خطرہ تھا لیکن اُس دن گواہوں کے بیانات سننے کے باوجود پیلاطس کو یسوع میں کوئی ایسی بات نظر نہ آئی جو گواہوں کے بیانات کی تصدیق کرتی ہو۔ پیلاطس کو یسوع میں صرف حلم اور انکسار ہی نظر آیا۔ ایسا آدمی تو کسی طور پر بھی ایک باغی نہیں ہو سکتا تھا۔ پیلاطس کے لئے اِس بات کو سمجھنا بہت مشکل تھا کہ ایسے شخص پر کس طرح قوم کو ورغلانے کا الزام لگایا جا سکتا ہے۔ خداوند اپنا دفاع بھی نہیں کر رہے تھے۔ خداوند یسوع مسیح کی حلیم اور پُراطمینان روح نے پیلاطس پر ثابت کر دیا کہ یہودی لوگ جھوٹ بول رہے ہیں۔

یہودیوں کے الزامات سننے کے بعد پیلاطس نے یہودیوں کو بتایا کہ اُسے کوئی ایسی وجہ معلوم نہیں ہوتی جس کی بنا پر اُسے سزائے موت سنائی جائے۔ اِس بیان کے ساتھ معاملہ ختم ہر جانا چاہئے تھا۔ پیلاطس کی طرف سے فیصلہ سنا دیا گیا تھا۔ رومی قانون کے مطابق خداوند یسوع مسیح میں کوئی جرم ثابت نہ ہوا تھا۔

یہودیوں نے پیلاطس کا فیصلہ قبول نہ کیا۔ اُنہوں نے پیلاطس کو بتایا کہ یسوع جو کہ گلیلی ہے اُس نے یہودیہ،

گلیل اور یروشلیم کے شہروں میں بھی لوگوں کو بہکاتے ہوئے دیکھا ہے۔ جب پیلاطس کو معلوم ہوا کہ یسوع گلیلی ہے تو اُس نے اُسے ہیرودیس کے ہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ کیوں کہ گلیل کا علاقہ ہیرودیس کی عملداری میں تھا۔ اُس وقت ہیرودیس یروشلیم میں تھا، پس پیلاطس نے فیصلہ کیا کہ ہیرودیس ہی اِس معاملہ پر غور کرے۔

پیلاطس کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ یہودی لوگ اُس وقت تک مطمئن نہ ہوں گے جب تک یسوع کو سزائے موت نہ ہو جائے۔ خداوند یسوع مسیح نے بڑے صبر وتحمل اور خاموشی سے اُن کے الزامات اور بے عزتی برداشت کی۔ خداوند کو معلوم تھا کہ اُسے مرنا ہے لیکن اُن یہودیوں کے الزامات کی بنا پر نہیں۔

آزمائش، دُکھوں اور اُس مقدمہ کے دوران خداوند یسوع مسیح کا صبر وتحمل ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔ اُن پر جھوٹے الزامات لگائے گئے تھے، پھر بھی اُن الزامات کے خلاف اُنہوں نے اپنا دفاع نہ کیا۔ وہ جانتے تھے کہ یہ آسمانی باپ کا منصوبہ ہے کہ وہ اپنی جان قربان کرے۔ خداوند یسوع مسیح کی خاموشی آسمانی باپ کے مقصد اور مرضی پر اُس کے اعتماد کی خاموشی تھی۔ اُنہوں نے اِس مقصد اور منصوبے کی راہ میں حائل ہونے کے لئے نہ تو کچھ کہا اور نہ ہی کچھ کیا۔ ہمارے لئے یہ کس قدر اہم ہے کہ ہم آسمانی باپ کی مرضی اور مقصد کو قبول کرنا سیکھیں۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔یسوع کے دَور کی مذہبی قیادت کے بارے میں ہم کیا سیکھتے ہیں؟ اُن کی اخلاقیات اور مخلص پن کی اصطلاح میں آپ کیسے اُن کی لفظی تصویر کشی کریں گے؟

☆۔آپ یسوع کے دُکھوں میں کیسا نمونہ پاتے ہیں؟ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم درپیش جدوجہد میں آسمانی باپ کے مقصد اور مرضی کے خلاف لڑیں؟

☆۔کیا آپ نے یسوع کی طرح اپنے دُکھوں کو قبول کر لیا ہے؟ جب آپ پر جھوٹے الزامات لگتے ہیں تو آپ کیسی آزمائش سے دوچار ہوتے ہیں؟

☆۔کیا ایسا وقت بھی آتا ہے جب ہمیں برائی کو ہونے کا موقع اور اجازت دینی ہے؟ کیا ہمیشہ ہی ہمیں برائی سے لڑنا پڑتا ہے؟ یسوع کے دُکھوں اور اُس پر لگنے والے جھوٹے الزامات پر غور کریں۔

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو دُکھوں اور مصائب میں یسوع جیسی فروتن روح عطا فرمائے۔

☆۔خداوند کے شکر گزار ہوں کہ وہ آپ کی خاطر صلیب پر جانے کے لئے تیار اور رضامند ہوا۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو فضل اور توفیق عطا فرمائے کہ آپ ہر طرح کی صورتحال میں اُس کے لئے زندگی بسر کر سکیں۔

☆۔خداوند کا شکر کریں کہ وہ گناہ اور برائی پر بھی اختیار رکھتا ہے اور جو کچھ لوگ ہمارے ساتھ کرتے ہیں اُسے اپنے مقصد کی انجام دہی کیلئے استعمال کر سکتا ہے۔

باب 34

یسوع ہیرودیس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے

لوقا 23:6-12 پڑھیں

گزشتہ باب میں ہم نے دیکھا کہ پیلاطس کو یسوع پر الزام لگانے کی کوئی وجہ نہ ملی۔ جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ یسوع گلیل کے علاقہ کا ہے اور یہ علاقہ ہیرودیس کی عملداری کا ہے۔ پیلاطس نے اُسے ہیرودیس کے ہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا کہ دیکھے کہ ہیرودیس اِس تعلق سے کیا کہتا ہے۔ ہیرودیس کو یسوع سے مل کر بہت خوشی محسوس کی۔ اُس نے یسوع کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا اور ایک عرصہ سے اُسے دیکھنے کا خواہش مند ہے۔ آٹھویں آیت میں غور کریں کہ ہیرودیس نے یہ سن رکھا تھا کہ یسوع معجزات دکھاتا ہے۔ اُس کی دلچسپی یہ تھی کہ یسوع اُس کے سامنے کوئی معجزہ دکھائے۔

ہمارے دوَر میں بھی بہت سے لوگ ہیرودیس کی مانند ہیں۔ اُنہوں نے اُن معجزات کا حال سن رکھا ہے جو یسوع نے دکھائے ہیں۔ وہ ہیرودیس کی طرح اُس کے پاس آتے ہیں تاکہ وہ اُن کے لئے کوئی معجزہ دکھائے۔ اُن کی دلچسپی اُن لوگوں کی مانند ہوتی ہے جو ہر روز یسوع کے پاس ایک بھیڑ کی صورت میں آتے تھے۔ وہ اپنے مفاد کے پیشِ نظر اُس کے پاس آتے تھے۔ وہ بھیڑ اِس لئے یسوع کے پاس آتی تھی تاکہ وہ اُنہیں چھوئے اور شفا دے۔ وہ اپنی خدمت کروانے کے لئے اور یسوع کے معجزانہ کاموں کو دیکھنے کے لئے آتے تھے۔ ہیرودیس کی یسوع سے ملاقات کا کسی روحانی تشنگی سے کوئی تعلق واسطہ نہ تھا۔ ہیرودیس کو اپنی روح کے بارے میں کوئی فکر نہیں تھی۔ وہ صرف یسوع کو اِس لئے دیکھنا چاہتا تھا تاکہ وہ اُس کے سامنے کوئی معجزہ دکھائے۔ نویں آیت پر غور کریں، اگرچہ ہیرودیس نے یسوع سے بہت سے سوال پوچھے تو بھی یسوع نے کوئی جواب نہ دیا۔ ہمارے لئے یہ حیرت کی بات ہے کہ خداوند نے کیوں اُس کی کسی بات کا جواب نہ دیا۔ کیا ممکن ہے کہ خداوند یسوع ہیرودیس کے دلی محرکات سے آگاہ اور باخبر تھے؟

جب خداوند یسوع ہیرودیس کے سامنے خاموش کھڑے تھے تو سردار کاہن اور بزرگ اُس پر الزام لگاتے رہے۔ وہ خداوند یسوع کو سزائے موت دلوانے کے لئے بے تاب تھے۔ ہیرودیس نے اُن کے الزامات سنے،

عین ممکن ہے کہ اُس نے یسوع کا کوئی معجزہ نہ دیکھا۔اس لئے وہ بھی اُس کو ٹھٹھوں میں اُڑانے لگا۔ اِسی طرح اُس کے سپاہیوں نے بھی ایسا ہی کیا۔مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ اُنہوں نے یسوع کو ایک عالیشان لباس زیب تن کرایا اور یہ کہہ کر اُس پر ٹھٹھا کرنے لگے کہ وہ بادشاہ ہے۔ پھر ہیرودیس نے اُسے واپس پیلاطس کے ہاں بھیج دیا۔ ہیرودیس کو بھی یسوع پر الزام لگانے کی کوئی ایسی وجہ نہ مل سکی جس کی بنا پر وہ اُسے سزائے موت سنا دیتا۔

اِس واقعہ سے پیلاطس اور ہیرودیس میں ایک تعلق قائم ہوگیا۔ اِس واقعہ سے پہلے وہ ایک دوسرے کے دشمن تھے۔(لوقا12:32)

اِس مقام تک بھی یہودیوں کو کوئی ایسی وجہ نہ ملی جس کے باعث وہ اُس کو سزائے موت دے سکیں۔ پیلاطس اور ہیرودیس نے ہر طرح سے یسوع کا جائزہ لیا پر کوئی ایسا جرم سامنے نہ آیا جس کی بنا پر وہ اُس کے لئے ڈیتھ وارنٹ جاری کر سکتے۔لیکن بات یہاں پر ہی ختم نہ ہوئی، یہودیوں نے ہمت نہ ہاری۔ اُس وقت تک اُن کی نیندیں خراب رہنی تھیں جب تک وہ یسوع کو مروا نہ دیتے۔

اِس حوالہ میں جو بات سب سے قابل توجہ بنتی ہے وہ یہ کہ یسوع نے کسی طور پر بھی اپنا دفاع نہ کیا۔ ہیرودیس کے سامنے اپنے مقدمہ اور پیشی کے دوران وہ بالکل خاموش رہا۔ وہ خدا باپ کی مرضی کی تکمیل کے لئے وفادار رہا۔ جی ہاں یہ وقت نہ تو اپنے دفاع کا اور نہ ہی معجزات دکھانے کا وقت تھا۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ ہیرودیس خداوند یسوع کو دیکھنے کے لئے کیوں خوشی محسوس کرتا تھا؟ کیا ہمارے دَور میں بھی ایسے لوگ ہیں جو ایسی ہی وجوہات کی بنا پر یسوع کو دیکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں؟

☆۔ خداوند یسوع مسیح کے لئے مذہبی اور سیاسی راہنماؤں کے ردِعمل کا موازنہ کریں، اُن میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟ اُن میں سے کون سچائی کے قریب تھا؟ اِس سے ہمیں کیا پتہ چلتا ہے؟

☆۔ ''مذہب'' اور خدا پر حقیقی ایمان میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟ اُس دَور کے مذہبی راہنماؤں اور مسیح کے نمونے سے یہ کیسے ظاہر ہوتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ چند لمحات کے لئے غور کریں کہ خداوند کون ہے اور اُس نے ہمارے لئے کیا کیا ہے؟ جو کچھ اُس نے ہمارے لئے کیا ہے چند لمحات کے لئے اُس کی شکرگزاری اور حمد وتعریف کریں۔

☆۔ ایسے وقتوں کے لئے خدا سے معافی مانگیں جب آپ اپنی فکر وتردّد میں رہے اور پورے دل سے اُس کے طالب نہ ہوئے۔

☆۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ پر مذہبی سرگرمیوں اور حقیقی ایمان کے درمیان فرق ظاہر کرے۔

☆۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو دُکھوں اور مصائب میں اُس پر بھروسہ کرنا اور خاموشی سے توکل کرنا سکھائے

باب 35

یسوع ایک بار پھر پیلاطُس کے سامنے

متی 27:15-26☆مرقس 15:6-15 لوقا23:13-25 پڑھیں

یہودی راہنماؤں نے یسوع پر کفر کی باتیں کہنے کے الزام کی بنیاد پر مقدمہ چلایا۔اُسے سزائے موت دلوانے کے لئے وہ اُسے پیلاطس کے پاس لائے۔ پیلاطس نے شواہد کی چھان بین کی لیکن اُس پر فردِ جرم عائد کرنے کی کوئی وجہ نہ مل سکی۔خداوند یسوع مسیح کو ہیرودیس کے پاس بھیجا گیا جو کہ اُس وقت یروشلیم میں تھا۔ ہیرودیس کو بھی کوئی ایسا ثبوت نہ مل سکا جس کی بنا پر اُس کے لئے موت کا پروانہ جاری کر سکتا۔ ہیرودیس اور اُس کے سپاہیوں نے یسوع کو ٹھٹھوں میں اُڑایا اور ہر طرح سے اُس کی تضحیک کرنے کے بعد واپس اُسے پیلاطس کے پاس بھیج دیا۔اب دوسری بار خداوند یسوع پیلاطس کے سامنے حاضر ہے۔

پیلاطس نہیں جانتا تھا کہ یسوع کے ساتھ کیا کرے۔ کیوں کہ اُسے کوئی ایسی وجہ نہ مل سکی جس کی بنا پر وہ اُسے سزائے موت دیتا۔لیکن لوگوں نے پھر بھی یسوع کو جانے نہ دیا۔ وہ بضد رہے اور اُس کی موت کا مطالبہ کرتے رہے۔

یہودیوں کی عیدِ فسح پر ایک رواج تھا کہ گورنر صاحب ایک قیدی کو معاف کر کے قید خانہ سے رہا کر دیا کرتے تھے۔کس قیدی کو رہا کرنا ہے؟ اِس کا چناؤ عوام الناس کیا کرتے تھے۔ پیلاطس یسوع کو چپکے سے رہا کرنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈ رہا تھا۔اُس نے ایک برابا نامی بدنام زمانہ قیدی ڈاکو یسوع کے ساتھ کھڑا کر دیا۔اور پھر لوگوں سے کہا کہ وہ اُن دونوں میں سے ایک کا چناؤ کر لیں کہ وہ کس کو اُن کی خاطر رہا کر دے۔مقدس مرقس 15:7 کے مطابق اُسے شہر میں بغاوت کے جرم میں قید کیا گیا تھا۔اُس نے شہر میں ہنگامہ آرائی اور فساد برپا کیا تھا جس کی وجہ سے اُسے سزائے موت سنائی گئی تھی۔ پیلاطس نے بلاوجہ اُن دو لوگوں کو ساتھ ساتھ کھڑا نہیں کر دیا تھا۔ برابا ایک مجرم تھا۔وہ سزائے موت کا حقدار تھا۔جن باتوں کا یہودی بغیر ثبوت یسوع پر الزام لگا رہے تھے اُن سب جرائم کا مرتکب تو برابا ہوا تھا۔ پیلاطس نے لوگوں سے پوچھا کہ وہ کس شخص کو چاہتے ہیں کہ رہا کر دے۔متی 27:18 کے مطابق پیلاطس جانتا تھا کہ صرف اور صرف حسد اور کینہ کی بنا پر اُسے مار ڈالنا

چاہتے ہیں۔
جب پیلاطس تختِ عدالت پر بیٹھا لوگوں کے جواب کا منتظر تھا اُس کی اہلیہ محترمہ نے اُسے ایک پیغام بھیجا کہ اُس نے یسوع کے تعلق سے ایک خواب دیکھا ہے۔ اُس خواب میں، اُسے اِس بات کا احساس ہوا کہ یسوع بے گناہ ہے۔ ہمیں اِس خواب کے تعلق سے تو کچھ نہیں بتایا گیا۔ پیلاطس کی بیوی نے اُسے بتایا کہ اُس خواب کے تعلق سے وہ بہت پریشان ہے۔ وہ پریشان تھی کہ اگر اُنہوں نے یسوع کو ہلاک کر دیا تو کیا ہوگا۔
سردار کاہنوں اور بزرگوں نے بھیڑ کو اِس بات پر اُبھارا کہ وہ براباکو اپنے لئے مانگ لیں۔ اُن راہنماؤں نے لوگوں کو اپنے ماتحت کر کے اُسے اپنی بات کے لئے ورغلا لیا۔ جس کے نتائج بہت بھیانک نکلے۔ ایک دن اُنہیں اپنے اعمال وافعال کے لئے خدا کے حضور جواب دہ ہونا تھا۔
پیلاطس نے بھیڑ سے پوچھا کہ وہ یسوع کے ساتھ کیا کرے۔ اُنہوں نے اُس کو مصلوب دینے کا مطالبہ کیا۔ جب پیلاطس نے پوچھا کہ اُس نے ایسا کیا کام کیا ہے کہ اُسے صلیب دیا جائے۔ بھیڑ اور بھی زیادہ زور زور سے چلانے لگی کہ اُسے مصلوب کر، اُسے مصلوب کر۔ یہ بھیڑ بغیر کسی دلیل کے یہی پکارے جارہی تھی۔
مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ پیلاطس نے سردار کاہنوں اور بزرگوں کو اپنے پاس بلایا تاکہ وہ شخصی طور پر اُن سے بات چیت کر سکے۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ اُسے کوئی ایسی وجہ معلوم نہیں ہوسکی جس کی بنیاد پر وہ یسوع کے لئے موت کی سزا کا حکم دے۔ اُس نے ساری چھین بین کی اور اُسے بے گناہ پایا ہے۔ اُس نے اُسے ہیرودیس کے ہاں بھیجا۔ اُس نے بھی اُس میں کوئی گناہ نہ پایا۔ پیلاطس یسوع کو سزائے موت نہیں دینا چاہتا تھا۔
یہ بات سردار کاہنوں اور بزرگوں کو بہت ناگوار گزری۔ اُنہوں نے اُس کی مصلوبیت کا مطالبہ کیا۔ اگرچہ پیلاطس نے بھانپ لیا کہ اُن کی سوچوں اور خیالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تو بھی اُس نے یسوع کو رہا کرنے کی ایک اور کوشش کی۔ (لوقا 23:20) مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ پیلاطس نے تیسری بار بھیڑ کے ساتھ دلیل بازی کی کہ یسوع نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی بنا پر وہ موت کا سزاوار ہو۔ بھیڑ پھر بھی اُس کی مصلوبیت کا 'پرزور مطالبہ کرتی رہی۔ (لوقا 23:22)
پیلاطس نے دیکھا لیا کہ بھیڑ اپنی ضد پر اڑی ہوئی ہے، اُس نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کہہ کر اپنے ہاتھ دھو لئے کہ اُس کا یسوع کی موت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اور وہی اُس کی موت کے ذمہ دار ہوں گے۔ اُنہوں نے کہا "اِس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر" (متی 27:25)

یہ بات سن کر پیلاطس نے یسوع کو اُن کے حوالہ کر دیا۔

ایک واضح سبق جو ہم یہاں پر سیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ شیطان دھوکہ باز اور فریبی ہے۔لوگوں کو اپنے فریب کے پھندے میں پھنسانے کا ماہر ہے۔اُس نے مذہبی راہنماؤں کو اپنے فریب کے پھندے میں پھنسانے کے لئے استعمال کیا۔تاکہ وہ یسوع کی مصلوبیت کا مطالبہ کریں۔اُس نے بھیڑ کو ورغلایا تاکہ وہ پیلاطس پر دباؤ ڈالیں تاکہ مصلوب کرنے کے لئے وہ یسوع کو اُن کے حوالہ کر دے۔شیطان فریبی ہے۔وہ اپنی روش اور ارادے کی تکمیل کے لئے سب کچھ کر گزرتا ہے۔غور کریں کہ وہ اپنے کام کی تکمیل کے لئے مذہبی راہنماؤں کو استعمال کرنے کے لئے بھی نہ جھجکا۔

شیطان ہمارے دور میں بھی ایسا کر رہا ہے۔کلیسیاؤں میں آج بھی اُس کے شواہد دیکھے جا سکتے ہیں۔راہنما لوگوں کو اپنے فریب کے پھندے میں پھنسانے کے سزاوار ہو چکے ہیں۔وہ خدا کے پاک روح کو اِس بات کی اجازت نہیں دے رہے کہ وہ اُن کی منسٹریز میں آزادانہ طور پر حکومت کرے۔اِس کی بجائے وہ لوگوں سے ایسے فیصلہ جات کروانے کے لئے اُن کو اپنی چکنی چوپڑی باتوں میں پھنسا کر وہ سب کچھ کرا لیتے ہیں جو اُن کے مفاد میں ہوتے ہیں۔بعض اوقات میں نے بھی اپنے آپ کو اِس گناہ میں مبتلا دیکھا ہے۔بجائے اِس کے کہ میں خدا کے روح کو کام کرنے دوں میں نے دوسرے لوگوں کو اپنی رائے پر متفق ہونے کے لئے قائل کرتے ہوئے پایا ہے۔کتنی ہی بار ہم پاک روح کے حصہ کا کام بھی خود ہی کرنا چاہتے ہیں؟ ہمیں دھاک جمانے اور اپنی ہوشیاریوں اور چالاکیوں سے کام کرنے سے اجتناب کرنا ہوگا۔ہمیں خدا کو موقع دینا چاہئے کہ وہ لوگوں کو ہمارے لئے قائل کرے۔ہمیں بہ دل و جان خدا کے کلام کی منادی کرنی چاہئے لیکن اِس کے ساتھ یہ بات ہمارے ذہنوں میں ہونی چاہئے کہ زندگیوں کو تبدیل کرنے اور گناہ کے بارے قائلیت خدا کے پاک روح کا کام ہے۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ پیلاطس بھیڑ کی آواز سے مغلوب ہو گیا۔اُسے معلوم تھا کہ یسوع بے گناہ ہے۔تو بھی اُس نے وہی کیا جو بھیڑ چاہتی تھی۔اُسے دوسروں کی رائے اور سوچ کا بہت خیال تھا۔اُسے اپنی شہرت اور اپنے عہدے کی فکر تھی۔جس صداقت کا اُسے علم تھا اُس پر قائم رہنے کے لئے اُس نے ثابت قدمی نہ دکھائی۔اُس نے اپنی جان چھڑانے کے لئے ایک بے گناہ کو مجرم ٹھہرانے اور مصلوب ہونے کے لئے دے دیا۔خدا ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم حق سچ کے لئے کھڑے رہیں اور ہر حال میں ثابت قدمی دکھائیں قطع نظر

اِس بات کے کہ لوگ کیا سوچتے ہیں اور ہمیں اِس کے لئے کیسی ہی قیمت کیوں نہ چکانی پڑے گی۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ یہاں پر ہم کنٹرول اور دھوکہ دہی کی قوت کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ کیا آپ دوسروں کو کنٹرول کرنے اور اُنہیں قائل کرنے کی کوشش کے جرم کے مرتکب ہوئے ہیں؟ روح القدس کا کیا کردار رہا؟

☆۔ روح القدس کے کام کرنے پر توکل کرنا اِس قدر مشکل کیوں ہوتا ہے؟ ہم کیوں یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں اُس کے کنٹرول میں رہنا چاہئے؟

☆۔ شیطان کے دھوکہ دینے اور کنٹرول کرنے اور خدا کے روح کی راہنمائی میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟

☆۔ جو کچھ دُرست اور راست دکھائی دیتا تھا اُس پر عمل پیرا ہونے کے لئے پیلاطس میں قائلیت کی قوت کا فقدان تھا۔ کیا آپ میں ایسی قوتِ ایمانی پائی جاتی ہے کہ آپ لوگوں کی بات پر کان دھرے بغیر ثابت قدم رہ سکیں خواہ آپ کو اُس کے لئے کیسی ہی قیمت ادا کرنی پڑے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ ایسے وقتوں کے لئے خداوند سے معافی مانگیں جب آپ روح القدس کو کام کرنے کا موقع دینے کی بجائے دھوکہ دہی اور کنٹرول کرنے کے گناہ کے مرتکب ہوئے۔

☆۔ روح القدس کے کام کے لئے خداوند کا شکریہ ادا کریں، اُس پر توکل اور بھروسہ کرنے کیلئے اُس سے فضل اور توفیق مانگیں۔

☆۔ خداوند سے اور زیادہ قائلیت کی قوت مانگیں تاکہ آپ ہر قیمت پر کھڑے اور ثابت قدم رہ سکیں۔

باب36

یسوع پر فتویٰ لگایا جاتا ہے

متی 27:27-31 اور مرقس 15:16-19 پڑھیں

پیلاطس کے سامنے دو بار یسوع پر مقدمہ چلایا گیا۔ پیلاطس نے بھیڑ کے سامنے یہ بات بالکل واضح کر دی کہ اُسے یسوع میں کوئی ایسا جرم نہیں ملا جس کی بنا پر اُسے سزائے موت دی جائے۔ اُس نے اپنے آپ کو بھیڑ، سردار کاہنوں اور بزرگوں کی باتوں سے مغلوب ہونے کا موقع دیا۔ اور پھر اُس نے یسوع کو اُن کے حوالہ کر دیا۔

پیلاطس نے اُس بھیڑ کے دباؤ کے سبب وہی کیا جو اُسے معلوم تھا کہ غلط ہے۔ شیطان کو معلوم تھا کہ اگر وہ دباؤ ڈالتا رہا تو پیلاطس اُس کے دباؤ میں آجائے گا۔ اِس بات کو اپنی روحانی زندگی میں جاننا اور سمجھنا کس قدر اہم ہے۔ اگر آپ دشمن کو موقع دیں کہ وہ آپ کی زندگی کے کسی حصہ پر دباؤ ڈالتا رہے تو بالآخر آپ اُس دباؤ کے زیر تاب آجائیں گے۔ یہ کس قدر اہم ہے کہ ہم دشمن کی آزمائشوں سے بھاگیں۔ آزمائش کی جگہ پر رہنا گویا یہ کہنے کے مترادف ہے۔ ''آ بیل مجھے مار۔''

جب پیلاطس نے یسوع کو یہودیوں کے سپرد کر دیا تو سپاہی اُسے قلعہ میں لے گئے۔ امکان غالب ہے کہ یہ قلعہ ایک ایسا بڑا ہال ہوگا جہاں پر لوگ کثیر تعداد میں جمع ہوا کرتے تھے۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ محل ہی میں تھا۔ یہاں پر سپاہیوں کی ایک بڑی پلٹن نے یسوع کو گھیر لیا۔

محل کے اُس بڑے سے ہال میں سپاہیوں نے یسوع کے کپڑے اُتار کر اُسے ایک ارغوانی رنگ کا چوغہ پہنا دیا۔ اُنہوں نے کانٹوں کا ایک تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا۔ اُنہوں نے ایک سرکنڈا اُس کے دہنے ہاتھ میں دے دیا۔ اور یہ ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ شاہی عصا ہے۔ اُنہوں نے اُس کے آگے سر جھکائے اور یہ کہہ کر اُس کو ٹھٹھے کرنے لگے۔ ''اَے یہودیوں کے بادشاہ آداب!'' (متی 27:9)

اُنہوں نے اُس کے منہ پر تھوکا اور اُس کے ہاتھ میں ایک سرکنڈا دے دیا۔ سپاہی ''بار بار'' اُسے مارنے

لگے۔(متی 30:27)یادرہے کہ یسوع کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا ہوا تھا۔ہر دفعہ جب سر پر سرکنڈا لگتا ہوگا۔تو کانٹے اور بھی گہرے طور پر اُس کی کھوپڑی میں دھنس جاتے ہوں گے۔جب سپاہی اُس کا تمسخر اُڑا چکے تو اُنہوں نے پھر اُسی کی پوشاک اُسے پہنادی اوراُسے مصلوب کرنے کو لے گئے۔

اِس بات کوسمجھنا مشکل نہیں کہ شیطان اُس بدسلوکی، تمسخراور تضحیک کے پیچھے کام کررہا تھا۔اُسے ہجوم کو اِس بات پر اُبھارنے میں خوشی محسوس ہورہی تھی کہ وہ یسوع کا مذاق اڑائیں اوراُس کے ساتھ اِس طرح کا بُرا سلوک کریں۔اگر آپ نے کبھی چوہے بلی کی لڑائی دیکھی ہےتو آپ کو شیطان کی فطرت کی سمجھ لگ جائے گی۔بلی چوہےکوفوری طور پر ہلاک نہیں کرڈالتی۔بلی اُس وقت تک چوہے کے ساتھ کھیلتی رہتی ہے جب تک کہ وہ تھک نہ جائے اور پھر وہ اُسے مارڈالتی ہے۔اکثر اوقات تو بلی کو چوہے میں صرف اتنی ہی دلچسپی ہوتی ہے کہ وہ اُس وقت تک چوہے کے ساتھ کھیلتی رہے جب تک وہ مر نہ جائے۔اور جب وہ مر جاتا ہےتو پھر وہ ہاں سے چل دیتی ہے۔شیطان کی فطرت بھی ایسی ہی ہے۔شیطان اُس وقت تک آپ سے کھیلتا رہے گا جب تک اُسے اُکتاہٹ محسوس نہ ہونے لگےاورپھر وہ آپ کومُردہ حالت میں چھوڑ کر چلا جائے گا۔

خداوند یسوع مسیح نے بڑے صبر وتحمل کے ساتھ ہر دُکھ سہا۔جو کچھ وہ کررہے تھےاُس میں وہ مزاحم نہ ہوئے بلکہ اُنہیں کرنے دیا۔آسمانی باپ نے یہ سب کچھ ہونے دیا۔بعض اوقات ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں تو کبھی دُکھ میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔اگر آسمانی باپ چاہتا تو اُن سب دُکھوں اور مصیبتوں کو اُس پر سے ٹال سکتا تھا لیکن اُس نے یہ سب کچھ ہونے دیا۔ہمیں ہمیشہ اِس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ باپ کیوں اُن دُکھوں کو ہم پر آنے دے رہا ہے۔تاہم یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ دُکھ بے مقصد اور رائیگاں نہیں جاتے۔خداوند یسوع مسیح کے دُکھوں کے وسیلہ سے خداوند خدا نے اپنے لوگوں کی نجات کے عظیم اور شاندار مقصد اور منصوبے کی تکمیل کی۔

دشمن بڑے بھاری وار کررہا تھا لیکن جنگ تو خداوند کی تھی۔دشمن کی جیت کا کوئی امکان نہیں تھا۔ہوسکتا ہے کہ آپ بھی آج ابلیس کےحملوں کی زد میں ہوں۔اگر آپ خداوند یسوع مسیح کے ہیں تو پھر ابلیس یہ جنگ جیت نہیں سکتا۔اپنی فتح کو یقینی سمجھیں۔اگر خدا نے آپ پر اُن حملوں کی اجازت دی ہےتو پھر سمجھیں کہ خدا آپ میں اور آپ کے وسیلہ سے ایک عظیم کام کرے گا۔

ایک دن تھا جب خداوند کے دُکھ بہت بھاری تھے۔خدا نے دشمن کو اجازت دی کہ وہ ایسا گھنونا اور بھیانک کام کرے۔یہ سب کچھ تو ہمارے لئے ہی تھا۔یسوع کے ساتھ اُس دن جو بدسلوکی ہوئی وہ اُس میں کسی طور پر

مزاحم نہ ہوئے۔ نہ تو اُنہوں نے اپنا دفاع کیا اور نہ ہی اُنہوں نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا۔ اُنہوں نے آسمانی باپ کی مرضی اور مقصد کو قبول کر لیا۔ کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ اِس سے اُن لوگوں کی نجات کا کام پایہ تکمیل کو پہنچے گا جو خداوند نے اُنہیں دیئے ہیں۔ کیا آپ بغیر شکوہ شکایت وہ سب کچھ برداشت کریں گے جو یسوع نے سہا؟ خداوند اُن سب کو اپنی صلیب اُٹھانے کے لئے بلاتا ہے جو مسیح کے ہیں۔ خداوند ہمیں ایسا کرنے کا فضل عطا فرمائے۔ آمین۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ دُشمن کے حملوں کی زد میں ہیں؟ وہ کیا کر رہا ہے؟ اِس حوالہ سے آپ کو کیا تسلی ملتی ہے؟

☆۔ کیا آپ نے خدا کو دشمن کی ضربِ کاری کو اپنی بڑی بھلائی کے لئے استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ وضاحت کریں۔

☆۔ اپنا دفاع کرنا اور اَدلے کا بدلہ اِس قدر پُر آزمائش کیوں ہوتا ہے؟

☆۔ کیا آپ اپنی صلیب اُٹھا کر یسوع کے پیچھے چلنے کے لئے تیار ہیں؟

☆۔ آپ کے خیال میں خدا کیوں ہمیں دُکھوں سے نہیں بچاتا بلکہ دُکھوں سے گزرنے دیتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند یسوع کا شکریہ ادا کریں کہ اُس نے بخوشی و رضا ساری تضحیک، بے عزتی اور دُکھوں کو ہمارے لئے برداشت کیا۔

☆۔ اُس کا شکر کریں کیوں کہ جنگ اُس کی ہے اور اُس نے آج تک کوئی جنگ نہیں ہاری اور نہ ہی وہ کبھی کوئی جنگ ہار سکتا ہے۔ خداوند کا شکر کریں کہ شیطان شکست سے دو چار ہوگا اور آسمان کی بادشاہی کو وسعت ملے گی۔

☆۔ خداوند سے فضل، توفیق اور قوت مانگیں کہ جس طرح اُس نے دُکھوں، آزمائشوں اور مصائب کو جھیلا (برداشت کیا) آپ بھی ویسے درپیش مصائب و الم اور دُکھوں کو برداشت کر سکیں۔

کیوں کہ ” دُکھ سہنے سے راحت ہوگی۔ منزل منزل چاہت ہوگی۔ نقش قدم پر چلتے جانا، طوفانوں سے مت گھبرانا۔“

باب 37

یسوع گلگتا کے مقام کی طرف چلتا ہے

متی 27:32-34 ☆مرقس 15:20-23 ☆لوقا 23:26-32 پڑھیں

خداوند یسوع کو مصلوب کرنے کے لئے یہودیوں کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ مذہبی راہنماؤں نے بھیڑ کو اُبھارا اور بھیڑ نے پیلاطس کو اپنی بات پر راضی کر لیا۔ جب وہ یسوع کو اُس جگہ پر لے جا رہے تھے جہاں پر اُنہوں نے اُسے مصلوب کرنا تھا۔ تو سپاہیوں نے شمعون نامی ایک شخص کو بیگار میں پکڑا کہ یسوع کی صلیب اُٹھائے۔ شمعون کرینی علاقہ سے تھا (شمالی افریقہ کا علاقہ) مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ شمعون سکندر اور روفس کا باپ تھا۔ یہ ایسی تفصیل تھی جو اُس دَور کے لوگوں کے لئے بہت اہم تھی۔ پولس رسول نے روفس نامی شخص کو روم میں سلام دُعا بھیجی۔

''روفس جو خداوند میں برگزیدہ ہے۔ اور اُس کی ماں جو میری بھی ماں ہے۔ دونوں سے سلام کہو۔''

(رومیوں 16:13)

یہ بات تو واضح نہیں کہ شمعون کرینی یروشلیم میں کیا کر رہا تھا۔ کیا ہو سکتا ہے کہ اِس واقعہ نے اُن کے خاندان کی توجہ یسوع کی طرف مبذول کر دی ہو؟ ہو سکتا ہے کہ اِسی کام نے شمعون کی بیوی اور روفس کی نجات کا کام کیا ہو۔ اگرچہ یہ ایک واضح قیاس آرائی ہے کہ شمعون کا یسوع کی صلیب اُٹھانا ایک ناقابل فراموش واقع بن گیا تھا۔ اور یہ خدا کے کامل منصوبے کا حصہ تھا۔ یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ خدا نے اُس شمالی افریقہ کے شخص کو یسوع کی صلیب اُٹھانے کے لئے چن لیا۔ خدا نے یہ ظاہر کیا کہ نجات کا کام ساری دُنیا کے لئے ہے۔ یہاں پر ہمیں بتایا گیا ہے کہ اُنہوں نے شمعون کو بیگار میں پکڑا اور اُسے مجبور کیا کہ یسوع کی صلیب اُٹھائے۔ اگرچہ دُنیاوی لحاظ سے اُس شخص کو اتفاقاً ہی پکڑا گیا کہ وہ صلیب اُٹھائے تو بھی خدا کے نزدیک کچھ بھی حادثاتی طور پر نہیں ہوتا۔

ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ اُس روز شمعون کس کام کے لئے یروشلیم آیا ہوا تھا تو بھی ایک بات یقینی ہے کہ جب اُس نے یسوع کی صلیب اُٹھائی تو اپنا ہر ایک کام اور منصوبہ ختم کر دیا۔ خدا ہمیں بھی ایسا ہی کرنے کے لئے

بلا رہا ہے۔صلیب اِس قدر بھاری کہ اُٹھانا مشکل۔جی ہاں جب ہم صلیب اُٹھا کر چلیں گے تو خدا نے ہم سے یہ وعدہ نہیں کیا کہ راہ ہموار ہوگی۔بعض اوقات صلیب بھاری اور راہ پُرخار اور دشوار ہوگی۔خدا اِس کے لئے کوئی معذرت نہیں کرتا۔تو بھی آپ بھروسہ رکھیں کہ صلیب کی راہ ہمیشہ فتح اور کامرانی کی راہ ہوتی ہے۔

غور کریں کہ شمعون کو یسوع کے پیچھے پیچھے چلنے کے لئے بلایا گیا تھا۔اُس نے یسوع کے آگے آگے نہیں چلنا تھا۔بلکہ گلگتا کے مقام تک اُس کے نقش قدم پر پیچھے پیچھے چلنا تھا۔ہمیں بھی ایسا ہی کرنا ہے۔ہمیں یسوع کو اپنے لئے ایک نمونہ اور مثال کے طور پر دیکھنا ہے۔اُس کے نقش قدم پر چلنے کا مطلب ہر ایک کام میں اُس کی فرمانبرداری کرنا ہے۔شمعون کو یسوع کے ساتھ قدم ملاتے ہوئے چلنا تھا۔چونکہ اُسے یسوع کے پیچھے پیچھے جانا تھا اِس لئے وہ اپنی نظریں اُس پر سے ہٹا نہیں سکتا تھا۔اپنی صلیب اُٹھانے میں،ہمیں بھی خداوند کی ہدایت اور راہنمائی میں چلنے کو اپنا نصب العین بنانا ہوگا خواہ یہ راہنمائی ہمیں کہیں بھی لے جائے۔

جب وہ گلگتا کے مقام کی طرف جارہے تھے تو مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ سڑک پر بہت سی عورتیں یسوع کے لئے نوحہ کناں تھیں۔یسوع نے اُن سے کہا کہ وہ اُس کے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے ماتم کریں۔خداوند نے اُنہیں کہا کہ وہ دن آئیں گے جب وہ بانجھ عورتوں کو مبارک کہیں گے اور پہاڑوں سے کہیں گے کہ اُن پر گر پڑیں۔خداوند اپنی موت کے بعد ہونے والے واقعات کو منکشف کررہے تھے۔جب خداوند بطور ایک منصف آئے گا تو ایسا ہی ہوگا۔خداوند یسوع کو اِس بات کی فکر نہ تھی کہ وہ کس قدر تکلیف دہ موت کا دُکھ سہے گا۔اُنہیں تو اُن لوگوں کی فکر تھی جنہوں نے اُسے رد کردیا تھا۔

مقدس لوقا ہمیں ایک دلچسپ بات بتاتے ہیں۔

''کیوں کہ جب وہ ہرّے درخت کے ساتھ ایسا کرتے ہیں تو سوکھے کے ساتھ کیا کچھ نہ کیا جائے گا؟''

(لوقا 23:31)

بالفاظ دیگر،جب یسوع اِس زمین پر چلتے پھرتے تھے تو لوگوں نے اُس سے منہ موڑ لیا۔مسیح کے آسمان پر صعود فرما جانے کے سینکڑوں سال بعد جب اِس زمین پر بدی بہت بڑھ گئی تو پھر کیا ہوا؟ خداوند یسوع مسیح اکثر اپنے شاگردوں کو یہ تعلیم دیا کرتے تھے کہ اخیر زمانہ میں بدی بہت بڑھ جائے گی۔اگر یسوع کے دَور میں بنی نوع انسان اِس قدر سرکش تھے تو جب زمین پر بدی بڑھ جائے گی تو پھر کیسا ماحول ہوگا؟

جب خداوند یسوع مسیح کو صلیب دینے کے لئے لے جارہے تھے تو دو اور آدمی بھی اُن کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے جنہیں مصلوب کیا جانا تھا۔(لوقا 32:23) جب وہ مصلوب کرنے کی جگہ پر آئے ،تو خداوند کو مر ملی ہوئی مے پینے کو دی گئی، تا کہ اِس سے اُن کا جسمانی درد کم ہو سکے۔اُنہوں نے پینے سے انکار کر دیا۔بجائے اِس کے اُنہوں نے میرے اور آپ کے لئے پورا درد سہنے کا چناؤ کیا۔اُنہوں نے آسان راہ اختیار نہ کی۔ ہمارے گناہوں کی خاطر اُس نے ہر طرح کا درد اور دُکھ برداشت کیا جو آسمانی باپ نے اُن پر آنے دیا۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔یسوع مسیح کے پیچھے چلنے کا کیا معنی و مفہوم ہے؟ ہم اِس تعلق سے شمعون سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔کیا آپ نے اپنی صلیب اُٹھا لی ہے؟ آج آپ کے لئے یسوع کے پیچھے چلنے کا کیا معنی و مفہوم ہے؟

☆۔ایسے ایماندار بنیں جو خدا آپ کو بنانا چاہتا ہے اِس کا آپ کے لئے کیا معنی و مفہوم ہے؟

☆۔اِس حوالہ میں شمعون کے لئے خدا کا چناؤ اور انتخاب پوری دُنیا کے لئے خدا کے دلی منشا کے بارے میں ہمیں کیا سیکھاتا ہے؟

☆۔جب خداوند پوری دُنیا کی عدالت کے لئے دوبارہ اِس دُنیا میں آئے گا تو کیا آپ تیار ہوں گے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ آپ کو صلیب اُٹھا کر اپنے پیچھے آنے کی قوت عطا فرمائے۔اُس سے دُعا کریں کہ آپ پر یہ ظاہر کرے کہ صلیب اُٹھا کر اُس کے پیچھے چلنے کا کیا معنی و مفہوم ہے۔

☆۔خداوند کے شکر گزار ہوں کہ وہ آپ کے گناہوں کے لئے پوری قیمت ادا کرنے کے لئے تیار اور رضامند ہوا۔

☆۔خداوند کا شکر کریں کہ وہ زمین پر انصاف قائم کرنے کے لئے پھر آئے گا۔

☆۔ہم نے یسوع اور اُس کی نجات کو رد کیا پھر بھی وہ ہمارے اور اِس دُنیا کے ساتھ صبر و تحمل سے پیش آیا، اِس بات کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔

باب38

صلیب پر(حصہ اوّل)

متی27:35-44 ☆مرقس15:24-32☆لوقا 23:33-43 پڑھیں

ایک بھیانک کام ہو چکا تھا۔خداوند یسوع کو صلیب پر کیلوں سے جڑ دیا گیا تھا۔اور اب دُنیا اُنہیں وہاں صلیب پر لٹکا ہوا دیکھ رہی تھی۔اَب سے تھوڑی ہی دیر میں خداوند کو مر جانا تھا۔جب خداوند یسوع مسیح وہاں پر مرنے کے لئے صلیب پر لٹکے ہوئے تھے تو اُن کے دل میں اپنے قاتلوں کے خلاف کسی قسم کی کوئی تلخی اور رنجش نہ تھی۔مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ خداوند یسوع نے آسمانی باپ سے التماس کی کہ وہ اُنہیں معاف کر دے۔اُنہوں نے اِس بنا پر آسمانی باپ سے اُن کی معافی کی درخواست کی کیوں کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ کیا کرتے ہیں۔اِس سے وہ بے گناہ نہ ٹھہرے۔اُنہیں اُس بھیانک گناہ کی معافی کی ضرورت تھی۔مقدس پولس رسول 1 تیمیتھیس 1:13 میں اس تعلق سے بات کرتے ہیں۔

اگر چہ میں پہلے کفر بکنے والا اور ستانے والا اور بے عزت کرنے والا تھا تو بھی مجھ پر رحم ہوا۔اِس واسطے کہ میں نے بے ایمانی کی حالت میں نادانی سے یہ کام کئے تھے۔

جہالت،کم علمی اور بے اعتقادی خدا کے نزدیک کوئی عذر یا بہانہ نہیں ہے۔یہ ہر صورت میں گناہ ہے اور اِن کی معافی کی ضرورت ہے۔پولس رسول جو اپنے دَور میں کلیسیا کا سب سے بڑا ستانے والا تھا۔اُسے بھی معاف کیا گیا کیوں کہ اُسے اِس بات کا احساس ہی نہ ہوا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔خداوند یسوع مسیح کو مصلوب کرنے والوں کو بھی اِس بات کا احساس نہ ہونے پایا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔خداوند کو صلیب دینے کے بعد بھی وہ معافی کی درخواست کرتے ہوئے توبہ کر کے اُس نجات کو پا سکتے تھے جس کا انتظام خداوند کرنے اِس دُنیا میں آئے تھے۔ایسے لوگ بھی ہیں جو اعلانیہ بغاوت کرتے ہوئے گناہ پر گناہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔اُنہیں حق کی پہچان تو ہے لیکن وہ اُس کے منکر ہیں۔وہ لوگ جو سچائی کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں،وہ اِس بات کو سمجھتے اور جانتے ہیں کہ وہ اُس واحد اُمید کو رد کر رہے ہیں جو اُن کی نجات کی ضامن

ہے۔ جب خداوند یسوع مسیح صلیب پر لٹکے ہوئے تھے تو سپاہیوں نے اُن کے کپڑوں پر قرعہ ڈال کر آپس میں بانٹ لئے۔ وہ تصور کر سکتے تھے کہ یسوع سے محبت رکھنے والوں کو اِس واقعہ سے کس قدر دُکھ پہنچا ہوگا۔ خداوند کی صلیب کے نیچے سپاہیوں نے اُن کی پوشاک پر قرعہ ڈالا۔ وہ سپاہی جنہوں نے قرعہ جیتا ہوگا وہ خوشی سے یسوع کی پوشاک کی طرف لپکے ہوں گے۔ مرنے والے کا کوئی لحاظ اور خیال نہیں تھا۔ جب خداوند صلیب پر آخری سانسیں لے رہے تھے تو وہ اِس بات پر بحث میں پڑے ہوئے تھے کہ کس کو پوشاک کا کون سا حصہ ملے۔ آپ ذرا غور کریں کہ جب یسوع کے شاگردوں اور خاندان کے لوگوں نے سپاہیوں کو یسوع کی صلیب کے نیچے اُس کی پوشاک پر قرعہ ڈالتے ہوئے دیکھا ہوگا تو اُن کے دل پر کیا گزری ہوگی۔

مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ یسوع کی تضحیک کرنے سے اُس کی تذلیل اور دُکھ میں اور بھی اضافہ ہوگیا ۔اُنہوں نے اُس پر ٹھٹھے مارے اور

نہ صرف سپاہیوں اور بھیڑ نے یسوع کو ٹھٹھے کیے۔ متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ سردار کاہن اور شرع کے عالموں نے بھی اُس کا مذاق اڑایا۔ (متی 27:42-43)

''اُس نے اَوروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکتا۔ یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ اَب صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اُس پر ایمان لائیں۔ اُس نے خدا پر بھروسہ کیا ہے اگر وہ اُسے چاہتا ہے تو اَب اُس کو چھڑا لے کیوں کہ اُس نے کہا تھا میں خدا کا بیٹا ہوں۔'' (متی 27:42-43)

خداوند یسوع کی تضحیک اور تذلیل کا سلسلہ سپاہیوں، بھیڑ اور مذہبی راہنماؤں تک ہی محدود نہ رہا۔ بلکہ خداوند یسوع مسیح کے دائیں اور بائیں جانب دو مجرم بھی لٹکے ہوئے تھے۔ اُن میں سے ایک نے خداوند یسوع مسیح کو طعنہ دیا۔ ''کیا تو مسیح نہیں؟ تو اپنے آپ کو اور ہم کو بچا۔'' (لوقا 23:39)

اُس ساری بھیڑ میں ایک ہی ایسا شخص تھا جس نے خداوند یسوع مسیح کا دفاع کیا اور اُس کے حق میں آواز اُٹھائی۔ یہ وہ مجرم تھا جو یسوع کے قریب ہی صلیب پر لٹکا ہوا تھا۔ وہ بول اُٹھا۔

''مگر دوسرے نے اُسے جھڑک کر جواب دیا کہ کیا تو خدا سے بھی نہیں ڈرتا؟'' (لوقا 23:40) دوسرے مجرم کو اِس طرح طنزیہ بات کہنے پر ڈانٹتے ہوئے اُس نے یہ تسلیم کرلیا کہ یسوع بے گناہ ہے۔ اُس نے خداوند یسوع کی طرف متوجہ ہو کر اُس سے کہا کہ جب وہ اپنی بادشاہی میں جائے تو اُسے یاد رکھے۔ ایسا کہنے سے اُس مجرم نے یہ تسلیم کرلیا کہ یسوع وہی ہے جو اُس نے کہا تھا کہ وہ ہے (مسیح)۔ وہ بطور خداوند اُس کا اقرار کر رہا تھا۔ وہ

صلیب پر لٹکا ہوا اپنی نجات کے لئے اُس کی طرف رجوع لے آیا۔ اُسے اِس بات کی قطعاً پرواہ نہیں تھی کہ دوسرے اُس کے بارے میں کیا سوچیں گے۔ اُسے معلوم تھا کہ ساری بھیڑ نے اُس کی تذلیل کی ہے اور اُس کو ٹھٹھوں میں اُڑایا ہے لیکن وہ ایمان لے آیا۔ جس دن فردوس میں جگہ کے لئے اُس نے خداوند یسوع سے فریاد کی اُس دن وہ یسوع پر اپنی واحد اُمید کے طور پر ایمان لے آیا۔ خداوند نے اُس سے کہا کہ وہ اُسی دن اُس کے ساتھ فردوس میں ہوگا۔ اُنہوں نے فردوس کی طرف اکٹھے سفر کرنا تھا۔ اُس کے ایمان کا صلہ اُس کو مل گیا۔ اشد ضرورت کی اِس گھڑی میں یہ مجرم اُس کے لئے بڑی حوصلہ افزائی اور برکت کا باعث ہوا۔ بعض اوقات خدا کی طرف سے تسلی اور تشفی عجیب اور غیر متوقع طور پر آتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ صلیب پر خداوند کی تضحیک اور اُس پر ٹھٹھا بازی ہوئی اِس تعلق سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟ اِس سے یسوع کے دُکھوں میں کیسے اضافہ ہوا ہوگا؟

☆۔ جب یسوع لوگوں کو اپنا مذاق اڑاتے ہوئے دیکھتا ہوگا تو آپ کے خیال میں اُسے کیسا محسوس ہوتا ہوگا؟

☆۔ آپ کے خیال میں یسوع نے اپنے ساتھ مصلوب ڈاکو سے کیا حوصلہ افزائی پائی تھی؟ اِس سے آپ کو کیا فہم حاصل ہوتا ہے کہ خدا کیسے لوگوں کو استعمال کر سکتا ہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ جس طور سے وہ آپ کے لئے تضحیک، دُکھ اور رسوائی برداشت کرنے کے لئے تیار ہوا اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔ یسوع کی پیروی کی خاطر ہر اُس تضحیک اور رسوائی کو برداشت کرنے کیلئے خداوند سے حوصلہ اور قوت مانگیں جو آپ کو درپیش ہے۔

☆۔ خدا باپ کا شکر کریں کہ وہ صلیب پر مصلوب ڈاکو کو بھی یسوع کیلئے باعث برکت ہونے کے لئے استعمال کر سکتا تھا۔ اُس کا شکر کریں کہ وہ آپ کو بھی استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

باب 39

صلیب پر (حصہ دوئم)

متی 27:45-50 مرقس 15:33-37 لوقا 23:44-46 پڑھیں

مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ تیسرا گھنٹہ تھا (صبح 9 بجے کا وقت) جب یہودیوں نے ہمارے خداوند کو مصلوب کر دیا۔ اب اُنہیں صلیب پر 3 گھنٹے ہو چکے تھے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ چھٹے گھنٹے (دوپہر) سے نویں گھنٹے (سہ پہر) تک زمین پر تاریکی چھائی رہی۔ چھٹا گھنٹہ دوپہر کا وقت ہوتا ہے۔ اسی وقت سورج پوری آب وتاب کے ساتھ چمکتا ہے۔ پورے ملک میں اندھیرا چھا گیا۔ خدا اُس تاریکی کے وسیلہ سے کلام کر رہا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ اُس بھیانک کام پر زمین بھی نوحہ کناں تھی۔ مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ اُسی گھڑی ہیکل کا پردہ بھی پھٹ کر دو حصے ہو گیا۔ یہ وہ پردہ تھا جو لوگوں کو پاک ترین مقام سے الگ کرتا تھا جہاں پر خدا کی حضوری ظاہر ہوا کرتی تھی۔ صرف سردار کاہن سال میں ایک مرتبہ پردے کے اندر خدا کی حضوری میں جا سکتا تھا۔

جب خداوند نے اپنی جان دے دی تو خدا اور انسان کے درمیان جدائی کی دیوار گر گئی۔ خدا نے اُس پردے کو پھاڑ ڈالا۔ کیوں کہ انسان کے گناہ کی قیمت چکا دی گئی تھی۔ اب گناہ کوئی رکاوٹ نہ رہا۔ خداوند یسوع مسیح کی موت کے سبب سے، اب لوگ براہ راست خدا کی حضوری میں داخل ہو سکتے تھے۔

یوں لگتا ہے جیسے ملک میں چھا جانے والی تاریکی اُس بھیانک کام کو ظاہر کر رہی تھی جو واقع ہو چکا تھا۔ دُنیا کی تاریخ میں یہ ایک تاریک گھڑی تھی۔ بنی نوع انسان اپنے خدا کے خلاف زندگی بسر کرتے رہے۔ اُنہوں نے اپنے دل اپنے نجات دہندہ کے لئے سخت کر لئے تھے۔ ہیکل میں پھٹنے والا پردہ اُس بھلائی کو ظاہر کرتا ہے جو تاریکی سے پیدا ہوئی تھی۔ خدا باپ میں یہ قدرت تھی کہ وہ دُنیا کے تاریک دن کو ایک بہت بڑی برکت میں تبدیل کر دے۔ مخلوق کے بھیانک گناہ کے وسیلہ سے خدا نے دُنیا کی نجات کا انتظام کر دیا۔ وہ آپ کے گناہوں اور ناکامیوں کو لے کر اپنے مقصد کی تکمیل کر سکتا ہے۔ نویں گھنٹے (لگ بھگ، سہ پہر 3 بجے) خداوند یسوع نے بلند آواز سے پکارا۔ ''الوہی الوہی لما شبقتنی؟'' (متی 27:46) متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ اس فقرے کا معنی ہے۔ ''اے میرے خدا، اَے میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟'' اُس لمحہ آسمانی باپ نے

بھی اپنے بیٹے سے منہ موڑ لیا۔خدا سے علیحدگی بہت دردناک تھی۔خداوند یسوع مسیح نے تو اپنے باپ کے ساتھ مسلسل رابطے اور گفتگو کرتے ہوئے زندگی بسر کی تھی۔لیکن اب بالکل خاموشی تھی۔خدا کی حضوری اور اُس کا اطمینان جاتا رہا۔صرف اور صرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

ہمارے لئے اِس بات کو سمجھنا بہت اہم ہے کہ خداوند یسوع نے کس طرح اِس ترکِ رفاقت (رفاقت کا ٹوٹ جانا) کو برداشت کیا ہوگا۔اگرچہ اب اُنہیں آسمانی باپ کی آواز سنائی دے رہی تھی اور نہ اُس کی حضوری محسوس ہو رہی تھی تو بھی اُس نے اپنی روح اُس کے ہاتھوں میں سونپ دی۔اِس کے ساتھ ہی خداوند نے جان دے دی۔اُس نے اُس وقت جان دی جب اُسے آسمانی باپ کی حضوری محسوس نہیں ہو رہی تھی۔اُنہوں نے اُس وقت جان دی جب آسمانی باپ نے بھی اُس سے منہ موڑ لیا تھا۔یہ کیسی دردناک موت تھی! جسمانی دُکھ درد اور جان کنی کی حالت ایک چیز ہے لیکن یہ تو اِس سے بھی کہیں دردناک صورتحال تھی۔

مجھے یقین ہے کہ کچھ ایسی کلیسیائیں بھی ہیں جن میں سے خدا کی حضوری اُٹھ چکی ہے۔میں اِس بات پر بھی ایمان رکھتا ہوں کہ ہماری زندگی میں بھی کچھ ایسے اوقات آتے ہیں جب کسی نہ کسی وجہ سے ہماری زندگی میں سے بھی خدا کی حضوری جاتی رہتی ہے۔بعض اوقات گناہ کے سبب سے بھی خدا کی حضوری ختم ہو جاتی ہے۔بعض اوقات خداوند ہمیں کوئی اہم سبق سکھانے کے لئے بھی ایسا کرتا ہے۔ایسے وقتوں میں ہم خدا کی طرف سے کوئی آواز نہیں سنتے۔یوں لگتا ہے کہ جیسے خدا بہت دُور ہے اور ہماری دُعاؤں کا جواب نہیں آ رہا۔ہمیں اپنی خدمت میں بھی کمزوری اور ناتوانائی محسوس ہوتی ہے۔اور یوں لگتا ہے جیسے ہماری دُعائیں اور پرستش، سب خالی خالی سا ہے۔دُکھ اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ بہت سے ایماندار اسی حالت پر مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔اکثر کلیسیائیں ایسی ہیں جہاں پر اُن کے درمیان خدا کی حضوری اور اُس کی قدرت کا کوئی احساس نہیں اور وہ اُس کے بغیر ہی کام چلا رہے ہیں۔بعض اوقات تو اُنہیں اِس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ خدا اُن سے الگ ہو گیا ہے۔اِس بات کو سمجھیں کہ ہم یہاں پر نجات کی بات نہیں کر رہے۔ہماری نجات محفوظ ہے۔ہو سکتا ہے کہ خدا کچھ وقت کے لئے اپنی حضوری اپنے بچوں سے الگ کر لے۔خداوند یسوع آسمانی باپ سے رفاقت منقطع ہونے پر رنجیدہ ہو گئے۔خدا کے ساتھ اُس کی رفاقت اُس کی زندگی کا گہرا حصہ تھی، یہی وجہ ہے کہ وہ اَفسردہ اور رنجیدہ ہو گئے۔کیا ہم بھی ایسی ہی افسردگی اور غم محسوس کر سکتے ہیں؟

وہ جو صلیب کے پاس ہی موجود تھے اُنہوں نے دیکھا کہ خداوند یسوع اپنے باپ کو پکار رہا ہے۔لیکن وہ سمجھے کہ

وہ ایلیاہ کو پکار رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اُنہوں نے سوچا ہو کہ وہ کسی وہم میں مبتلا ہو گیا ہے۔ جو وہاں پر موجو دتھے اُن میں سے ایک کو اُس پر ترس آ گیا اور اُس نے سپنج کو سرکہ میں بھگو کر اُسے پینے کے لئے پیش کیا۔ جبکہ دوسرے لوگ وہاں کھڑے اُس کا مذاق اڑاتے رہے۔ وہ کہنے لگے دیکھتے ہیں کہ ایلیاہ اُس کو بچانے کے لئے آتا ہے یا نہیں۔ ایلیاہ اُس کی مدد کے لئے نہ آیا۔ خداوند یسوع نے اپنی جان قربان کر دی اور وہ مر گئے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ یہاں پر ہم زمین پر چھائی تاریکی کی تصویر اور ایک ایسا پردہ دیکھتے ہیں جو پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا، خدا عظیم بھلائی کے لئے بھیانک حالات کو بھی استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے، اِس تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ کیا آپ نے کبھی اِس طرح سے محسوس کیا ہے کہ خدا آپ سے دستبردار ہو گیا ہے؟ کیا آپ کو کبھی خاموشی کے دور سے گزرنا پڑا ہے؟ یسوع ایسے حالات و واقعات سے کیسے نبردآزما ہوا؟ اِس تعلق سے ہمیں یہاں پر کیا سیکھنے کو ملتا ہے؟

☆۔ کیا آپ کی زندگی اور کلیسیا میں خدا کی حضوری کا کوئی ثبوت موجود ہے؟

☆۔ کیا آپ کا گناہ خدا کی حضوری اور اُس کی قدرت کے دُور ہونے کا سبب بن سکتا ہے؟ کیا ہوسکتا ہے کہ آپ ایک ایماندار بھی ہوں اور خدا کی رفاقت اور پُرقدرت حضوری آپ کے ساتھ نہ رہے؟

چند ایک دُعائیہ نکات

☆۔ خدا سے درخواست کریں کہ آپ کی زندگی اور جماعت میں اُس کی گہری حضوری کا تجربہ کرنے کے لئے آپ میں ایک جلتی ہوئی خواہش پیدا کرے۔

☆۔ خدا کا شکر کریں کہ اُس نے ہماری خاطر ایسا تجربہ کیا کہ باپ نے اُسے چھوڑ دیا۔

☆۔ خدا سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں جب گناہ اور بغاوت کی ہٹ دھرمی کے باعث آپ نے اُس کی حضوری کو اپنے سے دُور کیا۔

☆۔ خداوند کے شکر گزار ہوں کہ اگرچہ ہم ہر وقت اُس کی حضوری کا تجربہ نہیں بھی کر سکتے تو بھی ہم اُس کی صداقت اور وفاداری میں پُراعتماد رہتے ہیں۔

باب 40

مسیح کی موت کے بعد کے واقعات

متی 27:51-56 مرقس 15:38-41 لوقا 23:47-49 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح کو مصلوب کردیا گیا تھا۔ عین اُس وقت ہیکل کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ (متی 27:51) یہ پردہ پاک ترین مقام کو ہیکل کے دوسرے حصہ سے الگ کرتا تھا۔ اور کوئی نہیں صرف اور صرف سردار کاہن ہی پاک ترین مقام میں داخل ہوسکتا تھا۔ یہاں پر ہی خدا کی خاص حضوری ظاہر ہوا کرتی تھی۔ یہ جدائی گناہ کے باعث تھی۔

خدا کے قہر و غضب کو ختم کرنے کے لئے کاہن با قاعدگی سے بیل، بکرے اور برّے قربان کیا کرتے تھے لیکن یہ جدائی ختم نہ ہوسکی۔ عبرانیوں کا مصنف ہمیں بتاتا ہے۔

''بلکہ وہ قربانیاں سال بہ سال گناہوں کو یاد دلاتی ہیں۔ کیوں کہ ممکن نہیں کہ بیلوں اور بکروں کا خون گناہوں کو دُور کرے۔'' (عبرانیوں 10:3-4)

اچھی سے اچھی قربانی بھی عارضی فائدہ دیتی تھی۔ گناہ کے فدیہ کی مکمل ادائیگی کی ضرورت وہیں کی وہیں رہتی تھی۔ جانوروں کا خون انسان کے دل کو تبدیل نہیں کرسکتا تھا۔ اگرچہ ہزاروں جانور قربان ہو چکے تھے تو بھی بنی نوع انسان خدا سے الگ زندگی بسر کر رہے تھے۔

جب خداوند یسوع مسیح نے گناہ کے فدیہ کے لئے اپنی جان قربان کی تو خدا کے تمام تقاضے پورے ہو گئے۔ دیگر تمام قربانیاں نامکمل تھیں۔ صرف اور صرف خداوند یسوع مسیح نے ہی کامل زندگی بسر کی۔ اُس کی قربانی گناہ آلودہ نہ تھی۔ خدا کے تمام قانونی تقاضے پورے ہو گئے خدا نے اِس بات کا اظہار اُس پردہ کو پھاڑ کر کیا جو خدا اور اُس کی مخلوق کے درمیان ایک جدائی کی علامت تھا۔

جس طور سے پردہ پھٹا اُس کی بھی اپنی ایک اہمیت ہے۔ پردہ اُوپر سے پھٹا، اِس کا مطلب ہے کہ خدا نے ابتدائی طور پر ایک قدم اُٹھایا اور گناہ کے کفارے کے لئے پیش رفت کی۔ پردے کو پھاڑنے سے خدا یہ اعلان کر رہا تھا کہ اب جدائی ختم ہوگئی ہے۔ وہ سب لوگ جو یسوع کی قربانی کو قبول کرتے ہیں بلاخوف و خطر خدا کی

حضوری میں داخل ہو سکتے ہیں۔ وہ سب جو خُداوند یسوع مسیح کی قربانی کے وسیلہ سے خدا باپ کے پاس آتے ہیں اُن سب کو قبول کر کے آسمانی باپ خوش ہوتے ہیں۔ خداوند کی قربانی نے اُن کے گناہ کی تلافی کر دی ہے۔ اور خدا اور اُس کے لوگوں کے درمیان حائل رکاوٹ ختم ہوگئی۔ جب خداوند یسوع مسیح نے ہمارے لئے جان دی تو پردے کا پھٹنا ایک زبردست نشانی ہے کہ اُس دن ہمارے لئے کیسا بڑا کام ہوا۔

اُس روز کچھ اور بھی نشانات واقع ہوئے۔ متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ جب یسوع نے اپنی جان دی تو زمین لرز گئی۔ اِس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں تھی کہ ایک زبردست اور اہم کام ہوا ہے۔ حتیٰ کہ زمین نے بھی اپنے خالق کی موت کے اثر کو محسوس کیا۔

جب زمین لرزی تو قبریں کھل پڑی اور بہت سے مقدسین کے بدن قبروں سے باہر آ گئے اور وہ دوبارہ زندہ ہو گئے۔ یہ لوگ قبروں سے باہر آ گئے اور یروشلیم شہر میں بہتوں کو دکھائی بھی دیئے۔ یہ معاملہ بہت پچیدہ اور اہم ہے۔ یہ مُردوں میں سے زندہ ہو جانے والے لوگ کون تھے؟ یہ حوالہ تو ہمیں یہی بتاتا ہے کہ وہ مقدسین تھے۔ یہ عہدِ عتیق کے مقدسین تھے جو مر چکے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو مسیح کی آمد کے منتظر تھے۔

یہ مُردوں میں سے کیوں زندہ ہوئے؟ اگر چہ یہ حوالہ تو ہمیں واضح طور پر نہیں بتاتا لیکن بات بالکل واضح ہے کہ اُن کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے سے دُنیا پر کچھ ثابت ہو گیا۔ سب سے پہلی بات تو یہ ثابت ہوگئی کہ یسوع کی موت کوئی عام موت نہ تھی۔ اُس کی موت نے لوگوں کو قبروں میں سے زندہ کر دیا۔ اِس سے پوری دُنیا کو یہ ثبوت مل گیا کہ یسوع بے گناہ تھا اور اُس کی موت سے ایک اہم کام ہو گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اِس طرح سے مُردوں کے جی اُٹھنے سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ موت کا زور ختم ہو گیا ہے۔ خداوند یسوع کے صلیبی کام اور موت کے وسیلہ سے موت مغلوب ہو چکی تھی۔ اب اُس پرانے دشمن کا اُن لوگوں پر کوئی زور اور اختیار قائم نہ رہا جو یسوع مسیح پر توکل اور بھروسہ رکھتے ہیں۔ اِن مردوں اور عورتوں کو مُردوں میں سے زندہ ہو کر یروشلیم کی گلیوں اور بازاروں میں چلنے پھرنے کا موقع دے کر خداوند یہ ظاہر کر رہے تھے کہ یسوع کی موت لوگوں کے لئے باعثِ حیات ہوگی۔

جب صوبہ دار اور صلیب کے پاس کھڑے سپاہیوں نے وہ سب کچھ دیکھا تو وہ خوفزدہ ہو گئے۔ صلیب کے ارد گرد ہونے والے واقعات بہت زبردست نشان تھے کہ یسوع واقعی وہی شخص ہے جو اُس نے کہا تھا کہ وہ ہے (خدا کا بیٹا)۔

وہ پکار اُٹھے، ''یقیناً وہ خدا کا بیٹا تھا۔'' (متی 54:27)

ہم اِس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ محافظ کیوں کر خوفزدہ ہو گئے تھے۔ اُنہوں نے تو یسوع کا تمسخر اڑایا تھا۔ اُس کی تذلیل کی تھی۔ وہی اُس کی موت کے ذمہ دار تھے۔ ظاہر ہونے والے نشانات نے روز روشن کی طرح اُن پر یہ ثابت کر دیا کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا ہے۔ اُنہیں اِس بات کا علم ہو چکا تھا کہ جو کچھ اُنہوں نے کیا ہے اُس کی بنا پر اَب وہ خدا کے غضب کے نیچے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح کے پیروکار صلیب سے ذرا تھوڑا دُور ہٹ کر کھڑے ہوئے تھے۔ وہ بھی اُس کے پیچھے پیچھے آئے اور کوشش کی کہ اُس دُکھ کی گھڑی میں جو کر سکتے ہیں کریں۔ جو کچھ ہوا تھا اُس پر غم سے نڈھال اور بے بس کھڑے تھے۔ اُنہیں اِن سب ہونے والے واقعات کا کوئی فہم و ادراک حاصل نہ تھا۔ وہ حیران اور پریشان تھے اور کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کریں تو کیا کریں۔ اُنہیں کیا معلوم کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے لیکن فی الحقیقت اُس روز ایک عظیم کام ہوا تھا۔ آسمان اور زمین پر اُس کے اثرات محسوس کئے۔ ہیکل کا پردہ ایک پُراسرار انداز میں اُوپر سے نیچے کی طرف پھٹ گیا تھا۔ مُردے زندہ ہو گئے۔ وہ لوگ جو یسوع مسیح پر ایمان نہیں رکھتے تھے سارے حالات اور واقعات اور صورتحال کو دیکھ کر اُس کے مرنے کے بعد اُس کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گئے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆ ۔خداوند یسوع مسیح کی موت نے ایسا کون سا کام سرانجام دے دیا جو بکروں، بیلوں اور برّوں کی موت نہ کر سکی۔

☆ ۔اِس حقیقت سے آپ کی کس طرح حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ یسوع کے مرنے سے عہدِ عتیق کے مقدسین مُردوں میں سے جی اُٹھے؟ اِس سے ہمیں کیا اُمید حاصل ہوتی ہے؟

☆ ۔آپ کو صلیب کے نیچے کھڑے ہوئے سپاہیوں سے کیا تنبیہ حاصل ہوتی ہے جنہیں بالاخر اِس بات کا احساس ہو گیا کہ اُنہوں نے مسیح کو بے سبب قتل کر دیا ہے؟ وہ لوگ جو آمدِ ثانی کے وقت یسوع کو دیکھیں گے کیا اُن کے پاس اِن سپاہیوں کی طرح توبہ کرنے کا دوسرا موقع ہوگا؟

چند ایک اہم دُعائیہ نکات

☆ ۔خداوند یسوع مسیح کی موت کے وقت رونما ہونے والے نشانات کے لئے خدا کا شکر ادا کریں جو صلیب پر یسوع کے کام کے لئے آسمانی باپ کی منظوری کو ظاہر کرتے ہیں۔

☆ ۔خداوند سے اِس بات کا یقین رکھنے کیلئے ایمان مانگیں کہ اگرچہ آپ کو سمجھ بھی نہ آئے کہ آپ کے اِردگرد کیا ہو رہا ہے تو بھی خدا کام کر رہا ہوتا ہے۔

☆ ۔چند لمحات کے لئے دُعا کریں کہ خدا ایسے لوگوں کی آنکھیں کھول دے جو صلیب کے نیچے کھڑے سپاہیوں کی مانند ہیں، جنہوں نے نجات کی واحد اُمید کو رد کر دیا۔

باب 41

خداوند یسوع مسیح کی تدفین

متی 27:57-61 ☆ مرقس 15:42-47 ☆ لوقا 23:50-56 پڑھیں

پچھلے باب میں ہم نے دیکھا کہ جب مسیح صلیب پر تھے تو کیسے اُس ملک میں تاریکی چھا گئی اور زمین لرز اُٹھی۔ ہیکل کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ گیا اور عہدِ عتیق کے مقدسین قبروں میں سے نکل آئے اور یروشلیم میں بہتوں کو دکھائی دیئے۔ یہ سب کچھ زبردست نشانات تھے جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ دُنیا کی تاریخ کا ایک تبدیل ہوتا ہوا دَور تھا۔

اَب یہودیوں کو سبت سے پہلے یسوع کی لاش کو صلیب پر سے اُتارنا تھا۔ جب شام ہوئی تو یوسف نام کے ایک اَمیر شخص نے جس کا تعلق اَرمتیاہ کے علاقہ سے تھا پیلاطس کے پاس آکر یسوع کی لاش مانگی۔ ہمیں اَریمتاہ کے یوسف کے تعلق سے کئی ایک باتیں سمجھنے کی ضرورت ہیں۔

غور کریں کہ متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ خداوند یسوع مسیح کا شاگرد تھا۔ اور ایک یہودی شہر ارمتیاہ کا رہائشی تھا۔ اِس علاقہ میں اُس کا بڑا اثر ورسوخ تھا۔ مرقس 14:43 ہمیں بتاتا ہے کہ وہ کونسل کا رُکن تھا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ اُسی کونسل کا رُکن ہو جس نے یسوع کو صلیب دینے کا مطالبہ کیا ہو۔ لوقا 23:50 بیان کرتا ہے کہ وہ یسوع کو صلیب دینے پر متفق نہیں تھا لیکن وہ اُسے رکوانے کے لئے بھی کچھ نہ کرسکتا تھا۔ خداوند یسوع کا شاگرد ہوتے ہوئے، مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ خدا کی بادشاہی کا منتظر تھا۔ (مرقس 15:43) مقدس لوقا ہمیں مزید بتاتے ہیں کہ وہ راستبازی کی زندگی بسر کرتا تھا۔ (لوقا 23:50)

یوسف نے اپنے اثر ورسوخ کی بنا پر پیلاطس سے یسوع کی لاش مانگی۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ اُس نے بڑی جرأت سے پیلاطس کے پاس جا کر یسوع کی لاش مانگی۔ (مرقس 15:43) اِس سے ہمیں اِس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ایسا کرنا یوسف کے لئے خطرے سے خالی نہیں تھا، پیلاطس کے جواب سے ہمیں یہ فہم وادراک حاصل ہوتا ہے کہ یوسف کو رومی اربابِ اختیار کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ بلکہ یہودی کونسل کے اراکین کی طرف سے خطرہ تھا۔ اُنہوں نے ہی تو یسوع کو گرفتار کیا اور اُس پر فردِ جرم عائد کی تھی۔ یسوع کے

معاونین اور ہمدردانہیں ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے۔ یوسف یسوع کی لاش کی فکر کر کے اپنی جان کو خطرے میں ڈال رہا تھا۔ تو بھی وہ ایسا کرنے کے لئے بخوشی اور رضا بالکل تیار تھا۔ اُس نے اپنے دل میں خداوند کے لئے بڑی عقیدت اور محبت رکھتے ہوئے ایسا کیا۔

پیلاطس کو بہت حیرت ہوئی کہ یسوع کو مرے ہوئے کچھ وقت گزر چکا ہے۔ پیلاطس نے یسوع کی لاش یوسف کو دینے سے قبل صوبہ دار سے یسوع کی موت کی تصدیق کی۔ یہ ایک اہم حقیقت ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی موت کی تصدیق پیلاطس اور صوبہ دار نے کی۔ کوئی اَب یہ نہیں کہہ سکتا کہ یسوع کو زندہ ہی صلیب پر سے اُتار لیا گیا تھا۔ اُس نے ہی تو قبر کو بند کرنے کے لئے اُس پر پتھر لڑھکا دینے کا حکم کیا تھا۔

وہ خواتین جو یوسف کے پیچھے پیچھے صلیب تک آئیں تاکہ دیکھیں کہ کہاں پر یسوع کی لاش کو رکھتے ہیں۔ اِس سے ہمیں اِس بات کا علم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ بہت خفیہ طور پر کیا گیا تھا۔ جب عورتوں نے یہ دریافت کرلیا کہ یسوع کی قبر کہاں پر ہے تو پھر اُنہوں نے گھر جا کر یسوع کی لاش کے لئے خوشبودار چیزیں تیار کیئے۔ چونکہ یہ دن سبت کا تھا اِس لئے اُنہوں نے اِس غرض سے آرام کیا کہ وہ اگلے دن قبر پر خوشبودار چیزیں لے کر جائیں گی۔

یہاں پر اِس حقیقت اور ثبوت کو واضح طور پر دیکھیں کہ یسوع مر چکا بلکہ قبر میں بھی رکھا جا چکا تھا۔ اب یسوع کی موت کے تعلق سے کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ تھی۔ رومی افسر نے اُس کی تصدیق کر دی تھی۔ پیلاطس نے بھی خصوصی طور پر صوبہ دار سے یسوع کی موت کی تصدیق کرنے کے لئے کہا۔ صوبہ دار نے پیلاطس کو اِس بات کی یقین دہانی کرادی کہ یسوع مر چکا ہے۔ یوسف کو بھی یقین ہوگیا کہ یسوع مر چکا ہے۔ اگر وہ مرا نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی اُس کو قبر میں رکھ کر اُس پر رومی مہر ثبت نہ کرتے۔ اگر یوسف کو معلوم ہوتا کہ یسوع زندہ ہے تو پھر وہ ضرور اُس کی خدمت مدارت کا سوچتا۔ یوسف کو معلوم تھا کہ وہ مر چکا ہے۔ پس اُس نے اُسے لے کر قبر میں رکھا اور اپنے گھر چلا گیا۔

اناجیل کے مصنفین ہم پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں کرنا چاہتے ہیں کہ واقعی یسوع موا تھا۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اِس صداقت کی تردید کرتے اور یہ وضاحت کرتے ہیں کہ یسوع فی الحقیقت صلیب پر نہیں موا تھا۔ لیکن یہاں پر شواہد بہت واضح ہیں اور ہر طرح کے شک وشبہات سے بالاتر بھی۔ یسوع نے صلیب پر اپنی جان قربان کی۔ ہم اُس کی موت اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے سے اپنی اُمیدیں وابستہ کرسکتے ہیں۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆ ۔اِس حوالہ میں اِس بات کا کیا ثبوت ملتا ہے کہ یسوع واقعی مر گیا تھا؟
☆ ۔ہمارے لئے اِس بات کو جاننے کی کیا اہمیت ہے کہ یسوع واقعی مر گیا تھا؟
☆ ۔یسوع کی لاش مانگ کر ارمتیاہ کے یوسف نے کیا خطرہ مول لیا تھا؟
☆ ۔یسوع مر گیا اور پھر مُردوں میں سے جی اُٹھا، اِس حقیقت سے آپ کو کیا اُمید حاصل ہوتی ہے؟

چند ایک اہم دُعائیہ نکات

☆ ۔خداوند کا شکر کریں کہ وہ مُردوں میں سے زندہ ہوا۔ اِس اُمید کے لئے بھی اُس کا شکر کریں جو اُس کی موت شخصی طور پر آپ کو دیتی ہے۔
☆ ۔خواہ دوسرے کچھ بھی کہیں، یوسف کی مانند کھڑے ہو جانے اور قائم رہنے کے لئے خداوند سے جرأت اور دلیری مانگیں۔
☆ ۔خداوند کے حضور شکرگزاری کی قربانی گزرانیں کہ موت مغلوب ہو چکی ہے، اُس کا شکر کریں کہ اُس کے صلیب پر سرانجام دیئے گئے کام کی وجہ سے آپ کو بھی ایک زندگی بخش اُمید ملی ہے۔

باب 42

قبر پر پہرا

متی 27:62-66 پڑھیں

جیسا کہ ہم نے پچھلے باب میں دیکھا کہ اناجیل اربعہ کے مصنفین کے لئے یہ بہت ضروری تھا کہ وہ اپنے قارئین کو اِس بات کی وضاحت کرتے کہ خداوند یسوع مسیح فی الحقیقت مر گیا تھا۔ یہ انتہائی اہم تھا کیوں کہ بہت سے ایسے افراد بھی تھے جو خداوند یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی تردید کرنا چاہتے تھے۔ خداوند یسوع مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا بہت اہمیت کا حامل ہے کیوں کہ اگر خدا کا بیٹا یسوع مُردوں میں سے زندہ نہ ہوتا تو ہمارے لئے موت اور قبر پر فتح کی کیا اُمید باقی رہ جاتی؟ اگر خداوند یسوع مسیح مُردوں میں زندہ نہ کئے جاتے تو پھر ہمارے پاس اِس بات کی کیا یقین دہانی ہوتی کہ آسمانی باپ نے خداوند یسوع مسیح کی قربانی قبول کر لی ہے۔

خداوند یسوع مسیح کی لاش کے تعلق سے کچھ اور ہی من گھڑت باتیں بیان کی گئیں جو حقیقت کو بگاڑنے کی گھنونی سازش تھیں۔ بعض نے یہ کہا کہ یسوع کی لاش کو قبر میں سے چرالیا گیا تاکہ لوگوں کو اِس بات پر ایمان لانے کے لئے قائل کیا جاسکے کہ وہ مُردوں میں سے نہیں جی اُٹھا ہے۔ اِس باب میں ہم دیکھیں گے کہ خداوند یسوع مسیح کی لاش کو قبر میں سے چرانے کا کوئی امکان نہیں تھا۔

سردار کاہن اور فریسیوں کو فکر تھی کہ مسیح کی لاش کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آسکتا ہے۔ اُنہیں یاد تھا کہ یسوع نے کہا ہے کہ تین روز کے بعد وہ مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ اُن کا یہ ایمان نہیں تھا کہ یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ بلکہ اُنہیں یہ فکر تھی کہ شاگرد اُس کی لاش کو چرا کر یہ کہہ دیں گے کہ وہ مُردوں میں سے زندہ ہو گیا ہے۔ غور کریں متی 27:63 باب میں سردار کاہن اور فریسی اپنی بے اعتقادی پر ڈٹے رہے۔ اُنہوں نے خداوند یسوع مسیح کو دھوکہ باز کہا۔ اِس بات کو سمجھنا بہت مشکل لگتا ہے کہ اُن دنوں رونما ہونے والی واقعات اور ظاہر ہونے والے نشانات کے باوجود وہ اِس قدر سخت دل کیسے ہو گئے تھے۔ صوبہ دار جو صلیب کے پاس کھڑا تھا سب کچھ دیکھ کر دل شکستہ ہو گیا۔ وہ یہ پکار اُٹھا کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ اگر چہ اُس رومی سپاہی نے یسوع کو خدا

کے بیٹے کے طور پر پہچان لیا تو بھی یہ مذہبی راہنما اِس بات کو سمجھ اور تسلیم نہ کر سکے۔
پیلاطس نے یہودیوں کو قبر پر پہرا لگانے کی اجازت دی۔حتیٰ کہ اُس نے ہدایت کی تین روز تک جس قدر ممکن ہو قبر کی نگرانی کی جائے۔

سردار کاہنوں اور فریسیوں نے اُس پتھر پر مہر کردی جو قبر کے منہ پر لڑھکایا گیا تھا۔ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ وہ مہر کس قسم کی تھی لیکن کم از کم یہ مہر اس بات کو واضح کرتی ہوگی کہ اِس پتھر کو چھونا اور اِس قبر میں داخل ہونا قابل سزا جرم ہے۔اُنہوں نے قبر پر پہرے دار بھی تعینات کئے۔جب اُنہوں نے اچھی طرح اِس بات کا اطمینان کرلیا کہ اب کوئی یسوع کی لاش کو چرا نہیں سکتا،تب ہی وہ اپنے اپنے گھروں کو گئے ہوں گے۔
جب ہم اِن حقائق کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اُنہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ یسوع کی لاش کو قبر سے کسی طور پر بھی نکالا نہ جا سکے۔انسانی نکتہ نظر اور یہودیوں کے انتظام اور انصرام کے پیش نظر تو کسی طور پر بھی یسوع کی لاش کو قبر سے نہیں نکالا جا سکتا تھا۔جب اُنہوں نے یہ سب کچھ کر لیا تو اُنہیں اِس بات کا احساس ہی نہ ہوا۔کہ وہ قادرِ مطلق خدا کے ساتھ متھا لگا رہے ہیں۔اُن کی یہ ساری کاوشیں مٹی میں مل گئیں۔سردار کاہن کسی طور پر بھی خدا کے مقصد کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکے۔خدا کے قادرِ مطلق ہاتھ نے اُن کی ساری منصوبہ بندی اور کاوشوں کو ہوا میں خزاں کے پتوں کی طرح بکھیر دیا۔اُن کی ہر ایک کاوش محض خام خیالی ثابت ہوئی۔اُن کے سارے منصوبے زائل ہو گئے جیسے کوئی تنکا بھنور کی نظر ہو جاتا ہے۔
وہ خدا کے الٰہی مقاصد کی تکمیل میں مزاحم نہ ہو سکے۔اُن کی انسانی طاقت آسمان کے خدا کی ہم پلہ نہ تھی۔
اِس حوالہ سے ہمیں بڑی تقویت ملتی ہے کہ خدا انسان کی باطل کاشوں پر ہنستا ہے جو اُس کے منصوبوں کو باطل کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔تاریخ کے اوراق کھول کر دیکھیں تو ہمیں علم ہوگا کہ ہر دور میں انجیل کے دشمن اُس کی مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔مذہبی راہنما اور حکومتیں خدا کے مقصد کو ناکام بنانے کے لئے اُٹھیں۔اُنہوں نے خدا کے منصوبے کو برباد کرنے کے لئے اپنے اثر ورسوخ کو استعمال کیا۔لیکن اُنہیں بُری طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔سردار کاہنوں اور فریسیوں کی طرح کئی لوگوں نے کلیسیا کو برباد کرنے اور اُس کی ترقی میں روڑے اٹکانے کی کوشش کی۔لیکن ہر کوشش ناکام ہوئی۔اِس سے ہمیں یہ تسلی ملتی ہے۔خدا ہر صورت میں اپنے مقاصد کی تکمیل کرتا ہے۔کوئی بھی خدا اور اُس کے منصوبوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ہماری نجات محفوظ اور فتح یقینی ہے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ہمیں کیسے اِس بات کا علم ہوتا ہے کہ یسوع کی لاش کو چرایا نہیں جا سکتا تھا؟ ایسا نہ ہونے کے لئے کیا احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی تھیں؟

☆۔یہ کیوں کر اہم ہے کہ یہودیوں کو اس بات کا یقین ہو کہ کوئی بھی یسوع کی لاش کو چرا نہیں سکتا؟ اِس سے یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا کس طرح ثابت ہوا؟

☆۔آپ کو اس حقیقت سے کیا تسلی اور دلیری ملتی ہے کہ یہودی راہنما خدا کے مقصد اور منصوبے میں کسی طور پر بھی کوئی رکاوٹ پیدا نہ کر سکے؟

چند ایک اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کا شکر کریں کہ اُس نے روح القدس کے وسیلہ سے آپ کے دلوں کو نرم کیا تا کہ آپ اُس کے مقصد کو دیکھ اور سمجھ سکیں۔

☆۔خدا کا شکر کریں کہ کوئی چیز بھی خدا کے آزلی ارادوں کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔

☆۔چند لمحات کے لئے کسی ایسے شخص کے لئے دُعا کریں جو فریسیوں اور سردار کاہنوں کی طرح بے اعتقادی میں زندگی بسر کر رہا ہے۔خداوند سے شفاعت کریں کہ اُن کے دلوں کو نرم کرے۔

باب 43

قبر پر جانا

متی 28:1-8 مرقس 16:1-8 لوقا 24:1-12 پڑھیں

ہفتہ کے پہلے دن صبح سویرے مریم مگدلینی اور اُس کی دوست یعقوب کی ماں مریم اور اُس کی ایک دوست سلومی قبر پر گئیں۔ اُن کا ارادہ تھا کہ وہ یسوع کی لاش کو خوشبودار چیزیں لگائیں گی۔ کیوں کہ خداوند یسوع کی لاش کو تدفین کے لئے مناسب طور پر تیار نہیں کیا گیا تھا۔ کیوں کہ اُنہیں سبت سے پہلے مصلوب کیا گیا تھا۔

جب وہ قبر کی طرف جا رہی تھیں تو اُنہیں یہ خیال آیا کہ کون اُن کے لئے قبر سے پتھر کو ہٹائے گا تا کہ وہ اندر جا کر یسوع کی لاش کو خوشبودار چیزیں لگا سکیں۔ یہی باتیں کرتی کرتی وہ قبر تک جا پہنچی تو دیکھا کہ اُن کے سوال کا جواب پہلے ہی مل چکا ہے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ قبر پر سے پتھر تو پہلے ہی ہٹا دیا گیا ہے۔ اور قبر کا راستہ بالکل صاف ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ دیکھ کر اُن کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی ہوگی۔

متی رسول اِس ساری باتوں کی وضاحت کرتے ہیں۔ جب پہرے دار قبر کی حفاظت کر رہے تھے ایک بہت بڑا زلزلہ آیا۔ ایک فرشتہ آسمان سے اُترا اور سیدھا قبر پر گیا اور جا کر پتھر لڑھکا کر اُس پر بیٹھ گیا۔

یہ فرشتہ قابلِ دید تھا۔ متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ ''اس کی صورت بجلی کی مانند تھی۔'' جب پہرے داروں نے یہ سب کچھ دیکھا تو ''کانپ اُٹھے اور مُردہ سے ہوگئے۔'' (متی 28:4) امکان غالب ہے کہ وہ بے ہوش یا پھر خوف کے مارے بے حس و حرکت ہو گئے ہوں۔

جب یہ خواتین قبر پر پہنچیں، تو اندر جا کر ایک فرشتہ کو سفید لباس میں دیکھا۔ (مرقس 16:5) وہ عورتیں بھی ڈر گئیں لیکن فرشتہ اُن سے مخاطب ہوا تو اُن کا خوف جاتا رہا۔ اُس فرشتہ نے بتایا کہ یسوع وہاں نہیں ہے بلکہ زندہ ہو گیا ہے۔

مقدس لوقا اُس دن کا تفصیلی حال بیان کرتے ہیں۔ کہ اِن سب باتوں سے وہ عورتیں ذہنی اُلجھاؤ کا شکار ہو گئیں۔ جب وہ شش و پنج میں پڑی ہوئیں تھی تو دو فرشتے براق پوشاک پہنے اُن عورتوں کے پاس آ کھڑے

ہوئے۔ یہ عورتیں خوفزدہ ہو کر زمین تک جھک گئیں۔ اُن فرشتوں کو اِس لئے بھیجا گیا تھا تا کہ وہ یسوع کے مردوں میں سے زندہ ہونے کے واقعہ کی وضاحت کر سکیں۔ ''تم زندہ کو مُردوں میں کیوں ڈھونڈتی ہو؟'' یہ وہ بات تھی جو لوقا 24:5 میں فرشتوں نے عورتوں سے کہی۔ پھر فرشتوں نے اُن عورتوں کو یسوع کی باتیں یاد دلائی جو اُس نے اُن سے کہیں تھیں۔ خداوند نے اُن سے کہا تھا کہ وہ گنہگاروں کے حوالہ کیا جائے گا اور وہ تیسرے دن مُردوں میں سے زندہ ہو جائے گا۔ لوقا 24:8 میں انجیل کا مصنف ہمیں بتاتا ہے کہ جب فرشتوں نے اُن عورتوں کو یسوع کی باتیں یاد دلائیں تو اُن کے ذہن میں وہ باتیں تازہ ہو گئیں۔ جب یسوع زندہ تھا تو اُنہوں نے اُس کی باتیں سنیں تھیں۔ لیکن جب تک وہ مُردوں میں سے زندہ نہ ہو گیا اُس وقت تک اُنہیں یسوع کی باتوں کی بالکل سمجھ نہ آئی۔

فرشتوں نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ اُس کے شاگردوں کو بتائیں کہ وہ اُن سے پہلے گلیل کو جائے گا۔ خوشی اور خوف کے ملے جلے جذبات کی ساتھ وہ دَوڑ کر شاگردوں کو سارا واقعہ بتانے کے لئے چلی گئیں۔

یہ بات دلچسپی کی حامل ہے کہ اُنہوں نے کبھی بھی یسوع کی لاش کو خوشبوئیں نہ لگائی۔ مرقس 14 باب میں ہم اُس عورت کی کہانی پڑھتے ہیں جو شمعون کوڑھی کے گھر پر جٹا ماسی کا بیش قیمت خالص عطر سنگ مرمر کے عطردان میں لے کر آئی تھی۔ اُس نے عطردان توڑ کر یسوع کو اُس عطر سے مسح کیا تھا۔ اگر چہ یہ سب کچھ شاگردوں کے نزدیک تو روپے پیسے کا ضیاع تھا، لیکن خداوند نے مرقس 14:8 میں اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اُس نے یہ سب کچھ اُس کی تدفین کے لئے کیا ہے۔

جو کچھ وہ کر سکی اُس نے کیا۔ اُس نے دفن کے لئے میرے بدن پر پہلے ہی سے عطر ملا۔ (مرقس 14:8)

قبر پر جانے والی عورتوں کو یسوع کی لاش کو خوشبودار چیزیں لگانے کی ضرورت نہ تھی کیوں کہ اُن سے پہلے اُس عورت نے یہ فریضہ سرانجام دے دیا تھا جو شمعون کوڑھی کے گھر آئی تھی۔

جب واپس آ کر اُن عورتوں نے خداوند یسوع کے شاگردوں کو مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا واقعہ بتایا تو اُنہوں نے اُن عورتوں کی باتوں کا یقین نہ کیا۔ اُن شاگردوں کو اُن عورتوں کی باتیں کہانی سی معلوم ہوئیں۔ تاہم پطرس قبر پر دَوڑا گیا تا کہ از خود جا کر اس صداقت کی چھان بین کر سکے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ دوسرے شاگردوں کی بہ نسبت یسوع کو دیکھنے کے لئے زیادہ بے تاب ہو۔ یاد رہے کہ پطرس نے تین بار اپنے خداوند کا انکار کیا تھا۔

جب پطرس قبر پر پہنچا تو دیکھا کہ وہاں پر صرف اور صرف کفن ہی ہے۔ خداوند یسوع اَب کفن میں لپٹے ہوئے

نہیں تھے لوقا 12:24 ہمیں بتا تا ہے کہ پطرس نے اِس ماجرے پر بہت تعجب کیا۔ مقدس لوقا ہمیں یہ نہیں بتاتے کہ اُسے یقین ہوا بلکہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اُسے ثبوت کی ضرورت تھی۔

خدا کی قدرت ظاہر ہو چکی تھی لیکن اُس کے لوگوں کو یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے سچے واقعہ کو سمجھنے میں بہت مشکل پیش آئی۔ جو کچھ اُنہوں نے دیکھا تھا تمام انسانی منطق کے خلاف تھا۔ مذکورہ حوالہ ہمیں یہ بتا تا ہے کہ خدا ایسے طریقوں سے کام کرتا ہے جو انسانی سمجھ اور فہم سے بالاتر ہوتے ہیں۔ اِس حوالہ میں ہم شش و پنج کا شکار لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھتے ہیں۔ اُنہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کہیں اور کس بات پر ایمان رکھیں۔ جو کچھ ہوا تھا اُس کی کوئی منطقی وجہ اُن کے پاس نہیں تھی۔ ہمارے لئے سب سے زیادہ یہ بات حوصلہ افزائی کا باعث ہے کہ خدا نے ذہنی تذبذب کا شکار اُن لوگوں کے گروپ کو لے کر آنے والے سالوں میں بڑی قدرت سے استعمال کیا۔ جو بات اُن کے لئے ذہنی اُلجھن کا سبب تھی وہی بات اُن کی خدمت کی مرکزی صداقت اور بنیاد بن گئی۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ نے کبھی خود کو خدا کے معجزانہ طور پر ہونے والے کام کو منطقی انداز میں وضاحت سے بیان کرتے ہوئے پایا ہے؟ ہم کیوں شک وشبہات میں پڑ جاتے ہیں؟

☆۔یہ حوالہ ہمیں کس طرح سے اِس بات کا چیلنج دیتا اور ہمیں اِس بات کے لئے اُبھارتا ہے کہ ہم ناممکنات کے خدا پر ایمان رکھیں۔اِس بات کو سمجھنا کس طرح ہمارے اُس کے لئے زندہ رہنے پر اثر انداز ہوتا ہے؟

☆۔خداوند یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا کیوں کر اہمیت کا حامل ہے؟ اگر مسیح مُردوں میں سے نہ جی اُٹھا ہوتا تو ہمارے پاس آج کیا اُمید ہوتی؟

☆۔یہاں پر ہم پریشان حال شاگردوں کی ایک جماعت کی تصویر دیکھتے ہیں؟ تو بھی یہ وہی لوگ تھے جنہیں خدا استعمال کرنے والا تھا۔اِس حقیقت سے آپ کو تسلی ملتی ہے کہ ہم جیسے بھی کیوں نہ ہوں وہ ہمیں استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے؟

چند ایک اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کے شکرگزار ہوں کہ وہ مُردوں میں سے زندہ ہوا۔اِس اُمید کے لئے بھی اُس کی شکرگزاری کریں جو آپ کو اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے سے ملتی ہے۔

☆۔ایسے وقتوں کے لئے خداوند سے معافی مانگیں جب آپ نے اُس کی قدرت اور اُس کے کاموں کو شک کی نگاہ سے دیکھا۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اِس بات کا یقین رکھنے کیلئے ایمان بخشے کہ اُس کے نزدیک کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔اور یہ کہ اُس کی راہیں کامل ہیں خواہ ہم اُنہیں نہ بھی سمجھ پائیں۔

☆۔اِس بات کے لئے بھی اُس کی شکرگزاری کریں کہ ہم جیسے بھی ہیں وہ ہمیں استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

باب 44

خداوند یسوع مریم مگدلینی اور دیگر عورتوں پر ظاہر ہوتے ہیں

متی 28:9-10 ☆ مرقس 16:9-11 پڑھیں

جب وہ عورتیں یسوع کی لاش کو خوشبودار چیزیں لگانے کے لئے اُس کی قبر پر پہنچیں تو فرشتوں نے اُن کو بتایا کہ یسوع مُردوں میں سے زندہ ہو گیا ہے۔ اور وہ گلیلی کو جائے گا۔ اُنہوں نے اُن کو نصیحت کی کہ وہ جا کر اُسکے شاگردوں کو وہ سب کچھ بتائیں جو کچھ اُنہوں نے دیکھا ہے۔ جب عورتیں شاگردوں کو بتانے کے لئے دوڑی جا رہیں تھیں تو وہ خوشی اور خوف سے بھری ہوئی تھیں۔

متی 28:8-10 کے مطابق اُن عورتوں نے جو کچھ دیکھا وہ دوڑ کر سب کچھ شاگردوں کو بتانے کے لئے گئیں۔ خداوند یسوع از خود اُن پر ظاہر نہ ہوئے تھے۔ متی 28:10 کے مطابق یسوع نے اُن کے خوف کو بھانپ لیا اور اُن کو تسلی دی۔ یسوع کو دیکھ کر اُن عورتوں نے یسوع کے قدموں میں گر کر اُس کو سجدہ کیا۔ (متی 28:9) اُنہوں نے اِس لئے خداوند یسوع کو سجدہ کیا کیوں کہ اُنہوں نے اِس بات کو سمجھ لیا کہ یسوع واقعی خداوند ہے۔ اُس کا مُردوں میں سے زندہ ہو جانا اِس بات کا ثبوت تھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور ساری عزت، جلال، پرستش، سجدہ اور تعظیم اُسی کی ہے۔ خداوند نے اُن کے سجدے کو قبول کیا اور کہا کہ وہ شاگردوں کو بتائیں کہ وہ اُسے گلیل میں ملیں۔

شاگردوں اور عورتوں کے ردِعمل میں فرق قابلِ غور اور بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جب عورتوں نے یسوع کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کی خبر سنی تو وہ خوشی سے بھر گئیں۔ اِس کے برعکس، شاگردوں نے یہ خبر سنی تو وہ بے اعتقادی اور شک سے بھر گئے۔ کیا یہ اِسی بے اعتقادی اور شک کی وجہ سے ہی تھا کہ وہ فوری طور پر یسوع شاگردوں سے نہ ملے؟ جب بعد ازاں یسوع اُن پر ظاہر ہوئے تو اُنہیں اپنے ہاتھ اور پسلی دکھائی۔ اور اُن کی بے اعتقادی اور شک پر اُن کی سرزش کی۔ اِس کے برعکس عورتیں اگرچہ شش و پنچ کا شکار ہو گئیں تھیں تو بھی نظر آ رہا ہے کہ اُنہوں نے اُس بات کا یقین کیا جو فرشتے نے اُنہیں بتائی تھی۔ اور وہ دوڑ کر اُس خوشخبری کو سنانے چلی گئیں۔

خداوند یسوع مسیح نے یہ پیغام عورتوں کو ہی کیوں دیا کہ وہ اُس کے شاگردوں تک یہ خبر پہنچادیں؟ اِس موقع پر خداوند یسوع شاگردوں پر کیوں کر ظاہر نہ ہوئے؟ ہمیں یہاں پر واضح طور پر نہیں بتایا گیا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ اگر چہ خدا ہم میں سے ہر ایک سے شخصی طور پر کلام کرسکتا ہے، لیکن پھر بھی خدا ہم سے کلام کرنے کے لئے دوسرے لوگوں کو استعمال کرتا ہے۔ اور اپنی مرضی، مقصد اور ارادے کو اپنے لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ ہم اُس کے پیامبر اور ایلچی ہیں۔ وہ عورتیں جو یسوع کی قبر پر اُس کے بدن کے لئے عزت اور احترام کا اظہار کرنے کے لئے آئیں تھیں خدا نے اُنہی کو استعمال کرنے کے لئے چن لیا۔ ایسا بالکل نہیں کہ یہ عورتیں بہت زیادہ تعلیم یافتہ یا زیادہ اہم تھیں۔ وہ سادہ لوح عورتیں تھیں جو خداوند سے پیار کرتی تھیں اور مرنے کے بعد اُس کی لاش کے لئے بھی اظہارِ محبت اور عزت اور احترام دکھانا چاہتی تھیں۔ یقیناً خدا اُنہی لوگوں کو استعمال کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے جو اُس کی عزت اور پرستش کرتے ہیں۔ خدمت کے لئے بہترین تیاری، اعلیٰ تعلیم اور تجربہ نہیں لیکن اُس کے لئے ایسا دل انتہائی ضروری ہے جو اُس کی پرستش اور اُس کو سجدہ کرنے کی خواہش سے بھرا ہوا ہو۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ اُن عورتوں نے شاگردوں کو یہ پیغام دے دیا کہ یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ شاگرد یسوع کی موت پر نوحہ کناں تھے۔ جب مریم نے اُنہیں بتایا کہ یسوع زندہ ہے اور یہ کہ اُس نے یسوع کو دیکھا ہے۔ تو شاگردوں نے اُس کی بات کا یقین نہ کیا۔ وہ شک وشبہات سے بھر گئے۔

یسوع زندہ ہو چکا ہے، کیسے شاگردوں کو اِس بات کی سمجھ آنی تھی؟ عورتیں خوشی سے بھری ہوئیں قبر سے لوٹیں کیوں کہ واقعی اُنہوں نے اِس بات کو سچ جان لیا تھا کہ یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی اور خدمت کے دوران لوگ اُس کے پاس نشان طلب کرنے کے لئے آتے رہے۔ یہ لوگ آگے بڑھ کر ایمان لانے سے قبل ثبوت چاہتے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ اُنہوں نے کئی ایک نشانات دیکھے تو بھی وہ ایک کے بعد ایک اور نشان طلب کرنے لگتے تھے۔ خداوند نے بھی اپنے آپ کو اُن لوگوں پر ظاہر کرنا نہ چاہا۔

وہ ایمان لانے سے پہلے نشان چاہتے تھے۔ لیکن خداوند تو ایمان لانے والوں پر اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ شاگردوں کو بھی انتظار کرنا پڑا۔ یاد رکھیں، پہلے ایمان، پھر نشان۔ عورتوں نے فرشتے کی بات کا یقین کیا۔ وہ دَوڑ کر شاگردوں کو یہ بتانے کے لئے گئیں کہ یسوع زندہ ہو چکا ہے۔ اِس لئے نہیں کہ اُنہوں نے یسوع کو شخصی طور پر دیکھا تھا بلکہ اِس لئے کہ وہ ایمان لے آئیں کہ جو کچھ فرشتے نے کہا ہے وہ سچ ہے۔ جب وہ جا رہی تھیں تو خداوند راستے میں اُن پر ظاہر ہوئے۔ اگر چہ اُنہیں اِس بات کی سمجھ نہ آئی تو بھی وہ ایمان

لا کر شاگردوں کو خوشخبری سنانے چلی گئیں۔ اِس کے برعکس شاگرد ایمان لانے کے درجہ تک نہیں پہنچے تھے۔ جو کچھ اُن عورتوں نے شاگردوں کو بتایا وہ اُن باتوں کا یقین نہ کر سکے۔ اُنہیں مزید ثبوت کی ضرورت تھی۔

کیا عین ممکن ہے کہ خدا ہم پر اپنے آپ کو گہرے طور پر اِس لئے ظاہر نہیں کر پاتا کیوں ہم خداوند کو ایسا ماحول ہی مہیا نہیں کرتے جہاں پر وہ اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کر سکے؟ کیا ہو سکتا ہے کہ ہمیں نشان طلب کرنے اور دانشوروں کے طور پر توکل اور بھروسہ کرنے کے لئے ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے؟ اِس کے نتیجہ میں ہوتا یہ ہے کہ جب تک ہم پہلے اُس پر ایمان لانا نہیں سیکھ جاتے، خدا اپنی حضوری کو ہم پر سے ہٹا لیتا ہے۔ ہمارے پاس خدا کا کلام ہے، کیا ہم اُن عورتوں کی طرح اُس پر ایمان لا سکتے ہیں؟ یا پھر ہم شک و شبہات میں پڑے ہوئے اُس کی سچائیوں پر ایمان لانے سے پہلے نشان پر نشان طلب کرتے رہیں گے؟

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ یہاں پر ہم ایمان کی اہمیت کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ کیا آپ نشان طلب کرنے والوں میں سے ہیں جنہیں ایمان لانے سے پہلے کسی ثبوت کی ضرورت ہوتی ہے؟ یہ حوالہ اِس تعلق سے کیا کہتا ہے؟

☆۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم خدا کو نہیں دیکھ رہے کیوں کہ ہم نے اُس کے لئے ایمان اور توکل کی فضا پیدا نہیں کی؟

☆۔ اِس حوالہ میں موجود شاگردوں کی طرح کیا آپ نے بھی کبھی خود کو اُس کے وعدوں پر شک کرتے ہوئے پایا ہے؟ وضاحت کریں۔

چند ایک اہم دُعائیہ نکات

☆۔ اپنی زندگی میں خداوند کو کام کرنے کا موقع دینے کے لئے خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو ایمان دے۔ ☆۔ ایسے وقتوں کے لئے خدا سے معافی مانگیں جب آپ نے اُس پر توکل اور بھروسہ نہ کیا بلکہ ثبوت طلب کرتے رہے۔

☆۔ اِس بات کے لئے خداوند کے شکرگزار ہوں کہ وہ خود کو آپ پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اُس سے کہیں کہ وہ آپ کے دل کو اُس وقت بھی ایمان کے لئے کھولے خواہ آپ کو کسی بات کی سمجھ نہ آ رہی ہو۔

☆۔ خدا کا شکر کریں کہ وہ ہماری بے اعتقادی کو معاف کرتا ہے۔

باب 45

سپاہی یسوع کے جی اُٹھنے کی اطلاع دیتے ہیں

متی 28:11-15 پڑھیں

جب پہرے داروں نے فرشتے کو قبر پر دیکھا تو وہ خوفزدہ ہو کر گر پڑے۔ کیوں کہ اُنہیں معلوم تھا کہ جب فرشتے نے قبر پر سے پتھر کو ہٹا دیا ہے تو وہ ایک بڑی مشکل میں پڑ گئے ہیں۔ کیوں کہ اُنہیں قبر کی نگرانی کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اِس ذمہ داری سے غفلت برتنے پر اُنہیں رومی حکومت کے قہر و غضب کا سامنا کرنا تھا۔

جب عورتیں شاگردوں کو ملنے کے لئے جا رہی تھیں تو اُس وقت سپاہی سردار کاہنوں کو سارا ماجرہ بتانے کے لئے اُن کے پاس گئے۔ اُنہوں نے سب کچھ صاف صاف بتا دیا اور کوئی بات پوشیدہ نہ رکھی۔ ہم اِس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ رونما ہونے والے واقعہ کا اُن پر گہرا اثر ہوا، وہ اُس کو بتانے کے لئے بے چین و بے قرار ہو گئے ہوں گے۔ اُنہوں نے ایسا واقعہ پہلے کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔

جب سردار کاہنوں کے علم میں یہ سب کچھ آیا تو اُنہوں نے اِس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے بزرگوں کا اجلاس طلب کر لیا کہ اب کیا کیا جائے۔ اگر اِس رونما ہونے والے واقعہ کی خبر شاگرد پھیلا دیتے تو ہو سکتا ہے کہ سردار کاہن شک و شبہات اور شش و پنج کا شکار ہو جاتے لیکن اب یہ خبر تو سپاہی اُن کو سنا رہے تھے۔ اب صورتحال بہت مختلف تھی۔ مذہبی راہنماؤں کے لئے سپاہیوں پر اپنی طرف سے من گھڑت قصہ سنانے کا الزام لگانا آسان ہو سکتا تھا۔ وہ لاش کے گم ہو جانے کا بہانہ بنا سکتے تھے۔ تاہم یہ بات دلچسپی کی حامل ہے کہ سردار کاہنوں نے ایسی کسی بات پر توجہ نہیں دی۔ اُنہیں معلوم تھا کہ کوئی مافوق الفطرت کام ہوا ہے۔ یہ حقیقت بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ فرشتے کو دیکھنے والے صرف اور صرف یہ سپاہی نہ تھے۔ قبر پر جانے والی عورتوں نے بھی سپاہیوں کی گواہی کی تصدیق کر دی تھی۔

سردار کاہنوں اور بزرگوں کو اِس خبر کے پھیلنے کا خوف تھا۔ جو کچھ سپاہیوں نے کہا تھا اگر لوگ سن لیتے تو ملک بھر میں افراتفری پھیل جاتی تھی۔ وہ کسی طور پر بھی مسیحیوں کو یہ پیغام پھیلانے سے روک نہ پاتے۔ عام لوگوں تک

اِس خبر کے پہنچنے سے قبل اُنہیں کچھ کرنا تھا۔

سردار کاہنوں اور بزرگوں نے سپاہیوں کو بہت سا روپیہ دیا۔ اِس رشوت کے عوض سپاہیوں نے عوام الناس میں یہ خبر پھیلانا تھی کہ یسوع کے شاگرد رات کو اُن کے سوتے ہوئے آئے اور اُس کی لاش کو چرا کر لے گئے۔ اُنہیں یہ بھی کہا گیا کہ اگر یہ خبر گورنر صاحب کے کانوں تک پہنچے گی تو وہ اُن کی طرف سے بات کر لیں گے۔ شاگرد اِس بات پر متفق ہو گئے اور جیسا اُنہیں بتایا گیا تھا اُنہوں نے ویسا ہی مشہور کر دیا۔ اُس روز یہی من گھڑت کہانی یہودیوں میں پھیل گئی۔

اِس دُنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی بھی یسوع کا کلام اور اُس کام کو نہیں دیکھا جو اُس نے صلیب پر سرانجام دیا تھا۔ وہ اِس لئے بے ایمان اور بے اعتقاد ہیں کیونکہ اُنہوں نے کبھی انجیل کا پیغام ہی نہیں سنا۔ کئی ایسے بھی ہیں جنہوں نے یہ پیغام تو سنا ہے لیکن اُنہیں اِس پیغام کی سمجھ نہیں آئی کیوں کہ روح القدس نے ابھی تک اُن کے ذہنوں اور دلوں کو اِس پیغام کو سمجھنے کے لئے نہیں کھولا۔ ایک ایسا گروہ بھی ہے جو اِس پیغام کو سنتا اور سمجھتا بھی ہے تو بھی اِس پیغام کو قبول نہیں کرتا خواہ یہ پیغام کتنا بھی واضح اور شفاف کیوں نہ ہو۔ اُنہیں کئی ایک مواقع میسر آئے کہ وہ اُسے قبول کر لیں لیکن اُنہوں نے ہر بار اُس کو رد ہی کیا۔ اُنہوں نے حق بات سے منہ موڑ لیا ہے۔ ایسے لوگ صرف بے اعتقاد اور بے ایمان ہی نہیں ہوتے بلکہ حق بات کے خلاف بغاوت کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ یہ بات سردار کاہنوں اور بزرگوں پر بھی صادق آتی ہے۔ اُنہیں ہر ایک ثبوت پیش کیا گیا تو بھی اُنہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا۔ یہ ایک خطرناک حالت اور مقام ہوتا ہے۔

عبرانیوں کا مصنف حق بات کو پہچان لینے کے باوجود بغاوت میں زندگی بسر کرتے رہنے کے تعلق سے خبردار کرتا ہے۔ آئیں غور کریں کہ خدا کا بندہ یہاں پر کیا بیان کرتا ہے۔

"کیوں کہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں تو گناہوں کی کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی۔ ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے جو مخالفوں کو کھا لے گی۔"

(عبرانیوں 10:26-27)

ایسے لوگوں کے لئے کوئی معافی نہیں ہے جو اپنی نجات کی اُس واحد اُمید کو بار بار رد کر دیتے ہیں جو اُن کو پیش کی جاتی ہے۔ سردار کاہنوں نے اپنے اِرد گرد ثبوت دیکھے لیکن قطعی طور پر اُنہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ اپنی روایات اور مذہبی عقائد کا دفاع کرتے ہوئے خاک میں جا ملے۔

سپاہیوں کے تعلق سے ایک اور بات بھی بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اُنہیں خاموش رہنے کے لئے رشوت دی گئی لیکن اُنہیں اِس سچائی کے ساتھ زندگی بسر کرنا تھی جو اُس روز اُنہوں نے دیکھی تھی۔ ہر روز وہ اپنے مال و دولت میں مسرور رہتے تھے۔ لیکن اُنہیں اِس بات کا احساس بھی ہونا تھا کہ اُنہوں نے یہ دولت جھوٹ کی قیمت کے طور پر حاصل کی ہے۔ اُنہوں نے حق بیچ کر دولت کو حاصل کر لیا تھا۔ بہت سی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو ہم سچائی بیچ کر حاصل کر سکتے ہیں۔ اُن سردار کاہنوں اور بزرگوں کی طرح بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹے مذاہب اور روایات کا چناؤ کیا ہوا ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے سچائی کو جانتے ہوئے بھی اپنی شہرت اور نام بچانے کی خاطر سچائی کو قبول کرنے سے انکار کیا ہوا ہے۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے سپاہیوں کی طرح اپنی ملازمت یا روپے پیسے کو عزیز جانا ہے۔ ہم سچائی سے بھاگ نہیں سکتے۔ ایک دن ہمیں اُس سچائی کے لئے اپنے ردِعمل کے بارے میں جواب دینا پڑے گا جو اُس نے ہم پر ظاہر کر دی ہے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔ بے اعتقادی اور بغاوت میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟

☆۔ آج کون سی چیزیں ہمیں خدا کے کلام کی سچائی کو قبول کرنے سے روک رہی ہیں؟

☆۔ آج سچائی اور آپ کے درمیان کون سی بات حائل ہے؟

چند ایک اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خدا سے ایسا دل مانگیں جو خوشخبری کی باتوں کے لئے نرم اور حساس ہو۔

☆۔ کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جو حق کے خلاف بغاوت کی زندگی بسر کر رہا ہے؟ چند لمحات کے لئے دُعا کریں کہ خدا اُس کی زندگی میں سے بغاوت کے زور کو ختم کر دے۔

☆۔ خدا کا شکر کریں کہ اُس نے سچائی کیلئے آپ کے دل کو نرم کیا تا کہ آپ اُس وقت مثبت ردِعمل کا اظہار کر سکیں جب سچائی آپ پر ظاہر ہو۔

باب 46

اِماؤس کی راہ پر

مرقس 16:12-13 لوقا 24:13-35 پڑھیں

ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح خداوند یسوع مسیح قبر پر عورتوں کو دکھائی دیئے۔ خداوند یسوع مسیح اپنے باپ کے پاس جانے سے قبل کئی دوسرے لوگوں پر بھی ظاہر ہوئے تھے۔ دو شاگرد اماؤس کی راہ پر جا رہے تھے۔ (ایک قصبہ) تو خداوند اُن پر ظاہر ہوئے۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ ایک مختلف اور منفرد انداز سے اُن پر ظاہر ہوئے۔ (مرقس 16:12) خداوند اِس طور سے اُن پر ظاہر ہوئے کہ وہ اُسے پہچان نہ سکیں۔ ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ یسوع کس روپ یا کس حلیہ میں اُن پر ظاہر ہوئے۔

مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ اماؤس شہر یروشلیم سے سات میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ لوقا 24:18 سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اُس روز جو شاگرد یسوع کو ملے اُن میں سے ایک کلیپاس نام کا آدمی تھا۔ بعض لوگ اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں چونکہ یہ فسح کا وقت تھا اِس لئے کلیپاس یروشلیم میں فسح منانے کے بعد اب واپس گھر جا رہا تھا۔

چلتے چلتے کلیپاس اور اُس کے دوست نے آپس میں بات چیت شروع کر دی۔ وہ اُن باتوں کا ذکر کر رہے تھے جو اُن کے یروشلیم میں قیام کے دوران واقع ہوئیں تھیں۔ اُنہوں نے خداوند یسوع مسیح کی مصلوبیت کا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ جو کچھ اُنہوں نے دیکھا تھا وہ اُس پر بہت پریشان حال تھے۔

جب وہ اُن واقعات کا ذکر کرتے ہوئے سفر کر رہے تھے تو خداوند یسوع مسیح بھی اُن کے ساتھ آ ملے۔ مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ خداوند کو پہچاننے سے قاصر رکھے گئے تھے۔ یروشلیم میں اُس کی موت کے بعد وہ کسی طور پر بھی یسوع کو اپنے ساتھ دیکھنے کی توقع نہیں کر رہے تھے۔ یہ سب کچھ غیر متوقع تھا۔

جب خداوند یسوع مسیح کلیپاس اور اُس کے دوست کے ہمسفر بن گیا تو اُن سے پوچھنے لگا کہ تم یہ کیا باتیں کرتے ہو۔ اِس سوال کا جواب دینا اُن کے لئے آسان نہیں تھا۔ لوقا 24:17 بیان کرتا ہے کہ وہ افسرہ اور غمگین سے ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اُن کی اُمیدوں کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔

کلیپاس نے کہا۔ ''کیا تو یروشلیم میں اکیلا مسافر ہے جو نہیں جانتا کہ اِن دنوں اُس میں کیا کیا ہوا ہے۔ ؟'' (لوقا18:24) اُنہیں اِس بات پر تعجب تھا کہ اِس پردیسی نے اُن واقعات کے بارے کچھ سنا تک نہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے کلیپاس سے کہا کہ وہ سب واقعات وضاحت سے اُسے بتائے۔ کلیپاس نے اُسے بتایا کہ یہ سب کچھ یسوع ناصری کے تعلق سے ہے جو کلام اور کام میں ایک قدرت والا نبی تھا۔ اُس نے اُسے بتایا کہ کس طرح سردار کاہنوں اور حاکموں نے اُسے سزائے موت سنائی اور پھر کس طرح اُسے مصلوب کیا گیا۔ کلیپاس نے اِس بات کی وضاحت کی کہ وہ اُمید کر رہے تھے کہ وہی اسرائیل کو مخلصی بخشے گا۔ اُسے مرے ہوئے تین دن گزر چکے ہیں۔ اب اُن کی اُمید جاتی رہی ہے۔

کلیپاس نے بتایا کہ کس طرح صبح سویرے عورتیں اُس کی قبر پر گئیں اور اُس قبر کو خالی پایا۔ فرشتوں نے اُن عورتوں کو بتایا کہ وہ زندہ ہو چکا ہے۔ اُس نے یسوع کو یہ بھی بتایا کہ اُس کا ایک ساتھی بھی صبح سویرے قبر پر گیا اور قبر کو خالی پایا، لیکن کسی نے بھی یسوع کو نہیں دیکھا۔ کلیپاس اور اُس کا دوست ذہنی تذبذب کا شکار تھے۔ اُنہیں اِس بات کا قطعاً کوئی علم نہیں تھا کہ یہ سب، کچھ کیا ہوا ہے اور وہ اُن واقعات کے تعلق سے کہیں تو کیا کہیں۔

جب خداوند یسوع مسیح نے کلیپاس کی باتیں سنیں تو کلیپاس اور اُس کے دوست کو سست اعتقاد ہونے پر ڈانٹا کیوں کہ یہ سب کچھ تو پہلے ہی بتایا گیا تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے خدا کا کلام اُن کو وضاحت سے سمجھاتے ہوئے بیان کیا کہ کس طرح موسیٰ اور دیگر انبیاہ نے اُن تمام واقعات کی پہلے سے پیش گوئیاں کی ہوئی ہیں۔ جب کلیپاس اور اُس کے دوست نے اُن واقعات سے متعلق پیش گوئیاں سنیں تو اُن کی پژمردہ روح کو حیاتِ نو مل گئی۔

جب وہ اماؤس گاؤں کے قریب پہنچے۔ تو محسوس ہوا کہ یسوع وہاں سے آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ (لوقا28:24) دونوں شاگردوں نے اصرار کیا کہ وہ اُن کے ہاں قیام کرے کیوں کہ اندھیرا ہوتا جا رہا تھا۔ خداوند یسوع نے اُن کی دعوت قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ خداوند یسوع مسیح نے کیوں ظاہر کیا کہ وہ مزید سفر جاری رکھے گا؟ اگر اُسے وہاں قیام کے لئے مدعو نہ کیا جاتا تو کیا اُس نے اپنا سفر جاری رکھنا تھا؟ اگرچہ ہمارے پاس اِس سوال کا واضح جواب نہیں ہے۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ اِس اصول کا اطلاق آج بھی ہوتا ہے۔ مکاشفہ کی کتاب میں خداوند یسوع مسیح کی اِس طرح سے تصویرکشی کی گئی ہے کہ وہ دروازے پر کھڑا

ہوادروازہ کھلنے کا منتظر ہے۔(مکاشفہ 20:3)ایک بار پھر ہم اُسے اندر آنے کی دعوت کا منتظر دیکھتے ہیں۔
اماؤس کی راہ پر خدا کا روح اُن دونوں شاگردوں کو اِس بات لئے اُبھارتا رہا۔اُنہوں نے اُن عورتوں کی گواہی سنی تھی جنہوں نے خالی قبر دیکھی تھی۔اُنہوں نے یہ بھی سنا تھا کہ کس طرح پطرس قبر پر گیا اور اِس بات کی تصدیق کی کہ قبر خالی ہے اور یسوع وہاں پرنہیں ہے۔اب اُنہوں نے یہ سن لیا کہ کس طرح نبیوں نے اُن تمام واقعات کی پیش گوئیاں کی تھیں۔اِن سب حقائق کے باوجود وہ حقیقی ایمان کے نکتہ تک نہیں پہنچے تھے۔یاد رکھیں کہ صرف معلومات نجات نہیں دے سکتیں۔ہمارے سامنے دو شاگردوں کی تصویر ہے جن کے پاس تمام مطلوبہ معلومات ہیں تو بھی اُن کی آنکھیں اِس حقیقت کو پہچاننے کے لئے بند ہیں کہ یسوع اُن کے درمیان موجود ہے۔

شاگردوں کو ضرورت تھی کہ وہ یسوع کو شخصی طور پر جاننے کے لئے عقلی اور منطقی حقائق سے آگے بڑھیں۔اور اِس کے لئے اُنہیں یسوع کو اپنے ساتھ شخصی رفاقت کے مدعو کرنے کی ضرورت تھی۔ضرورت تھی کہ وہ اپنے دل اُس کے لئے کھولتے۔آپ سچائی کے بارے میں سن سکتے اور تمام شواہد کو دیکھ سکتے ہیں لیکن پھر بھی اُس کے لئے آپ کو اپنا دل کھولنا ہوگا۔جب تک آپ اپنا دل اُس کے لئے نہیں کھولیں گے اُس وقت تک وہ آپ کے پاس نہیں آئے گا۔

جب آپ اپنا دل اُس کے لئے کھولیں گے اور اُسے مدعو کریں گے تب ہی آپ اُس کی حضوری کی قربت کو جان پائیں گے۔اُسے آگے نہ بڑھنے دیں۔اُسے اِسی وقت اندر آنے کے لئے مدعو کریں۔آپ نے شواہد دیکھیں ہیں۔آپ نے کلام سنا ہے۔لیکن لازم ہے کہ آپ فیصلہ کریں۔اُسے آگے بڑھنے دیں گے یا اُسے اندر آنے کے لئے مدعو کریں گے؟

اُسے اُن کے گھر میں قیام کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔خداوند اُن کے گھر میں گئے۔وہاں پرٹھہرے۔وہ دسترخوان پر بیٹھے،خداوند یسوع مسیح نے روٹی لے کر برکت دی اور توڑ کر شاگردوں کو دینے لگا تو اُن کی آنکھیں کھل گئیں۔اور اُنہوں نے اُسے پہچان لیا۔بہت سے لوگ اپنی زندگیاں یسوع کے لئے کھولنے سے قبل نشان طلب کرتے ہیں۔اُن شاگردوں کو اُسی وقت یقین دہانی ملی جب اُنہوں نے اپنے دل اور اپنا گھر اُس کے لئے کھولا۔اگر ہم اپنا دل اُس کے لئے کھولیں تو وہ اپنا آپ ہم پر ظاہر کرے گا۔

لوقا31:24 بیان کرتا ہے کہ جونہی اُن شاگردوں نے یسوع کو پہچانا وہ اُن کی نظروں سے غائب ہوگیا۔جب

وہ شاگرد ہونے والے واقعات پر غور وخوص کر رہے تھے تو اُنہوں نے پہچانا کہ کس طرح اُن کے دل اُس وقت جوش سے بھر گئے تھے جب یسوع نے کتابِ مقدس کی پیش گوئیاں اُن پر واضح کی تھیں۔ جب خداوند کلام کی وضاحت اور تشریح کر رہے تھے تو خدا کے روح کی قدرت وہاں پر موجود تھی۔

جو کچھ اب اُن شاگردوں کے ساتھ پیش آیا تھا، اُس کے ردِ عمل کے طور پر وہ فوری طور پر اُٹھے اور یروشلیم کو لوٹ گئے۔ یاد رہے کہ اُس وقت تک تو اندھیرا چھا چکا تھا۔ لیکن اب صورتحال ایسی تھی کہ وہ دن چڑھنے کا انتظار نہیں کر سکتے تھے۔ جو کچھ اُنہوں نے دیکھا اور سنا تھا اُنہیں دوسروں کو بتانے کی ضرورت تھی۔ یروشلیم پہنچ کر وہ گیارہ شاگردوں سے ملے۔ اور جو کچھ ہوا تھا وضاحت سے بیان کیا۔

''اُنہوں نے بھی جا کر باقی لوگوں کو خبر دی مگر اُنہوں نے اُن کا بھی یقین نہ کیا۔'' (مرقس 13:16)

یوں محسوس ہوتا ہے کہ یروشلیم میں موجود شاگردوں کو اَب بھی اِس بات پر ایمان لانے میں دشواری ہو رہی تھی کہ یسوع مُردوں میں سے زندہ ہو گیا ہے۔ کیا آپ ایمان لے آئے ہیں؟ خداوند یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی تعلیم کلیسیا کے لئے آسان ثابت نہ ہوئی۔ ابتدائی کلیسیا کو اِس اہم سچائی کو سمجھنے، قبول کرنے اور اُس پر ایمان لانے کے لئے بڑی جدوجہد اور کشمکش سے گزرنا پڑا۔ مجھے اِس بات پر خوشی محسوس ہوتی ہے کہ کلام بیان کرتا ہے کہ شاگردوں کے لئے اِس سچائی پر ایمان لانا کس قدر مشکل تھا کہ یسوع زندہ ہو چکا ہے۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یسوع کے تعلق سے کسی قسم کا کوئی قصہ اور کہانی نہیں بنانا چاہتے تھے۔ وہ حقیقت اور سچائی کو جاننے کے مشتاق تھے۔ جب اُنہیں پورے طور پر خداوند یسوع مسیح کے مُردوں میں سے زندہ ہو جانے کی قائلیت ہو گئی تو پھر اُنہوں نے پورے طور پر اِس سچائی کو قبول کر لیا۔ اور اُس پر ایمان لے آئے۔ یہی تعلیم اُن کے ایمان کی بنیاد بن گئی۔ اِس سے اُنہیں ایک اُمید ملی اور کچھ دن پہلے رونما ہونے والے واقعات کا معنی اور مفہوم سمجھ آ گیا جو اُن کے لئے ذہنی تذبذب کا باعث تھے۔ آج بھی یسوع کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی صداقت پریشان حال اور ذہنی دباؤ کا شکار دُنیا کے لئے اُمید کا باعث ہوتی ہے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔آج کون سی چیز ہمیں خداوند کو دیکھنے سے روکتی ہے؟

☆۔ہمارے لئے یہ کیوں کر اہم ہے کہ ہم نہ صرف خدا کے کلام کو سنیں اور سمجھیں بلکہ اُس کے لئے اپنے دلوں کو بھی کھولیں۔کیا یسوع کے تعلق سے صرف معلومات کی بنا پر ہم نجات پا سکتے ہیں؟

☆۔کیا یہ ممکن ہے کہ ہم یسوع کے بارے میں تمام حقائق پورے طور پر جانتے ہوں تو بھی ہم اُسے شخصی طور پر نہ جانتے ہوں؟

☆۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی تعلیم اِس قدر کیوں اہم ہے؟اگر یسوع مسیح مُردوں میں سے جی نہ اُٹھتے تو آج ہم کہاں پر ہوتے؟

☆۔شاگردوں کیلئے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی صداقت کو قبول کرنا اِس قدر مشکل کیوں تھا؟یہ بات کس طرح ہم پر یہ ثابت کرتی ہے کہ یسوع کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا شاگردوں کی طرف سے ایک من گھڑت کہانی نہیں تھی؟

چند ایک اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ اماؤس کی راہ پر جاتے ہوئے شاگردوں کی طرح گہرے طور پر آپ کی آنکھیں کھول دے تاکہ آپ اُسے گہرے طور پر دیکھ سکیں۔

☆۔اِس بات کے لئے اُس کی شکرگزاری کریں کہ وہ خود کو آپ پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

☆۔اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بارے میں سچائی کے لئے خداوند کی شکرگزاری کریں،آج اِس سچائی سے ہمیں جو اُمید ملتی ہے اِس کے لئے اُس کی شکرگزاری کریں۔

☆۔کیا آپ ایسے لوگوں سے واقف ہیں جو یسوع کے بارے سب کچھ جانتے ہیں لیکن ابھی تک اُنہوں نے اپنے دل اُس کے لئے نہیں کھولے؟خداوند سے شفاعت کریں کہ وہ اُنہیں اِس نکتہ پر لائے جہاں وہ اپنے دل اور زندگیاں اُس کے لئے کھول سکیں۔

باب 47

خداوند یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتے ہیں

مرقس 14:16 ☆ لوقا 43-36:24 پڑھیں

اِس وقت تک خداوند یسوع مسیح قبر پر عورتوں اور اماؤس کی راہ پر سفر کرنے والے شاگردوں پر ظاہر ہو چکے تھے۔ جب کہ ابھی تک وہ اپنے شاگردوں پر ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ شاگردوں نے اُن لوگوں کی گواہیاں سن رکھی تھیں جنہوں نے خداوند کو دیکھا تھا۔ یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ خداوند اُن لوگوں پر سب سے پہلے ظاہر نہ ہوئے جو سب سے زیادہ اُن کے قریبی دوست تھے۔

ہمیں یہ تو نہیں بتایا گیا کہ خداوند سب سے پہلے گیارہ شاگردوں پر کیوں ظاہر نہ ہوئے، جن لوگوں نے یسوع کو دیکھا تھا شاگردوں کو اُن کی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ دوسروں نے جی اُٹھے یسوع کو دیکھ لیا تھا، پر شاگردوں نے ابھی تک اِس جلالی منظر کا نظارہ نہیں کیا تھا، اِس سے شاگردوں کے اندر کیسی کشمکش اور حسرت جوش مار رہی ہوگی!

بالآخر جب خداوند یسوع گیارہ شاگردوں پر ظاہر ہوئے تو اُس وقت وہ کھانا کھا رہے اور اِسی تعلق سے بات چیت کر رہے تھے۔ اچانک خداوند اُن کے درمیان آ موجود ہوئے۔ مقدس لوقا ہمیں بتاتے ہیں کہ شاگرد خوفزدہ ہو گئے (لوقا 36:24) حتیٰ کہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد بھی اُنہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ واقعی خداوند یسوع مسیح اُن کے درمیان آ موجود ہوئے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے اُن کی بے اعتقادی اور خوف پر اُن کو ملامت کی۔ مرقس 14:16 میں ”خداوند نے اُنہیں اُن کی بے اعتقادی اور سخت دلی پر اُن کو ملامت کی، کیوں کہ جنہوں نے جی اُٹھنے کے بعد اُسے دیکھا تھا اُنہوں نے اُن کا یقین نہ کیا تھا۔“

شاگردوں کو ابھی بہت کچھ سیکھنا تھا۔ وہ ابھی تک بے اعتقاد اور ایمان سے خالی تھے۔ لیکن خدا اُن سے دستبردار نہیں ہوا تھا۔ وہ اب بھی اُن کی زندگیوں کے لئے ایک خوبصورت مقصد اور منصوبہ رکھتا تھا۔ اُنہوں نے خدا کی بادشاہی کی وسعت کے لئے اُس کے ہاتھوں میں ایک زبردست وسیلے بننا تھا۔ یہ بات ہمارے لئے بڑی حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ کئی دفعہ ہم خدا کو پورے طور پر کام کرنے کا موقع نہیں دیتے۔ ہمارا ایمان ہمیشہ اِس

طور سے کام نہیں کر پاتا جس طور سے اُسے کرنا چاہیئے۔ہم اپنے کاموں میں اُس کی خوشنودی حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں کیوں کہ ہم آزمائشوں میں گر جاتے ہیں۔خدا کا شکر ہو جو اِس زمین پر اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ناقص خادمین کو استعمال کرتا ہے۔وہی شاگرد جنہیں بے اعتقادی اور خوف کی بنا یسوع مسیح کی طرف سے ڈانٹ پڑی تھی، وہی خدا کی بادشاہی کے لئے کام کرنے والے زبردست وسیلے بن گئے اور کلیسیا کی بنیاد رکھ دی۔ہم بھی اُن شاگردوں کی طرح خدا کے مقصد اور منصوبے کے لئے ایک وسیلہ بن سکتے ہیں۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کے ذہنوں میں موجود خوف اور شکوک پر اُن کو ڈانٹا تھا۔اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے تھے۔اُس نے اُنہیں کہا کہ وہ اُسے چھوئیں اور دیکھیں کہ اُس کا بدن ہے۔ (گوشت اور ہڈی) وہ ایک روح نہیں تھا۔یہاں پر یہ بات حیرت انگیز ہے کہ اگر چہ خداوند اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھا رہے تھے۔تو بھی وہ ایمان نہ لائے۔(لوقا24:41) مقدس لوقا بیان کرتے ہیں کہ مارے خوشی کے اُن کو یقین نہ آیا اور تعجب کرتے تھے کہ یہ کیا باتیں ہیں۔

بالفاظ دیگر جو کچھ خداوند یسوع مسیح اُن سے بیان کر رہے تھے وہ اِس قدر سچ تھا کہ اُنہیں یقین نہیں آ رہا تھا۔ گزشتہ چند دنوں سے وہ بُری خبریں ہی سنتے چلے آ رہے تھے اِس لئے وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اِس قدر زبردست سچی اور حقیقی بات بھی ہو سکتی ہے۔اُنہوں نے اُن تمام لوگوں کی گواہیاں سنی تھیں جو اُسے دیکھ کر ایمان لائے تھے۔اِدھر شاگرد تھے کہ خود دیکھنے کے باوجود بھی اُس پر ایمان نہیں لا رہے تھے۔

جب خداوند نے ان کی بے اعتقادی دیکھی تو اُن سے پوچھا کہ اُن کے پاس کچھ کھانے کو ہے۔اُنہوں نے اُسے مچھلی کھانے کو دی، اُس نے اُن کے درمیان بیٹھ کر کھانا کھایا۔اس کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ خداوند اُن پر ظاہر اور ثابت کرنا چاہتے تھے کہ جیسا وہ سمجھ رہے ہیں وہ روح نہیں ہے۔جب شاگرد اُس کی حضوری میں تھے تو وہ دیکھنے لگے کہ واقعی وہ یسوع ہے جیسا کہ وہ بیان کر رہا ہے۔جس قدر شاگرد اُس کو دیکھتے، اُسی قدر وہ قائل ہوتے چلے گئے کہ وہ یسوع ہی ہے۔اماؤس کی رہ پر جانے والے شاگرد جیسے جیسے اُس کے ساتھ چلتے گئے اور اُس کی باتیں سنتے گئے اُنہیں بھی اُس کی حضوری کے باعث خوشی اور شادمانی ملتی گئی۔اور وہ جوش سے بھرتے چلے گئے۔

اناجیل کے مصنفین کے لئے یہ بہت اہم تھا کہ وہ اس بات کو بیان کرتے کہ یسوع مُردوں میں سے جی اُٹھنے

کے بعد اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوئے تو وہ جسمانی بدن رکھتے تھے۔ خداوند یسوع نہ صرف روح میں بلکہ جسم میں بھی زندہ ہوئے تھے۔ اُس کے وجود میں گوشت اور ہڈیاں تھیں۔ شاگردوں نے اُسے چھوکر دیکھا۔ خداوند نے اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ روح ایسا نہیں کرسکتی۔

یہ حقیقت کہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد یسوع جسمانی بدن میں تھے۔ یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ مردوں میں سے زندہ ہوئے تھے۔ اب اُن کا بدن قبر میں نہیں تھا۔ وہ اب روح نہیں بلکہ ایک زندہ اور سانس لینے والا بدن رکھتے تھے۔ موت پر اُن کی فتح مکمل ہو چکی تھی۔ موت اُس کے بدن اور روح کو اپنے قبضہ میں نہ رکھ سکی۔ جس سے ظاہر ہو گیا کہ واقعی اُس نے موت پر فتح پائی ہے۔

یسوع کو مردوں میں سے زندہ ہونا ہمیں ایک اُمید بخشتا ہے۔ ہم بھی جب مُردوں میں سے زندہ ہوں گے تو محض روح نہیں بلکہ بدن بھی زندہ ہوں گے۔ جب ہم آسمان پر زندہ رہیں گے تو محض روح میں نہیں بلکہ ہمارے بدن بھی ہوں گے۔

یہ تو سچ بات ہے کہ ہمارے بدن نئے بن جائیں گے اور اُن میں گناہ کا زور ختم ہو چکا ہوگا۔ نہ بیماری، نہ کمزوری اُن بدنوں پر غالب آسکے گی۔ یہ حقیقی بدن ہوں گے۔ (1 کرنتھیوں 15:35-44)

ہمارے لئے یہ کس قدر زبردست اُمید ہے کہ خداوند یسوع مسیح نہ صرف روح میں بلکہ بدن میں بھی زندہ ہوئے ہیں۔ ہمارے پاس اَب یہ اُمید اور اعتماد ہے کہ ہم بھی اُس کی طرح مردوں میں سے زندہ ہوں گے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔خدا کس قسم کے خادمین کو استعمال کرتا ہے، اِس تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟ اِس حوالہ میں موجود شاگردوں نے کیسی کمزوریاں ظاہر کیں؟ کیا خدا کے ہاتھوں استعمال ہونے کے لئے ہمارا کامل ہونا ضروری ہے؟

☆۔خداوند کی حضوری میں ٹھہرے رہنا کس قدر اہم ہے؟ جب شاگرد یسوع کی حضوری میں ٹھہرے رہے تو اُس وقت کیا ہوا؟

☆۔یہ جاننا کیوں کر اہم ہے کہ یسوع نہ صرف روح میں بلکہ جسمانی طور پر بھی مُردوں میں سے زندہ ہوئے تھے؟ اگر یسوع جسمانی طور پر مُردوں میں سے زندہ نہ ہوتے تو اِس سے کیا فرق پڑتا تھا؟

چند ایک اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کا شکر کریں کہ وہ ایسے لوگوں کو بھی استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے جو کامل نہیں ہیں۔

☆۔خداوند سے اپنی بے اعتقادی سے شفا اور ایمان کی بڑھوتی اور ترقی کے لئے دُعا کریں۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو مزید سکھائے کہ اُس کی حضوری میں ٹھہرنے کا کیا مطلب ہے؟

☆۔خدا کا شکر کریں کہ وہ مُردوں میں سے جسمانی طور پر بھی جی اُٹھا۔خدا کا شکر کریں کہ ہم بھی مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے تاکہ نئے اور جلالی بدنوں کے ساتھ اُس کی پرستش اور عبادت کر سکیں۔

باب48

ارشادِ اعظم

متی28:16-20 ☆مرقس16:15-18 پڑھیں

خداوند یسوع مسیح 'مردوں میں سے زندہ ہونے کے بعد پہلی بار اپنے شاگردوں سے ملے ہیں۔اِس دوران اُس نے اُنہیں اُن کی بے اعتقادی پر ڈانٹا۔خداوند نے اُنہیں یاد دلایا کہ اُس نے اُن کے ہاں پیغام دینے والے بھیجے لیکن اُنہوں نے اُن کی باتوں کا یقین نہ کیا۔وہ ازخود اُن کے پاس آیا اور اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے تو بھی اُنہیں ایمان لانے میں دشواری محسوس ہوئی۔اِسی شک اور بے اعقادی پر بات چیت کرتے ہوئے خداوند نے اپنے شاگردوں کو ارشادِ اعظم دیا۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ بے اعتقادی پر بات جاری رکھتے ہوئے خداوند یسوع نے اپنے شاگردوں کو ایک بڑا حکم دیا۔متی رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ جب شاگردوں نے یسوع کو دیکھا تو اُنہوں نے اُس کو سجدہ کیا لیکن بعض نے شک بھی کیا۔(متی28:17)اِنہی شکی مزاج شاگردوں کو دُنیا میں انجیل کا پیغام لے کر جانا تھا۔وہ کامل نہیں تھے تو بھی خداوند نے اُنہیں ہی اِس خدمت کے کام کے لئے چنا۔جب وہ تابعداری سے آگے بڑھے،تو خداوند نے اُنہیں تیار کیا،اُنہیں قوت اور اختیار بخشا۔

خداوند نے اُن میں روح القدس کے وسیلہ سے کام کرتے ہوئے اُنہیں تبدیل کر دیا۔

خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار اُسے دیا گیا ہے۔وہ زمین پر غیر متنازع خداوند تھا۔آسمان بھی اُس کے اختیار سے واقف تھے۔وہ صلیب کا دُکھ اُٹھانے تک وفادار رہا اور گناہ،شیطان اور قبر پر فتح پائی۔اپنی فتوحات سے اُس نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ خداوند ہے۔خداوند یسوع مسیح کی کسی بات پر نہ تو آسمان پر اور نہ ہی زمین پر کوئی سوال اُٹھایا جا سکتا تھا۔جہنم کی کوئی قوت بھی اُس کے کلام کے خلاف کھڑی نہ ہو سکتی تھی۔جو کچھ خداوند نے کہا کوئی حکومت یا اربابِ اختیار اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

اِس اختیار کی بنا پر یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ اُنہیں اِس لئے بلا رہا ہے کہ وہ جا کر سب قوموں کو شاگرد بنائیں۔ایک شاگرد یسوع کا پیروکار ہوتا ہے۔شک و شبہات میں پڑے ہوئے شاگردوں سے یہ کہا

گیا کہ وہ جا کر سب قوموں کو شاگرد بنائیں۔خداوند اُنہیں ایک بہت بڑی ذمہ داری سونپ رہے تھے۔غور کریں کہ یسوع بہت واضح طور پر اُنہیں ایک اہم کام سرانجام دینے کی ذمہ داری سونپ رہے تھے۔اُنہیں قوموں کے درمیان جانا تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے گلیل اور یروشلیم تک اپنی خدمت کو محدود رکھا۔لیکن اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو یہ چیلنج دیا کہ وہ اِن حدود سے باہر تک جائیں۔اُنہیں پوری دُنیا کو فصل کی کٹائی کے لئے تیار کھیتوں کے طور پر دیکھنا تھا۔اُنہیں پوری دُنیا میں پیغام لے کر جانا تھا۔خداوند یہ کہنے سے اُنہیں یہ بتا رہے تھے کہ اُسے پوری دُنیا میں دلچسپی ہے۔خداوند چاہتے تھے کہ وہ اپنی سوچ کا دائرہ وسیع کریں۔ہم تصور کر سکتے ہیں کہ یسوع کے شاگردوں کو اِن باتوں سے کیسا بڑا چیلنج ملا ہوگا۔خداوند اُن کی طاقت اور حیثیت سے کہیں بڑی ذمہ داری اُنہیں سونپ رہے تھے۔ہوسکتا ہے کہ اُنہیں اِس بات کی سمجھ نہ آئی ہو کہ اُن کی زندگی میں اِس قدر بڑی خدمت اور بلاہٹ کی تکمیل کیسے ہوگی۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس کے نام سے بپتسمہ دینے کی بلاہٹ دی۔ میں شخصی طور پر بپتسمہ کو خدا اور اُس کے لوگوں کے درمیان ایک عہد کے طور پر دیکھتا ہوں۔عہد دوطرفہ وعدہ ہوتا ہے۔خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمارا خدا ہوگا، ہماری محافظت کرے گا اور ہمیں سنبھالے رہے گا۔ہم اُس سے محبت کرنے، اُس کی تابعداری کرنے اور اُس کے وفادار لوگ رہنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ایک شادی کی طرح، بپتسمہ ایک عوامی تقریب بھی ہے جو دُنیا پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ اب ہم خداوند کے ساتھ ایک خاص رشتہ میں جُڑ چکے ہیں۔وہ ہمارا خدا ہے اور ہم اُس کے لوگ ہیں۔بپتسمہ کے ذریعہ سے ہم خدا کے ساتھ اپنے تعلق، رشتے اور رفاقت کا اعلان کرتے ہیں اور اِس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اُسی کے ساتھ وفادار رہیں گے۔شاگردوں نے مسیح کی پیروی میں آنے والے لوگوں کو اِس بات کے لئے اُبھارنا تھا کہ وہ خداوند کے ساتھ اِس نئے رشتہ میں داخل ہوں اور خداوند کو اپنا منجی اور بادشاہ جانتے ہوئے اُس کے ساتھ وفادار رشتے میں قائم رہیں۔بپتسمہ اِس عہد کا عکاس ہے۔

شاگردوں کی تیسری بلاہٹ نومرید ایمانداروں کو اُن سب باتوں کی تعلیم دینا تھی جو خداوند نے اُنہیں سکھائی تھی۔اِسی طرح سے اُنہوں نے نومریدوں کو مسیح کے شاگرد بنانے کا سلسلہ جاری رکھنا تھا۔

انجیل کا پیغام سنانا اور بپتسمہ دینا بہت آسان ہے تو بھی نومریدوں کو تعلیم دینے میں ثابت قدم رہنا اتنا آسان نہیں ہے۔خداوند چاہتے تھے کہ اُس کے شاگرد اُن لوگوں کی تعلیم و تربیت کریں جو اُس کے کلام کی سچائی کو

قبول کر کے اُس کے پاس آئیں گے۔شاگردوں کے لئے اِس تعلیم کی مختلف حالتیں تھیں۔ یہ منادی، تعلیم کی صورت میں آئی۔اسی طرح یہ کلیسیاؤں میں صلاح کاری اور تنبیہ کی صورت میں بھی اُن تک پہنچی تھی۔ پولس رسول نے خاص طور پر کلیسیاؤں کو خطوط لکھنے کا انتخاب کیا۔اِس وسیلہ سے اُس نے کلیسیاؤں کو یسوع کی باتوں کے بارے میں صلاح اور ہدایات دی۔

اُس وقت تو شاگردوں کو اِس بات کا اندازہ اور فہم حاصل نہ ہوا کہ وہ اپنے اِردگرد کی دُنیا پر یسوع نام کے وسیلہ سے کس حد تک اثر پذیر ہو سکتے ہیں۔وہ عام اور سادہ لوح مسیح کے پیروکار تھے جنہیں ہماری طرح اپنے شک و شبہات سے لڑنا پڑا۔تو بھی خدا نے اُنہیں بڑے زبردست طریقہ سے استعمال کیا۔

جو باتیں شاگردوں نے اُس دن سنیں وہ اُن کے لئے تعجب اور حیرت کا باعث تھیں۔جو کچھ خداوند اُنہیں کہہ رہے تھے اُن کے لئے اُن باتوں کی تکمیل کیسے ممکن تھی؟ خداوند نے اِس بات سے بھی اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ دُنیا کے آخر تک ہمیشہ اُن کے ساتھ رہے گا اور اپنا پاک روح بھی بھیجے گا جو ہمیشہ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُس بلاہٹ کی تکمیل کے لئے اُنہیں قوت اور قدرت سے مسلح کرے گا۔ جہاں کہیں وہ گئے روح القدس اُن کے ساتھ ساتھ رہا۔یہی وعدہ آج ہمارے لئے بھی ہے۔ہم دلیری سے قدم اُٹھا سکتے ہیں کیوں کہ خداوند نے ہمارے ساتھ رہنے اور ہماری راہنمائی کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

مرقس 16:16 میں خداوند نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ جو کوئی اُن کے کلام پر ایمان لا کر بپتسمہ لے گا (جو کہ ایمان اور اعتقاد کا اظہار ہے۔) تو وہ نجات پائے گا۔مقدس مرقس یہاں پر بپتسمہ کو نجات کے لئے ایک تقاضا کے طور پر پیش نہیں کر رہا۔ بلکہ وہ یہ کہہ رہا ہے کہ جو کوئی خداوند کی نجات کو پہچان جائے گا وہ بپتسمہ کے ذریعہ سے خداوند کے ساتھ اپنے عہد و پیمان کا اظہار کرے گا۔خداوند نے وعدہ کیا کہ جو کوئی شاگردوں کے پیغام کو سن کر اُس پر ایمان لائے گا وہ اپنے گناہوں سے نجات پائے گا اور ابدی ہلاکت سے بچ جائے گا۔اِس کے برعکس وہ لوگ جو شاگردوں کے پیغام کو رد کریں گے وہ ابدی ہلاکت کے وارث ہوں گے۔

خداوند یسوع مسیح نے یہ بھی کہا کہ ایمان لانے والوں کے درمیان معجزات اور نشانات بھی ظاہر ہوں گے۔غور کریں کہ ''ایمان لانے والوں کے درمیان'' نشانات اور معجزات ظاہر ہوں گے۔اگر چہ خدا نے رسولوں کو اِس طور سے نعمتوں اور برکتوں سے نوازہ تھا۔تو بھی یہ وعدہ اُن تک ہی محدود نہ تھا۔جنہوں نے نجات کے پیغام کو قبول کیا خدا نے اُنہیں قوت اور قدرت بخشی۔اُنہیں بدروحیں نکالنے کی قوت ملی تا کہ وہ بدی کی قوتوں سے دُکھ

پانے والوں کومخلصی اور رہائی دے سکیں۔ اُنہوں نے نئی نئی زبانیں بھی بولیں۔ مقدس پولس رسول غیر زبانوں کو ایمانداروں اورکلیسیا کی ترقی کے طور پر بیان کرتے ہیں۔(1 کرنتھیوں 14:1-5)

غورکریں کہ معجزات اورنشانات اُن ہی لوگوں سے ہوئے جو ایمان لائے تھے۔ مرقس 16:18 ہمیں بتا تا ہے کہ خدا نے اُنہیں الٰہی محافظت بخشی۔ اُنہوں نے سانپوں کو اٹھا لینا، حتیٰ کہ کوئی زہریلی چیز بھی پی لینا تھی تو اُنہیں کسی چیز سے کوئی نقصان نہ پہنچنا تھا۔ خدا کا کلام ہمیں کوئی ایسی حرکت کرنے کی دعوت نہیں دے رہا بلکہ یہ جاننا تو بڑی حوصلہ افزائی کی بات ہے کہ خدا ہماری بربادی کے لئے دشمن کی ہر ایک کاوش سے ہمیں محفوظ رکھے گا۔

اِس سے بھی بڑھ کر مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ ایمان لانے والے بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو وہ اچھے ہو جائیں گے۔ یاد رہے کہ یہ نو مرید شاگرد صرف کلام نہیں بلکہ قوت اور قدرت کے ساتھ خدمت کے لئے باہر گئے۔ اُنہیں ابلیس کی قدرت کے خلاف نبرد آزما ہونا تھا۔ اُنہوں نے کلام کی قدرت سے ابلیس کے قلعوں کو مسمار کرنا تھا۔ معجزانہ طور پر اُنہوں نے ابلیس کے خلاف خدا کی قوت اورقدرت کا اظہار کرنا تھا۔ خدا نے اُنہیں صرف خدا کی بادشاہی کی منادی کے لئے نہیں بلکہ اُس کی قدرت اور قوت کے اظہار کے لئے بھی بلایا تھا۔

خدا نے شکی مزاج شاگردوں کو پوری دُنیا میں اپنے نام سے (یسوع نام) منادی کرنے کے لئے اپنے ایلچی ہونے کے لئے بلایا۔ اُس نے اُنہیں بے قوت اور بے اختیار نہ بھیجا۔ اُس نے اُن کے ساتھ ساتھ جانا تھا۔ خداوند نے اُنہیں قوت اورقدرت کے ساتھ اختیار بھی بخشا تا کہ وہ خدا کی مرضی کو پورا کریں اور اُس کی بلاہٹ کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔آپ کی اِس بات سے کیا حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ خداوند نے شک کرنے والے شاگردوں کو بھی استعمال کیا؟

☆۔اپنے شاگردوں کے لئے خداوند کا یہ چیلنج تھا کہ اُن کی سوچ وسیع ہو اور وہ کھوئے ہوؤں میں دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے اُن کی مدد کے لئے پوری دُنیا تک پہنچیں۔آپ کی رویا کیسی بڑی ہے؟ آپ کی رویا کے بارے خدا آپ سے کیا کہہ رہا ہے؟

☆۔مسیح کے پاس آ جانے والے شاگردوں کے لئے یہ کس قدر اہم ہے؟

☆۔خدا ہمیں صرف سچائی کی منادی کے لئے نہیں بلاتا بلکہ اُس نے ہمیں سچائی کے عملی اظہار کیلئے بھی بلایا ہے؟ آپ کی زندگی اور خدمت میں خدا کی قدرت کے کیا شواہد موجود ہیں؟

چند ایک اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا کا شکر کریں کہ وہ ہماری کمزوریوں اور ایمان کی کمی کے باوجود ہمیں استعمال کرتا ہے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ ہماری رویا میں وسعت پیدا کرے۔خداوند سے کہیں کہ وہ اپنی بادشاہی کے لئے ہم میں بڑے بڑے کاموں کے لئے ایمان پیدا کرے۔

☆۔دُعا کریں کہ خدا نہ صرف آپ کو سچائی کی منادی کے قابل بنائے بلکہ یہ توفیق دے کہ آپ قدرت کے ساتھ اُس کا عملی اظہار بھی کر سکیں۔

باب49

کلام اور رُوح

لوقا24:44-49 پڑھیں

گزشتہ باب میں ہم نے دیکھا کہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو پوری دُنیا میں جا کر انجیل کی منادی کرنے کے لئے ایک ذمہ داری سونپی۔ خداوند نے اُن کے ساتھ رہنے کا وعدہ کیا۔ تو بھی جب وہ خدمت کے لئے گئے ہوں گے اُنہیں اِس حقیقت سے تسلی ملی ہوگی کہ یسوع اُن کے ساتھ ہے۔ یہ شاگرد ابھی تک پریشانی میں مبتلا تھے۔ وہ کس طرح پوری دُنیا میں انجیل کی منادی کے لئے جا سکتے تھے جبکہ ہونے والے واقعات کا انہیں پورے طور پر فہم وادراک حاصل نہیں تھا؟ خداوند یسوع مسیح مر گیا اور مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اِس کا اُن کے لئے کیا معنی اور مفہوم تھا؟ اُنہیں کس پیغام کی منادی کرنا تھی؟ شاگردوں کے ذہن میں بہت سے سوال ہوں گے۔ وہ اُن باتوں کی منادی کس طرح کر سکتے تھے جنہیں وہ خود بھی اچھے طریقے اور پورے طور پر نہیں سمجھتے تھے؟ خداوند یسوع مسیح اُن کی پریشانی اور اُلجھن سے واقف تھے اِس لئے اُنہوں نے وقت نکال کر رونما ہونے والے واقعات سے متعلق بات چیت کی۔

اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو یاد دلایا کہ عہدِ عتیق نے مسیح کا ذکر کیا ہے کہ وہ دُکھ اٹھائے گا اور پھر تیسرے روز مردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ اُس کی موت کا نتیجہ توبہ اور اُس کے نام کے وسیلہ سے گناہوں کی معافی حاصل ہوگی۔ شاگردوں نے یسوع (موعودہ مسیح) کے نام اور صلیبی کام کے وسیلہ سے گناہوں کی معافی کی منادی کا پیغام لوگوں کو سنانا تھا۔

خداوند نے اپنے شاگردوں کو دکھایا کہ کس طرح کتابِ مقدس میں مسیح اور اُس کے کام کے تعلق سے پیش گوئیاں کی گئی ہیں۔ اگر شاگردوں نے یسوع کے گواہ بننا تھا تو پھر لازم تھا کہ وہ اُس پیغام کو پورے طور پر سمجھتے کہ وہ پیغام عہدِ عتیق کی تعلیم کی ٹھوس بنیاد پر مبنی ہے۔ خداوند کتابِ مقدس کی طرف اُن کی توجہ مبذول کروانے سے اُنہیں پیروی کے لئے ایک نمونہ دے رہے تھے۔ کہ اُن کی منادی اور تعلیم بھی کتابِ مقدس کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرے جو مسیح کا ذکر کرتی ہے۔ کلام مقدس ہی اُن کا اختیار تھا۔ جب خداوند نے اُنہیں ارشادِ

اعظم دیا تو ساتھ ہی اُنہیں یاد دلایا کہ اُن کا پیغام کتابِ مقدس پر مبنی ہے۔ یہ کوئی نیا پیغام نہیں تھا بلکہ یہ تو ازل سے خدا کے ازلی مقصد اور منصوبے میں تھا۔ اور کتابِ مقدس کے اُن اوراق میں بڑی خوبصورتی سے درج تھا جنہیں وہ ہر روز پڑھتے تھے۔ خداوند اپنے شاگردوں کو یہ بلاہٹ دے رہے تھے کہ وہ قوموں کے درمیان جا کر کلام کی وضاحت اور تشریح کریں، اُن پر یہ ظاہر کریں کہ مسیح ہی موعودہ منجی اور نجات دہندہ اور یہی دُنیا کی واحد اُمید ہے۔ اُن کی خدمت کی ٹھوس بنیاد کلام مقدس کی سچائیوں پر تھی۔

اگر ہمیں خدا کا کام کرنا ہے جس کے لئے خداوند نے ہمیں بلایا ہے۔ تو پھر لازم ہے کہ ہم لوگوں کو کلام کی طرف متوجہ کریں۔ لازم ہے کہ خدا کا کلام ہماری خدمت میں اہم کردار ادا کرے۔ یہ روحانی جنگ میں ہماری تلوار ہے۔ یہ عملی زندگی اور حق راہ پر آگے بڑھنے میں ہمارے لئے ایک راہنما ہے۔ کوئی شاگرد بھی خدا کے کلام کے بغیر خدا داد صلاحیتوں میں پروان نہیں چڑھ سکتا۔ کلام مقدس کے فہم و ادراک میں مہارت ہی سے ہم مؤثر خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہم اِس دور میں مسلسل ایک نئے مکاشفہ کی جستجو میں ہیں۔ لیکن اکثر و بیشتر ہم اُس سچائی کو سمجھنے کے لئے وقت نکالنے سے ہی قاصر رہتے ہیں جو خدا نے بائبل مقدس میں پہلے سے منکشف کر دی ہے۔ ہم پروگرام کرواتے اور نت نئے طریقوں میں مہارت اور صلاحیت حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن ہمیں کلام مقدس کا بہت کم علم و فہم حاصل ہوتا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو ارشادِ اعظم دیتے ہوئے واضح طور پر خدا کے کلام کی طرف اُن کی راہنمائی کی کہ وہی اُن کا اختیار ہے۔ جب میں لکھ رہا ہوں تو اپنے آپ کو شاگردوں کی جگہ پر رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جو کچھ ہوا تھا اُس تعلق سے وہ پریشان اور ذہنی اُلجھن کا شکار تھے۔ اُنہیں قطعاً اِس بات کا کوئی علم نہیں تھا کہ اُنہوں نے کس بات کی منادی کرنا اور کیسے خدا کی بادشاہی کو وسعت دینا ہے۔ کلام مقدس کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہوئے، یسوع نے اُنہیں وہ پیغام دے دیا جس کی اُنہوں نے منادی کرنا تھی۔ جس پیغام کی اُنہوں نے منادی کرنا تھی وہ تو پہلے ہی عہدِ عتیق کے اوراق میں موجود تھا۔ جب اُنہوں نے رونما ہونے والے واقعہ کی روشنی میں اُن باتوں کا مطالعہ کیا تو اُنہوں نے واضح طور پر دیکھا کہ کتابِ مقدس مسیح کا ذکر کرتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں اِس بات کا چیلنج دیا کہ وہ کتابِ مقدس میں سے تفتیش و تحقیق کریں اور دیکھیں کہ اُس کے بارے میں کیا لکھا گیا ہے اور اُسی پیغام کی دُنیا میں منادی کریں۔ اُنہیں بڑی سادگی سے کتابِ مقدس میں مندرج سچائیوں کی لوگوں میں منادی کرنا تھی۔

اگر چہ خدا کا کلام مؤثر خادم ہونے کے لئے انتہائی ضروری ہے تو بھی اتنا ہی کافی نہیں۔ خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ باپ کے وعدہ کے مطابق روح القدس بھیجے گا۔ (لوقا 24:49) جب تک وہ وعدہ پورا نہ ہو جاتا اُنہیں یروشلیم ہی میں ٹھہرے رہنا تھا۔ خداوند نے اُنہیں بتایا تھا کہ جب وہ یہ وعدہ پورا ہو جائے گا تو وہ قوت اور قدرت سے بھر جائیں گے۔ آسمانی باپ کی طرف سے یہ وعدہ کیا گیا تھا؟ آئیں اِس وعدہ کا جائزہ لیں۔

آسمانی باپ کا وعدہ یہ تھا کہ وہ اُن کے پاس روح القدس بھیجے گا۔ اگر چہ اُن کا پیغام بہت واضح تھا تو بھی خداوند یسوع مسیح نے اُنہیں کہا تھا کہ جب تک روح القدس اُنہیں قوت اور قدرت سے ملبس نہ کر دے اُس وقت تک وہ یروشلیم سے باہر نہ جائیں۔ صرف خدا کے کلام کا فہم و ادراک ہونا اور تعلیم دینے کے قابل ہونا ہی کافی نہیں۔ مؤثر خادمین ہونے کے لئے اُن شاگردوں کو قوت اور قدرت سے ملبس ہونے کی ضرورت تھی۔ صرف خدا کا کلام کسی کو قائل نہیں کر سکتا۔ جب روح القدس توفیق دیتا اور کلام مقدس کا فہم عطا کرتا ہے تو پھر ہی حقیقی تبدیلی آتی ہے۔ مقدس پولس رسول نے جب کرنتھس کی کلیسیا کو لکھا تو وہ اِس بات کو سمجھتے تھے۔

''اور میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ روح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھیں۔ تا کہ تمھارا ایمان انسان کی حکمت پر نہیں بلکہ خدا کی قدرت پر موقوف ہو۔''

(1 کرنتھیوں 2:4-5)

عین ممکن ہے کہ سچائی کی منادی کی جائے لیکن وہ روح کے مسح اور قدرت میں نہ ہو۔ کیا آپ کسی ایسی کلیسیا کا حصہ تو نہیں جہاں پر سچائی کی منادی تو کی جاتی ہے لیکن زندگیوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی؟ سچائی کو بہتر طور پر صحت کلامی کے ساتھ لوگوں تک پہنچایا جاتا ہے اور لوگ کے فہم و ادراک میں اضافہ بھی ہوتا ہے لیکن محض حقائق کی بنیاد پر لوگوں کی زندگیوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ لیکن جب خدا کے روح کے مسح اور قدرت میں سادہ سی سچائی کی منادی کی جاتی ہے تو کس قدر واضح فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔ زندگیوں میں تبدیلی واقع ہوتی ہے اور گناہ بے نقاب ہوتا ہے۔ اور پھر آسمان کی بادشاہی میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ قوت اور قدرت کے بغیر سچائی کی منادی ذہنوں میں تو ہلچل پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن ایسی سچائی جو روح القدس کی قوت اور قدرت کے ساتھ بیان کی جاتی ہے دلوں ہلچل پیدا کر دیتی ہے۔

یہاں پر روح القدس کی خدمت کے تعلق سے ایک اور پہلو بھی ہے جسے یہاں بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم

میں سے ہر ایک کی ایسے لوگوں کے ساتھ ملاقات ہوئی ہوگی جنہوں نے سچائی کو سخت، تند و تیز اور جارحانہ انداز میں بیان کیا ہوگا جس میں دوسروں پر تنقید کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔ ہم خدا کے روح کے بغیر مغرور، متکبر اور تنقیدی بن سکتے ہیں۔ جب ہم زندہ خدا کا مسکن بن جاتے ہیں تو پھر ہماری زندگیوں سے روح کا پھل دیکھنے کو ملتا ہے۔ (گلتیوں 5:22-23) تنقید، تکبر اور تلخی کی بجائے، ہم محبت، خوشی، صبر و تحمل اور مہربانی کو اپنی زندگی سے ظاہر کرتے ہیں۔ اگر ہم خدا کے تقاضوں کے مطابق کلامِ مقدس کی منادی کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں روح کے پھل سے معمور ہونے کی ضرورت ہے تاکہ نہ صرف ہم قوت اور قدرت سے کلام کی منادی کر سکیں بلکہ درست روّیے کے ساتھ خدا کے کلام کی منادی کر سکیں۔ سچائی کی منادی اِس طور سے ہونی چاہئے کہ خدا کے روح کا پھل بھی ظاہر ہو۔ خدا کا روح ہمیں تیار کرتا ہے کہ ہم سچائی کو اپنی زندگی کا تجربہ بنا کر اُس کی منادی کریں۔ ہم اِس طور سے خدا کے کلام کی منادی کرتے ہیں کہ ساری عزت، جلال اور تمجید اُسی کے نام کو ملے۔

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں کو یاد دلایا تھا کہ جس پیغام کی اُنہوں نے منادی کرنی ہے وہ خدا کے کلام کا پیغام ہی تھا۔ بطور اُس کے خادمین اُنہیں کتابِ مقدس کی منادی کرنا تھی۔ تاہم صرف خدا کا کلام ہی کافی نہ تھا۔ اُنہیں روح القدس کی بھی ضرورت تھی نہ صرف خدا کے کلام کو قوت اور قدرت سے معمور کرنے کے لئے بلکہ اُنہیں اِس بات کے لئے تیار کرنے کے لئے کہ وہ اِس طور سے خدا کے کلام کی منادی کریں جس سے ساری عزت اور جلال خدا باپ، خدا بیٹے اور خدا روح القدس کو ملے۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔اپنی زندگی میں خدا کے کلام کی اہمیت کے تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔یہ کیوں کر ضروری ہے کہ خدا کے کلام کی خدمت کرنے والے خدا کے روح اور اُس کی قدرت سے معمور ہوں۔

☆۔انسانی عقل وفہم کے ساتھ خدا کے کلام کی منادی اور روح القدس کی قدرت اور مسح کے ساتھ خدا کے کلام کی منادی میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟

☆۔اِس طور سے خدا کے کلام کی منادی کرنے میں جس سے خدا کو عزت وجلال ملے، ہماری زندگیوں کو تیار کرنے میں روح القدس کیا کردار ہوتا ہے؟

چند ایک اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے کہیں کہ وہ خدا کے کلام کے لئے آپ کے ذہن کو کھول دے۔اُس سے التماس کریں کہ وہ آپ کو کلامِ خدا پر غور وخوص کے لئے معیاری وقت صرف کرنے کی توفیق دے۔

☆۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اپنے روح سے معمور کرے تا کہ آپ اختیار وحلم کے ساتھ اُس کے کلام کی منادی کرنے کے قابل ہوسکیں۔

☆۔اِس بات کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں کہ وہ اپنے نام کی خاطر دُنیا کی انتہا تک پہنچنے کے لئے ہمیں اپنے روح القدس کی قدرت سے معمور کرنے کے لئے تیار ہے۔

☆۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ اِس ہفتہ آپ کو قدرت کے ساتھ کلام سنانے کی توفیق دے۔

باب 50

خداوند یسوع اپنے باپ کے پاس لوٹتے ہیں

مرقس 16:19-20 لوقا 24:50-53☆پڑھیں

اپنے شاگردوں کو یہ حکم دینے کے بعد کہ وہ پوری دُنیا میں نجات کی خوشخبری لے کر جائیں، خداوند یسوع اُنہیں بیت عنیاہ میں ایک تنہائی کے مقام پر لے گئے۔ وہاں اُنہوں نے اپنے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں برکت دی۔ جب وہ اُن سے باتیں کر رہا تھا تو وہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ ہم صرف تصور ہی کر سکتے ہیں کہ اُس وقت شاگردوں کے ذہن میں کیسے خیالات گردش کر رہے ہوں گے جب اُنہوں نے اُسے اپنے سے جدا ہوتے دیکھا۔ تاہم ایسا کوئی سوال اُن کے ذہن میں نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ مقدس مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ باپ کے دہنے ہاتھ سر بلند ہوا۔ (مرقس 16:19)

یہ واقعہ جو کچھ پیش کرتا ہے اِس لحاظ سے یہ بہت اہم ہے۔ پہلی بات، یہ باپ کی طرف سے خداوند یسوع مسیح کی خدمت پر ایک طرح سے مہر تھی۔ وہ باپ جو صلیب پر اپنے بیٹے کو چھوڑنے پر مجبور ہو گیا اب اُسے قبول کر کے اپنے دہنے ہاتھ عزت اور اختیار کا مقام دے رہا تھا۔ اِس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی خدمت اور صلیبی کام نے پورے طور پر آسمانی باپ کے دل کو مطمئن اور شاد کر دیا تھا۔ اور وہ اُس کی طرف سے تمام تقاضوں پر پورا بھی اُترا تھا۔ خداوند یسوع مسیح نے ہماری خاطر صلیب پر جو کام سرانجام دیا ہے ہم اُس پر بھروسہ اور اعتماد کر سکتے ہیں۔

دوسری بات۔ خداوند یسوع مسیح کا آسمان پر صعود فرمانا اِس لئے بھی اہم ہے کیوں کہ اِس سے شاگردوں پر واضح ہو گیا کہ خداوند یسوع مسیح اصل میں کون تھا۔ اُنہوں نے یسوع کی مصلوبیت کو دیکھا تھا۔ اُنہوں نے اُس کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کی بھی گواہی دی تھی۔ اب اُنہوں نے اُسے آسمانی باپ کے پاس قدرت اور اختیار کا مقام حاصل کرتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔ یہ بات اُن کے لئے کس قدر تسلی اور اطمینان بخش ہو گی کہ وہ خداوند جو اُنہیں پوری دُنیا میں بھیج رہا ہے آسمان پر باپ کے دہنے ہاتھ سر بلند ہے۔

اُس کے پاس اختیار اور قدرت تھی۔ وہ خداوند اور سب چیزوں کا بادشاہ تھا۔ اور وہ (شاگرد) اُس کے خادمین

تھے جو اُس کے اختیار کے ساتھ دُنیا سے کلام کر رہے تھے۔

خداوند یسوع مسیح کے آسمان پر صعود فرمانے سے شاگردوں کو ایک اُمید مل گئی۔ اُنہوں نے دیکھ لیا کہ اُن کے خداوند نے نہ صرف موت پر فتح پائی ہے بلکہ وہ اِس لئے مُردوں میں سے جی اُٹھا تا کہ وہ اپنے آسمانی باپ کے پاس واپس لوٹ جائے۔ اُنہیں معلوم تھا کہ وہ دن آئے گا جب وہ بھی مُردوں میں سے زندہ ہو کر خداوند کی حضوری میں آسمانی باپ کے پاس چلے جائیں گے۔ وہ جانتے تھے کہ جب وہ منادی کے لئے باہر نکلیں گے تو اُن کے دشمن اُن کے بدنوں کو ہلاک کر ڈالیں گے لیکن وہ موت پر فاتح اور غالب ہوں گے۔ اُنہیں ابدالاباد خداوند کی حضوری میں رہنے کی یقین دہانی ہو چکی تھی۔ جب وہ یسوع نام سے خوشخبری کی منادی کرنے کے لئے گئے ہوں گے تو اُنہیں کسی دلیری ملی ہوگی۔

جب شاگردوں نے یسوع کو آسمان پر جاتے دیکھا تو گر کر اُس کو سجدہ کیا۔ وہ خداوند تھا۔ وہ ہر طرح کی عزت اور جلال کے لائق تھا۔

اِس جلالی واقعہ کے بعد، شاگرد یروشلیم کو لوٹ گئے۔ لوقا 53:24 بیان کرتا ہے کہ وہ یروشلیم میں خدا کی حمد و ثناہ کے لئے ٹھہرے رہے۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں پر اُنہیں اُس وقت تک ٹھہرے رہنے کے لئے کہا گیا تھا جب تک اُنہیں یسوع کے وعدہ کے مطابق قوت کا لباس نہ مل جاتا۔

بالآخر جب اُنہیں قوت کا لباس مل گیا تو وہ اُن سب باتوں کی تعلیم دینے کے لئے نکل کھڑے ہوئے جو خداوند نے اُنہیں سکھائیں تھیں۔ مرقس 20:16 بیان کرتا ہے کہ رسولوں کی تعلیم پاک روح کی قوت اور قدرت سے ثابت ہوتی تھی۔ مذکورہ حوالہ میں اِس طور سے مسیح کی تعلیم کا روح اور قدرت سے ثابت ہونے کا مقصد بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ایسی قدرت کے اظہار کا مقصد رسولوں کی منادی کی توثیق و تصدیق تھی۔ رسولوں کی خدمت میں تعلیم دینا بنیادی اور مرکزی اہمیت کا حامل تھا۔ معجزات اور نشانات کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ رسول جس پیغام کی منادی کر رہے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہے۔ بدقسمتی سے، بہت سے لوگ معجزات اور نشانات سے دھوکہ کھا جاتے ہیں اور پیغام کی تصدیق پر غور ہی نہیں کرتے کہ آیا وہ خدا کی طرف سے بھی ہے یا نہیں۔ وہ لوگ جو پیغام میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے خداوند یسوع مسیح نے اُن کے سامنے معجزات اور نشانات دکھانے سے گریز کیا۔ (مرقس 8:11-13)

جس سچائی کی ہم منادی کریں گے خدا ہی اُس کی تصدیق معجزات اور نشانات سے کرے گا لیکن یاد رکھیں کہ

معجزات اورنشانات سچائی سے زیادہ اہم نہ بن جائیں۔ بلکہ سچائی روح کی قدرت سے زندگی کو تبدیل کرے۔ جب ہم خدا کے روح کی قدرت میں خدمت گزاری کا کام کریں گے تو پھر ہی ہم خدا کے لئے بھوک اور پیاس رکھنے والے لوگوں کی زندگی میں ایک دائمی تبدیلی کو دیکھ سکیں گے۔ اِس کے لئے ہمیں بہت سے پروگرامز اور انسانی کاوشیں درکار نہ ہوں گی۔ ہمیں آج کے دور میں رسولوں جیسے مردوزن کی ضرورت ہیں جو خدا کے کلام کی منادی خدا کے پاک روح کی قدرت سے کریں۔ میری دُعا ہے کہ خدا کلام کی سچائی کے لئے ایک نیا جذبہ ہم سب میں پیدا کرے اور اپنے روح کی حضوری کی قدرت کو ہم پر ظاہر کرے۔ اسی سچائی اور اُس کے پاک روح کے کام کرنے سے ہی دُنیا میں انقلابی تبدیلی واقع ہوگی۔

چند ایک غور طلب باتیں

☆۔اِس حصہ میں ہم نے یسوع مسیح کے صعود فرمانے (آسمان پر اُٹھائے جانے) کی اہمیت کے تعلق سے کیا سیکھا ہے؟ خداوند یسوع مسیح کا آسمان پر اُٹھایا جانا ہمیں کیا سیکھاتا ہے؟

☆۔خدا کے روح کی قدرت کے اظہار اور منادی میں کیا تعلق پایا جاتا ہے؟

☆۔کیا آج ہمیں خدا کی قدرت کا عملی اظہار دیکھنے کی ضرورت ہے؟ خدا کی قدرت کا اظہار کس طرح سے آپ کی روزمرہ کی زندگی سے ہوتا ہے؟

☆۔مرقس 16:20 کے مطابق معجزات اور نشانات کا کیا مقصد ہے؟ ہم انجیل کی صداقت کی منادی اور نشانات کے درمیان کس طرح ایک توازن پاتے ہیں؟ کیا ہم نے ہمیشہ ایک توازن پایا ہے؟

چند ایک اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند یسوع کا شکریہ ادا کریں کہ وہ مُردوں میں سے زندہ ہوا اور اِس وقت آسمان پر اختیار کی جگہ پر تخت نشین ہے۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی زندگی اور کلام کی منادی کے وسیلہ سے بادشاہی کی قدرت کو ظاہر کرے۔

☆۔خدا کا شکر کریں کہ وہ آپ کو اِس دُنیا میں مسیح کی حقیقت کے عملی اظہار کیلئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اِس محتاج دُنیا میں خدا کا چنا ہوا وسیلہ بننے کیلئے اپنے آپ کو ازسرنو اُس کے تابع کردیں۔

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
متی	11-1:21	باب1
متی	17-12:21	باب2
متی	22-18:21	باب3
متی	27-23:21	باب4
متی	32-28:21	باب5
متی	46-33:21	باب6
متی	14-1:22	باب7
متی	22-15:22	باب8
متی	33-23:22	باب9
متی	40-34:22	باب10
متی	46-41:22	باب11
متی	36-1:23	باب12
متی	14-1:24	باب14
متی	35-15:24	باب15
متی	51-36:24	باب16
متی	13-1:25	باب17

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
متی	30-14:25	باب18
متی	46-31:25	باب19
متی	5-1:26	باب20
متی	13-6:26	باب21
متی	16-14:26	باب22
متی	19-17:26	باب23
متی	25-20:26	باب24
متی	29-26:26	باب25
متی	35-31:26	باب27
متی	46-30:26	باب29
متی	56-47:26	باب30
متی	75-57:26	باب31
متی	10-1:27	باب32
متی	14-11:27	باب33
متی	26-15:27	باب35

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
متی	31-27:27	باب36
متی	34-32:27	باب37
متی	44-35:27	باب38
متی	50-45:27	باب39
متی	56-51:27	باب40
متی	61-57:27	باب41
متی	66-62:27	باب42
متی	8-1:28	باب43
متی	10-9:28	باب44
متی	15-11:28	باب45

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
مرقس	11-1:11	باب1
مرقس	19-15:11	باب2
مرقس	26-20,14-12:11	باب3
مرقس	33-27:11	باب4
مرقس	12-1:12	باب6
مرقس	17-13:12	باب8
مرقس	27-18:12	باب9
مرقس	37-35:12	باب11
مرقس	40-38:12	باب12
مرقس	44-41:12	باب13
مرقس	14-1:13	باب14
مرقس	31-15:13	باب15
مرقس	37-32:13	باب16
مرقس	2-1:14	باب20

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
مرقس	9-3:14	باب21
مرقس	11-10:14	باب22
مرقس	16-12:14	باب23
مرقس	21-7:14	باب24
مرقس	25-22:14	باب25
مرقس	31-27:14	باب27
مرقس	42-26:14	باب29
مرقس	52-43:14	باب30
مرقس	72-53:14	باب31
مرقس	5-1:15	باب33
مرقس	15-6:15	باب35
مرقس	19-16:15	باب36
مرقس	23-20:15	باب37
مرقس	32-24:15	باب38
مرقس	37-33:15	باب39
مرقس	41-38:15	باب40

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
مرقس	47-42:15	باب41
مرقس	8-1:16	باب43
مرقس	11-9:16	باب44
مرقس	13-12:16	باب46
مرقس	14:16	باب47
مرقس	18-15:16	باب48
مرقس	20-19:16	باب50

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
لوقا	44-29:19	باب1
لوقا	48-45:19	باب2
لوقا	8-1:20	باب4
لوقا	19-9:20	باب6
لوقا	26-20:20	باب8
لوقا	40-27:20	باب9
لوقا	47-45:20	باب12
لوقا	4-1:21	باب13
لوقا	20-5:21	باب14
لوقا	33-21:21	باب15
لوقا	38-34:21	باب16
لوقا	2-1:22	باب20
لوقا	6-3:22	باب22
لوقا	13-7:22	باب23
لوقا	23-14:22	باب25
لوقا	30-24:22	باب26
لوقا	38-31:22	باب27
لوقا	38-35:22	باب28
لوقا	46-39:22	باب29
لوقا	53-47:22	باب30

بائبل مقدس کے حوالہ جات کی فہرست

حوالہ		باب
لوقا	71-54:22	باب31
لوقا	5-1:23	باب33
لوقا	12-6:23	باب34
لوقا	25-13:23	باب35
لوقا	32-26:23	باب37
لوقا	43-33:23	باب38
لوقا	46-44:23	باب39
لوقا	49-47:23	باب40
لوقا	56-50:23	باب41
لوقا	12-1:24	باب43
لوقا	35-13:24	باب46
لوقا	43-36:24	باب47
لوقا	49-44:24	باب49

لائٹ ٹو مائے پاتھ منسٹری کے زیرِ انتظام کتابوں کی تقسیم

لائٹ ٹو مائے پاتھ منسٹری (Light to My Path Book Distribution) کتابوں کی تصنیف اور تقسیم کی ایک ایسی منسٹری ہے جو کہ براعظم ایشیا' لاطینی امریکہ اور افریقہ میں ضرورت مند مسیحی کارکنوں تک پہنچ رہی ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں بہت سے ایسے مسیحی کارکن بھی ہیں جن کے پاس اتنے مالی وسائل نہیں ہیں کہ وہ بائبل ٹریننگ کے لیے جاسکیں یا اپنی شخصی ترقی اور خدمت کی بڑھوتی اور کلیسیائی ضرورت کے لیے بائبل سٹڈی کے لئے کتب اور دیگر مواد خرید سکیں۔ زیرِ نظر کتاب کا مصنف ایکشن انٹرنیشنل منسٹریز کا رُکن ہے جو کہ پوری دُنیا میں ضرورت مند مسیحی کارکنوں اور پاسبانوں کے درمیاں مفت یا قیمتاً کتابوں کی تقسیم کے عزم کے ساتھ کتابیں لکھ رہا ہے۔

آج اِس وقت تیس سے زیادہ ممالک میں ڈیووشنل کمنٹری سیریز اور لائف اِن دی کرائسٹ سیریز میں ہزاروں کتب منادی' سلسلہ تعلیم' بشارتی خدمت اور مقامی ایمانداروں کی روحانی ترقی اور نشو ونما کے لیے استعمال کی جارہی ہے۔ اِن سیریز میں یہ کتب ہندی' فرانسیسی' ہسپانوی اور ہیٹین کریول زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ جبکہ اُردو زبان میں کتب کے تراجم کا سلسلہ گزشتہ چند سالوں سے جاری ہے۔ ہمارا نصب والعین جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ ایمانداروں تک اِن کتب کو مہیا کرنا ہے۔

لائٹ ٹو مائے پاتھ منسٹری ایک ایسی منسٹری ہے جو ایمان کے سہارے چل رہی ہے اور پوری دُنیا میں ایمانداروں کی مضبوطی اور حوصلہ افزائی کے لیے کتب کے تراجم اور تقسیم کے پیشِ نظر اپنی مالی ضروریات کے لیے خداوند پر توکل کرتی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ کتب کے دیگر زبانوں میں تراجم اور تقسیم کے لیے دُعا کریں۔ شکریہ۔ خداوند آپ کو برکت دے۔

Director
Light to My Path Book Distribution. Canada
Rev F. Wayne. Mac Leod.

''تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمہیں چن لیا اور تم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قائم رہے تا کہ میرے نام سے جو کچھ باپ سے مانگو وہ تم کو دے۔''

(یوحنا16:15)

''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گر کر مر نہیں جاتا اکیلا رہتا ہے۔لیکن جب مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔''

(یوحنا24:12)

''چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔بیماروں کو اچھا کرنا، مُردوں کو جلانا۔کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا۔بدروحوں کو نکالنا تم نے مفت پایا مفت دینا۔''(متی 10:7-8)

''اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائے گا اور جو خاک میں سو رہے ہیں اُن میں سے بہتیرے جاگ اُٹھیں گے،بعض حیات ابدی کے لئے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لئے۔
اور اہل دانش نورِ فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے ستاروں کی مانند ابدالاباد تک روشن ہوں گے۔''(دانی ایل12:2-3)

”اَے میرے بیٹے! میری باتوں پر توجہ کر۔
میرے کلام پر کان لگا۔
اُس کو اپنی آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دے
اُس کو اپنے دل میں رکھ
کیوں کہ جو اُس کو پا لیتے ہیں یہ اُن کی حیات
اور اُن کے سارے جسم کی صحت ہے
اپنے دل کی خوب حفاظت کر کیوں کہ زندگی کا سرچشمہ وہی ہے۔“

(امثال 4:20-23)

”اے میرے بیٹے! میری تعلیم کو فراموش نہ کر
بلکہ میرا دل میرے حکموں کو مانے
کیونکہ تو اُن سے عمر کی درازی اور پیری
اور سلامتی حاصل کرے گا
شفقت اور سچائی تجھ سے جدا نہ ہوں
تو اُن کو اپنے گلے کا طوق بنانا اور اپنے دل کی تختی پر لکھ لینا
یوں تو خدا اور انسان کی نظر میں مقبولیت اور عقلمندی حاصل کرے گا۔“

(امثال 3:1-4)